رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۴۶

[illegible]

سرسوتی بھنڈار

جلد [illegible] نمبر [illegible]

بابت ماہ جون سنہ ۱۹۱۰ء

وید - ویدانگ - سد شاستر - درشن - پوران - اتہاس - اور آریہ - بودھ
جینیوں کے مقدس گرنتھ - و اخلاقی - تواریخی و مذہبی کتابوں کا ماہوار رسالہ

وچار کلپدرم (مکمل)

ایڈیٹران
بابو شیو برت لال ورمن ایم اے
پنڈت راجا رام پروفیسر سنسکرت لاہور

... سٹیم پریس لاہور کے پرنٹر باک رام نے چھاپا
اور
لالہ رام رکھا چوپڑہ پبلشر نے شائع کیا

ضروری ہدایتیں

۱۔ یہ ویدانت کی دوسری کتاب ہے۔ جنھوں نے گیان کلپدرم پڑھا ہے۔ وہ اس کو بخوبی سمجھ سکیں گے۔ جنھوں نے گیان کلپدرم نہیں پڑھا۔ اگر اس سے پہلے اُس کو پڑھ لیتے تو اچھا ہوتا +

۲۔ وچار کلپدرم کے مطالعہ شروع کرنے سے پہلے ساتویں شاکھا کی ساتویں فصل کو بغور دو چار مرتبہ پڑھ لو تاکہ تمہارے دل پر "ویدانت" کی تعلیم اور اُس تعلیم کے مقصد کا نقش پڑ جائے۔ تب کتاب کے اور حصّوں کو پڑھ لو۔

۳۔ اگر تم (۱) دویت وادی ہو (۲) خواہ تم کو اس کتاب کے تمام و کمال پڑھنے اور وچارنے کا وقت نہیں ہے تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ جس خیال میں ہو اُسی کو گہرا کرو۔ وقت آویگا۔ جب تم ویدانت پڑھنے کے ادھکاری ہوگے +

۴۔ گیان کلپدرم۔ میرے ویدانت کے تصانیف کا صرف دیباچہ ہے۔ وچار کلپدرم ویدانت کا صرف ایک باب ہے۔ اس میں سارے مسایل زیر بحث نہیں آئے اور نہ آسکتے تھے۔ جن کو اس کے پڑھنے سے کچھ دلچسپی حاصل ہو وہ میرے برہم وچار کلپدرم دوسری کتابوں کا انتظار کریں +

۵۔ وچار کلپدرم گو ایک علیحدہ کتاب ہے۔ مگر اس کو میں نے شری وچار ساگر کے آدھار پر لکھا ہے۔ اس میں اُس کی بہت سی باتوں کو سہل کر دیا ہے۔ اگر جی چاہے تو اس کے بعد وچار ساگر کا ہندی میں مطالعہ کرو
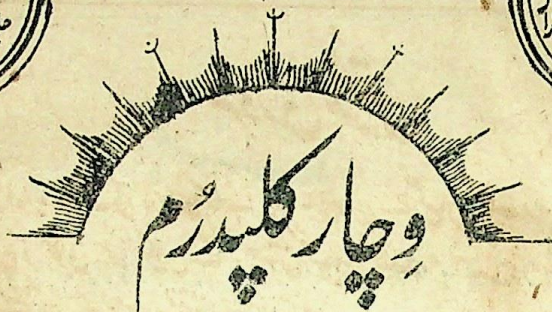
ایڈیٹر سادھو

"شیو"

لاہور

سرسوتی بھنڈار ۱۲

جلد ۱ نمبر ۳

وچار کلپدرم

ویدانت (ادویت واد) کی نایاب کتاب - بھرم واد کی ریتی سے

آپ آپ کو آپ پہچانو
کہا اور کا میک نہ مانو

ست پرش رادھا سوامی دیال

از

بابو شیو برت لال ورمن - ایم - اے

ایڈیٹر

سادھو - تتودرشی - سرسوتی بھنڈار - مارتنڈ
و لکشمی بھنڈار

لاہور

قیمت عہ/۲

بار اول
دو ہزار

بھینٹ

لینا دینا پرمارتھ میں کہیں نہیں ہے - یہ کیول بیوہار ماتر ہے - نہ کوئی کسی سے کچھ لیتا ہے نہ دیتا ہے - شریمان منشی سورج نرائن جی "مہر" نے ایک بار مجھ کو ویدانت پر کچھ لکھنے کی پریرنا کی - میرے پڑھنے کے لئے وچار ساگر اور دوسرے گرنتھ اِکٹھا کیئے - نہ وہ کہتے نہ میں کچھ لکھتا - وہ پریرنا کرتے نہ میں ویدانت کی اور جُھکتا +

اس لئے مَیں پریم پُوروک یہ وچار کلپدرم اُنہیں کو بھینٹ کرتا ہوں +

کبیر آدھی ساکھہ یہ - کوٹی گرنتھ کر جان -
ست نام - جگ جھوٹ ہے - سُرت شبد پہچان

"شیو"

فہرست مضامین

وِچار کلپدرم کی بھومیکا

آدرش - عمل و شغل

آدرش اور چیز ہے- عمل و شغل دوسری چیز ہے- آدرش یا
معراج خیالی ہوتا ہے- اس کی ہستی انسان کے دماغ و دل میں
ہے- عمل و شغل کا تعلق کرم سے ہے- اور اس کی ہستی انسان
کے ہاتھ- جسم اور زبان میں ہے- آدرش منزل مقصود ہے- عمل
و شغل اس تک پہونچنے کے ذریعے اور کوششیں ہیں- بطور خود
آدرش یا معراج مکمل ہوتا ہے- اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں
کیا جاسکتا- عمل و شغل صرف اس کے ظاہر کرنے کی تدبیریں
ہیں- تاکہ زندگی کے کاروبار کو اس قسم کا مانجھا دیدیا جائے کہ
اس کی رہنی- کرنی- کتھنی سب اسی کے موافق ہوں- اور اس
فانی جسم میں آدرش کی زندہ تصویر کی جھلک دکھائی دے- یہ

فرق ہے۔ جو آدرش و عمل و شغل کے درمیان ہے۔
بچے کے دل و دماغ میں علم کا خیالی آدرش موجود ہے۔ اُس نے علم کے متعلق اپنے دل میں جو خیالات قایم کرلئے ہیں وہ سب مکمل ہیں۔ مگر وہ ابتدا میں حروف پڑھتا ہے۔ اعراب لگاتا ہے حرفوں کو ملاکر لفظ بناتا ہے۔ لفظوں کے سلسلوں میں جُملے پڑھتا ہے جُملوں کے مجموعہ کے مدد سے خاص قسم کا سبق حاصل کرتا ہے۔ کچھ عرصہ تک وہ کتابوں سے تعلق رکھتا ہے۔ جب اس کو علم آگیا وہ سُکھی ہوجاتا ہے۔ یہ علم اس کا آدرش تھا۔ اور اس کے حاصل کرنے کے کاروبار عمل و شغل تھے۔ آدرش جو پہلے تھا اب بھی وہی ہے۔ اُس میں کمی بیشی نہیں آئی۔ پڑھنے لکھنے سوچنے وچارنے سے صرف اس کو عالم شہود میں ظاہر ہونے کا موقع ملگیا یہ فرق ہے جو گیان اور کرم دہرم کے درمیان ہے۔ گیان آدرش ہے۔ کرم دہرم عمل و شغل ہیں۔

رات کا وقت ہے۔ کسی کو خط لکھنے کا خیال آیا۔ اُس نے چراغ روشن کیا۔ قلم دوات کاغذ منگایا۔ کاتب بلایا گیا۔ اُس نے زبان سے اپنا مطلب سُنادیا۔ کاتب نے لکھ لیا۔ خط مکمل ہے۔ چراغ گُل۔ قلم دوات غایب کاتب رخصت۔ مگر خط موجود ہے۔ خط آدرش تھا۔ جو لکھانے والے کے دماغ میں پہلے ہی سے موجود تھا لیکن اگر یہ سامان نہ ہوتے۔ تو اس کو ظاہر ہونے کا موقع کب تھا یوں تو اس کی ہستی پہلے ہی سے تھی۔ مگر اس پرپنچ کی دنیا میں ظاہری وسایل بھی کچھ معنی رکھتے ہیں۔ خط کا مضمون اصلیت

کے لحاظ سے جیسا پہلے تھا ۔ اب بھی ہے ۔ اس میں فرق نہیں ۔ مگر
ظہور کے طبقات میں گذارنے سے اس کو ایک خاص قسم کی طاقت
مل گئی ۔ اور اب تمام ظاہر بین آنکھیں اس کو دیکھ سکتی ہیں اور
پڑھ سکتی ہیں ۔ یہ فرق ہے جو آدرش اور عمل و شغل کے درمیان ہے

آدرش کیا ہے ؟

آدرش یہ ہے کہ آتما ست چیت اور آنند ہے ۔ اس میں سنسا
نہیں ہے ۔ وہ علم محض ہے ۔ سرور خالص ہے اور ہستیٔ مطلق ہے
مگر چونکہ کسی وجہ سے اس کے سمجھنے جاننے اور پہچاننے میں دقت
حایل ہورہی ہے ۔ اس لئے ظاہری عمل و شغل کے سلسلہ میں
اس کو ظاہر ہونے کا موقع دیا جاتا ہے ۔ آتما کبھی غائب نہیں ہے
وہ اجر امر اوناشی ہے وہ لایزال لایموت ولایتبدل ہے ۔ مگر دلوں
میں غلط خیال پیدا ہوگیا ہے ۔ لوگ اپنے آپ کو موت کے پنجہ
میں گرفتار سمجھ رہے ہیں ۔ اور وہ جس کو ہوا خشک نہیں کرسکتی
جس کو پانی نم نہیں کرسکتا جس کو آگ جلا نہیں سکتی ۔ جس کو
ہتھیار کاٹ نہیں سکتے ۔ غلط فہمی کی وجہ سے جنم لینے والا مرنیوالا
زخم کھانے والا ۔ کمزور و طاقتور بننے والا مانا جارہا ہے ۔ وہ جس کی
ہستی سے یہ دنیا بھاستی ہے ۔ وہ جس کی سّتا سے جگت نظر
آتا ہے وہ جس کے آدھار پر سارا پرپنچ ہے ۔ دُکھی سُکھی ۔ صحیح الجسم
و مریض سمجھا جارہا ہے ۔ کیسے اندھیر کی بات ہے ۔ بانجھ چاہے لڑکا
پیدا کرے آکاش میں چاہے پھول پھل سے لدے درخت نظر آویں
مگر آتما میں نام کے لئے بھی پرپنچ نہیں ہے ۔ مگر وہ پرپنچی مانا

جارہا ہے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے اس سے زیادہ تعجب اور کیا ہوگا۔ جو کبھی بدلتا نہیں اُس میں تبدیلی کا گمان کیا جارہا ہے جو کبھی نہ مرتا ہے۔ نہ جنمتا ہے اُس میں جنم و مرن کا آروپن ہوتا ہے۔ یہ تینوں کال میں موجود ہے اس کی نسبت غایب ہونیکا وہم کیا جاتا ہے۔ یہ تعجب ہے۔ مگر دنیا میں اس سے کسی کو انکار نہیں ہے نہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ روز مرنا پیدا ہونا دیکھا جارہا ہے۔ اس سے آنکھ کس طرح بند کی جائے۔ لاکھ سمجھائیے کیا یہ کبھی سمجھانے سے دور ہوسکتا ہے؟ نہیں۔ ایک خیال پیدا ہوگیا ہے اور وہ نت نئے سوانگ بھرتا ہے۔ اور سب اس نئے سوانگ کو دیکھ کر بھرم کر رہے ہیں۔ اور آتما کو وہی سمجھتے ہیں جو اُن کا بھرم اُن کو سمجھا جاتا ہے وہ پچ پچ کر مرتے کھپتے رہتے ہیں۔ اُن کی حالت مثل اُس نادان پیاسے ہرن کے ہے جس نے اپنے دل کے بھرم کی طاقت سے سورج کی کرنوں میں پانی کی موجودگی کا خیال قایم کیا۔ وہ سُراب کے پیچھے دوڑتا ہے۔ پانی نہیں ملتا۔ اور دوڑتا ہوا تڑپ تڑپ کر جان دیتا ہے۔

مرگ ترشنا یہ جگ رچنا ہے دیکھا ہردے وچار

کہے نانک بھج ست نام نت تاتے ہوت اُدھار

یہ خیال کیسے پیدا ہوا؟ سوچنے سمجھنے اور وچار کرنے کا مضمون ہے۔ اور جن جن حالتوں سے گذرتے ہوئے اس خیال نے انسان کے دل میں اپنا عمل و دخل کر لیا ہے۔ تا وقتیکہ اُن کے بخیوں کو اُدھیڑ کر نہ دیکھا جائیگا۔ اس کی سمجھ آنی مشکل ہے۔

مگر یہ یاد رہے اس خیالی ادھیڑبن - اس فرضی اور وہمی سنسار اور اس کلپت موہ و مایا کے سامان میں اصلی آدرش ایک لمحے کے لئے بھی کسی سچے دل و دماغ سے دور نہیں ہوتا - وہ ہر وقت موجود ہے - نادان سے نادان آدمی کبھی اپنے آپ کو فنا یا معدوم نہیں سمجھتا - وہ مرنے وجینے کے سلسلہ میں زندگی کی اُمید رکھتا ہے اور اُس کے روزانہ کاروبار - اس کے عملی شغل و اشغال اُس کے دنیاوی بیوہار - بدیہی ثبوت ہیں کہ وہ زندہ رہنا چاہتا ہے - لوگ خودکشی اس لئے نہیں کرتے کہ وہ معدوم و فنا ہوجانا چاہتے ہیں اُن کو صرف ناخوشگوار حالت کی تبدیلی مقصود ہے اور اگر ان کے دل میں گھُس کر دیکھو تو زندگی کی چلبلی صورت وہاں بھی متحرک نظر آویگی کیونکہ وہ ست ہے - تینوں کال میں زندہ ہے - اور زندہ رہنا چاہتی ہے - ایسا ایک مخلوق بھی نہیں ہے - جس کے دل میں یہ موجود نہ ہو - کیونکہ وہ سوبھاوک ست ہے - اسی طرح ہر ایک کو آنند اور سکھ کی خواہش ہے - سکھ اس کے اندر ہے - مگر خیالی اُلجھن سدّراہ ہے اس کے دور کرنیکا وہ سادھن کرتا ہے - لکھنا پڑھنا - بیوہار کرنا - نوکری چاکری - استری پرش کا بیوہار - سیر و تفریح - بدیہی ثبوت ہیں - کہ وہ سکھ کا خواہشمند ہے - ہزار ظلم و ستم ڈھائے جائیں - ہزار بلیّات و مافات سر پر نازل ہوں - ہزار ناخوشگوار حالت کا انسان آماجگاہ بنتا ہے مگر یہ سکھ اور سکھ کا خیال اس کے دل سے ایک لمحہ کے لئے بھی جدا نہ ہوگا - کیونکہ اصل میں وہ آپ سکھ سروپ ہے اور تینوں

کال میں سُکھ سروپ ہے۔ صرف بھرم کی وجہ سے دُکھ مانتا رہا ہے
اس کے اندر ہی سُکھ کا خیال زور شور کے ساتھ کُریدتا رہتا ہے۔
تم صرف اپنی حالت کو سمجھو۔ اور اس کو اپنے سے دور نہ بتاؤ گے۔ اسی
طرح قدرت میں ہر مخلوق چیت ہے۔ چیتن ہے۔ پرکاشمان ہے۔
چیت اور پرکاش اس کا ہے۔ اس میں ہے اور وہ خود ہے۔ ہر شخص
کو اپنے تمیز پہ ناز ہے۔ کوئی اپنے کو نپٹ اگیانی نہیں سمجھتا۔ بھرم کے
رہتے ہوئے بھی اُس کو اپنے چیت کی شکتی پر غرور ہے۔ گو یہ ناز و غرور
ہے گو یہ ناز و غرور بھی اُس میں بھرم کی وجہ سے ہے مگر اُس کی موجودگی
میں کس کو شک ہو سکتا ہے۔ جہاں کہیں تم کسی کو انکسار و عاجزی کرتے
ہوئے دیکھو۔ بھول کر بھی کبھی یقین نہ کرو کہ وہ اپنے عقل و تمیز پر بھروسہ
نہیں رکھتا۔ موجودہ حالت کا فرق صرف بھرم اور گیان کی کمی و بیشی
کی وجہ سے نظر آتا ہے۔ اور وہ کسی نہ کسی تدبیر سے اُس کے دور کرنے
کے جتن میں لگا ہوا ہے۔ یہ تینوں وصف آتما میں ہیں۔ وہ ست ہے
چیت ہے اور آنند ہے۔ کوئی طاقت یہ اوصاف اُس سے چھین نہیں
سکتے۔ کیونکہ کسی کے خاصہ۔ جوہر اور ذاتی وصف کو کوئی نہیں چھین
سکتا۔ وہ اُس کا اپنا نج روپ ہے۔ حقیر سے حقیر جانور تک کو طالبعلم
کی نگاہ سے دیکھو۔ اور تم کو بہ آسانی اس کو پتہ لگ جائیگا۔

یہ ست۔ چیت۔ اور آنند آدرش ہے جو ہر ایک کے دل میں موجود
ہے۔ وہ بطور خود مکمل ہے۔ اس میں کمی و بیشی کا نام تک نہیں ہے
اس میں نہ اضافہ ہو سکتا ہے نہ کمی آسکتی ہے۔ روشنی پر پردہ پڑا
ہوا ہے۔ اس کو دور کرنا ہے۔ اور جہاں وہ دور ہو گیا پھر آتما اصلی

جلال میں چمکتا ہوا نظر آویگا۔ وہ چمک تو اب بھی رہا ہے۔ مگر بھرم اور گیان کی وجہ سے پرتیت نہیں ہوتا۔

گھٹ میں ہے سوجھت نہیں لعنت ایسے زندگی
نانک اس سنسار کو ہوا موتیا بند

یہ بھرم صرف بھرم ماتر ہے۔ تینوں کال میں است ہے۔ مگر ہے اور آتما کی ستا سے ہے۔ بانجھ عورت لڑکے پیدا کر رہی ہے۔ آکاش میں پھول دکھائی دے رہے ہیں۔ چمکتا ہوا چاند آنکھوں پر انگلی رکھنے سے دو نظر آرہا ہے۔ اس سے انکار کب ہے۔ مگر یہ بھرم محض ہے اور کچھ نہیں ہے۔

جا کارن جگ ڈھونڈھیا سو تو گھٹ ہی ماہنہ
پردا دیا بھرم کا تاتے۔ سوجھے ماہنہ

اس بھرم کا دور کرنا عمل و شغل ہے۔ اس فرضی فریب کے نچیے ادھیڑنا کرم و دھرم ہے۔ کیونکہ جن طبقات سے جن خیالات کے سلسلہ سے جن تعلقات کی وجہ سے یہ پیدا ہوا ہے۔ ان میں سے گذرنا قدرتی لازمی اور لابدی امر ہے۔ جس نے جس طرح بھرم کو اپنے دل میں جگہ دی ہے۔ اس کو ان سے گذر کر اصلیت میں پہونچنا نصیب ہوگا۔ تیرتھ ورت جپ تپ کرو۔ یوگ و گیان کا سادھن کرو۔ نت نیم اور سندھیا سے تعلق رکھو۔ ان کا کبھی کھنڈن نہیں کیا جاتا۔ یہ سب ضروری ہیں۔ مگر ان کی بھی ہستی وہم میں ہے وہم کو وہم ہی سے ناش کرنا ہے۔ بھرم کی جڑ بھرم ہی سے کاٹی ہے۔ لوہا لوہے سے کٹتا ہے۔

کہ آہن بہ آہن تواں کرد نرم

ایک راجہ کو خواب میں جنگل کی سیر کے وقت کسی لومڑی نے
کاٹ کھایا - وہ دکھی ہوا - زخم کے علاج کے لئے اس کو ایک حکیم کے
پاس جانا پڑا - حکیم نے کہا پیسہ لے آ - میں تیرا علاج کر دوں - راجہ
کو اپنے خزانہ کا علم نہیں رہا تھا - در بدر مارا پھرا - کسی سے دو ایک
پیسے لایا - اور حکیم کو دئے - اس نے مرہم پٹی تیار کر دی - اور زخم
اچھا ہو گیا - آنکھ کھلی نہ کہیں لومڑی کا زخم تھا - نہ حکیم تھا - وہ
محل میں چھپر کھٹ پر دراز تھا - یہ حالت ہے - خواب کے مرض کا
علاج خواب کی دوا سے ہوتا ہے - یہ بھرم ہے اس لئے جو جس طرح دکھ
پرتیت کر رہے ہیں اُن کا علاج بھی اُسی طرح کی تدبیر سے ہوتا ہے
ہم سب بھرم کی مرض میں گرفتار ہیں بھرم کا علاج بھی بھرم ہی
سے ہوگا - اور یہ جپ تپ - یم - نیم - شم دم - سنجم سب ایسے ہی ہیں -
ان کی نسبت لعن طعن کی زبان دراز نہیں کی جاتی - کرو جو کچھ کرنا
ہے - اگر یہ کرم دھرم آدرش نہیں ہے نہ یہ آتما کا سروپ ہے - جو
لڑکا ہمیشہ حروف تہجی کے مطالعہ میں ساری عمر لگا رہیگا وہ علم
کے مقصد سے محروم رہیگا - علم کا مقصد آدرش ہے - جب آنکھ کھلیگی
آدرش حاصل ہوگا - پھر نہ کہیں حروف ہیں نہ اعراب ہیں نہ جملے
ہیں نہ بحث و مباحثے ہیں - یہ آدرش ہمارا اپنا آتما ہے - اور ہم
سب چاہے بدھی کے کسی طبقہ پر نشست کرتے ہوں - اسی کے
ظہور کے لئے شغل و شغل کر رہے ہیں -

یہ بھرم ہم نے آپ پیدا کیا - سونے سے پہلے مجھ کو اکثر

ایک خبط ہو جایا کرتا تھا۔ میں خود خواب کی حالت پیدا کیا کرتا تھا۔ اور جہاں اُس کا سلسلہ چل نکلا۔ عجیب و غریب تماشے دیکھا کرتا تھا۔ جس میں دُکھ سُکھ سب ہی تھے۔ بسا اوقات ان اپنے پیدا کئے ہوئے خواب سے ڈر بھی جایا کرتا تھا۔ یہ ڈر اس وجہ سے پیدا ہوتا تھا کہ اپنے سروپ کا علم نہیں رہتا تھا۔ یہ دُنیا بھی اسی طرح کی ہے۔ یہ خیالی ہے اور کچھ نہیں ہے +

دُنیا خوابے ست و زندگانی دروے۔
خوابے ست کہ در خواب بہ بینی آنرا۔

مگر اِس کی سمجھ کس طرح آئے؟ جب اگیان ہے گیان کیسے پیدا ہو؟ جب بھرم ہے۔ اصلیت کس طرح ذہن نشین کی جائے؟ +

آؤ۔ تم میں سے جنہوں نے عقل کے کچھ بخئے اُدھیڑ لئے ہیں۔ میں اُن کو "وچار کلپدرم" کا تماشہ دکھاؤں۔ یہ ایک عالیشان درخت ہے جو "شیو" کے کیلاش کے نیچے مان سروؔمیں اُن کی کُٹی کے قریب واقع ہے۔ پاربتی اس کو سینچتی رہتی ہے۔ گنگا جمنا اور سرسوتی کا جل اس کی جڑ میں دیا جاتا ہے اس کی جڑ پاتال میں ہے اُس کا دھڑ مرت لوک میں ہے اُس کی شاکھائیں دیو لوک میں لہراتی ہیں۔ "وچار کلپدرم" خود شیو کا لنگ ہے جس کا آد اور انت نہیں ہے۔ برہما اُس کی چوٹی کا پتا لینے گیا۔ وشنو جڑ کے دیکھنے کے لئے گیا۔ پتہ نہیں ملا۔ برہما نے جھوٹ موٹ کہہ دیا پتہ مل گیا۔ شیو نے بد دُعا دی اب کوئی اُس کی پوجا نہیں کرتا۔ وِشنو نے صاف صاف کہا کہ مجھ کو پتہ نہیں لگا۔ شیو نے آشیرباد دی۔ سب اُس کو پوجتے ہیں۔ برہما من ہے اور بُدھی ہے۔ محض من اور بُدھی شیو کے

لنگ کا پتہ نہیں پا سکتے۔ کیونکہ اُس میں رجوگن ہے۔ رجوگن راگ و دویش ہے وہ آتما سے پرتھک ہیں۔ وِشنو ست ہے آتما سے قریب ہے اُس کو آدرش کا خیال ہے۔ اِس لئے وہ دیوتاؤں میں ممتاز ہے۔ اگر تم من اور بُدھی پر نربھر ہوکر اس شیو لنگ کی تھاہ لینا چاہتے ہو تو غلطی میں پڑوگے گمراہ ہو جاؤگے۔ ضرورت ہے کہ آدرش کو نگاہ کے سامنے رکھ کر آتما میں استھت ہوکر اُس کا درشن کرو۔ شیو تم پر پرسن ہونگے۔ پاروتی تم کو آشیرباد دیگی۔ اور تم نہ صرف اِس "وِچار کلپدرم" کے فرحت بخش نظارہ کو دیکھ سکوگے بلکہ گنیش کی طرح شیو و پاروتی کے سچے پُتر بنکر اُس کے پھل کو چکھ سکوگے اور اپنا رُوپ دیکھ سکوگے۔ نئی آنکھ ملیگی۔ وہ آنکھ ترنیتر و شیو نیتر کہلاتی ہے۔ یہ رُوحانی آنکھ ہے اور اسی سے سب کچھ دیکھا جاتا ہے+

اِس "وِچار کلپدرم" کی جڑ آنند و منگل کی جڑی ہے سادھن اس کے پھول ہیں۔ سدھی اس کا پھل ہے۔ ست سنگ اس کا وبرڑ ہے اس کو اپنے دل میں جگہ دو+

آؤ۔ آؤ۔ اس کو دیکھو۔ اس کے سایہ میں آرام کرو۔ اس کے پھل پھول اور شاکھاؤں کے نظارے سے شاد کام بنو۔ اور زندگی کا مقصد پورا کرکے خوشی کے ساتھ گاتے پھرو+

سنت دیا۔ سنگور میا۔ پایا آد اناد
گت مت کیتے نا بنے۔ سُرت بھئی بسماد

گورو تمہارا کلیان کرے۔ اپنے چرنوں کا پریم بخشے۔ شیو اور پاروتی جو خود تمہارا اپنا روپ ہے تم کو اپنی گود میں لے اور تمہارا بھرم دور ہو جائے+

"شیو"

وچار کلپدرم

منگلا چرن

گورو کو کیجئے بندنا[1] - پریم سہت دن رین
گورو کرپا تے پایئے - پورن آنند چین۔
گورو کو کیجئے بندنا - پریم سہت دن رات
گورو کی کرپا اپارتے کیٹ[2] بھرنگ ہوئے جات
گورو کو کیجئے بندنا - پریم سہت انوراگ
گورو کرپا تے سادھوا - جاگیں تیرے بھاگ
جاکھوجت برہما تھکے - سُرمُن ارو سب دیو
کہیں کبیر سُن سادھوا کر ستگور کی سیو
گورو سمان داتا نہیں - جاچک[3] ششیہ سمان
چار لوگ کی سمپدا[4] - سو گورو دینہی دان
گورو کیا ہے دیہہ کو - ستگور چینہا ناتھ بھہانا[5]
بھو ساگر کے جال ہیں - پھر پھر غوطہ کھا نہ
گورو تمہارا کہاں ہے - چیلا کہاں رہاے

[1] پرنام [2] بھرنگی کیڑے کو اپنے چھتے میں بند کر جاتی ہے عملی تصور سے وہ بھرنگی بنجاتا ہے [3] مانگنے والا [4] ساگری

کیوں کیسے ملنا بھیا ۔ کیسے بچھڑے جاے
گورو ہمارا گگن میں ۔ چیلا چت رہاے
سرت شبد میلا بھیا ۔ کبھوں بچھڑ نہیں جاے
اجر-امر-وبھو-آتما ۔ نام روپ آدھار
تاکو کیجے بندنا ۔ نس دن بارمبار
گورو برہما-کیلاش پتی ۔ گورو ہی شالگرام
پربرہمہ گورو دیو کو ۔ کوٹ کوٹ پرنام
گورو کو مانش جانتے ۔ تے نر کہئے اندھ
ہویں دکھی سنسار میں ۔ آگے جم کو پھند
گورو کو مانش جانتے ۔ کرتے جوگ ابھیاس
تے نر سدھی نہ پاوہین ۔ گلے کال کی پھانس
گورو ہمارو آتما ۔ گورو ہمارو روپ
گورو ہمارو جگت پتی ۔ گورو سکل کو بھوپ
گورو ہی لکش گورو واچ ہے ۔ گورو آدرش گورو کرم
گورو کی کرپا اپار تے ۔ ناسے جگ کو بھرم
جب لگ گورو نہیں گھٹ بسیں ۔ سرے نہ ایکو کام
یاتے گورو کو بندیئے ۔ پل پل آٹھوں جام
وستو کہیں ڈھونڈھے کہیں ۔ کیہی بدھی آوے ہاتھ
کہیں کبیر تب پایئے ۔ جو بھیدی لیے ساتھ
بھیدی لیا ساتھ کر ۔ دنیا دستو لکھاے

کوٹ جنم کا پنتھہ تھا ۔ پل میں پہنچا جاے
گھٹ کا پردہ کھول کر ۔ سنماہہ لے دیدار
بال سنیہی سائیاں ۔ آد انت کو یار
جب گورو ہیں تب میں نہیں ۔ جب میں ہوں گورو ناہیں
پریم گلی اتی سانکری ۔ تا میں دو نہ سماہیں
گورو کو لکش بنایئے ۔ کیجئے نت وچار
نت توم پد تب پایئے ۔ گہئے امرت سار
یہ وچار کو برکش ہے ۔ گورمکھہ تے پھل کھاے
تب پھل اتی میٹھا لگے ۔ آنند سکھ اپجاے
یہ وچار کا برکش ہے ۔ بن گورمکھہ نہیں کھاے
گورو مکھہ ہووے سو پھل کھائے ۔ سنشے سکل نساے
یہ وچار کا برکش ہے ۔ گورو مکھہ ہووے جو کھاے
پھر چار پھل اچھمت تن ۔ موکش مکتی پد پاے زندگی کے رہتے ہوئے
بھگتی دان موہے دیجئے ۔ گورو دیون کے دیو
اور نہیں کچھہ چاہیئے ۔ ہنس دن تیری سیو

ٹیکا اور ویاکھیا

گورو کے چرنوں میں نمسکار ہے ۔
دنیا میں بہت کم آدمی ملیں گے جو گورو کے اصلی مراد کی سمجھ رکھتے ہیں عام طور پر شریر کو گورو مانا جاتا ہے ۔ گورو ہڈی مانس اور چرم کا نام نہیں ہے گورو روحانی معراج ۔ منزل مقصود ۔ پرم تتو ۔ اور پرم آدرش کو کہتے ہیں ۔ جو اپنا نج روپ ہے اور جو سارے جگت میں

پر پورن ریتی سے ویاپک ہے۔ گورو باہر ہے گورو بھیتر ہے گورو کا باہری سروپ واچ ہے۔ انتری سروپ لکش ہے۔ اس لئے گورو پد کی مہما گائی جاتی ہے۔ جو گورو کو اس طرح سمجھتا ہے۔ وہ گورو میں برہما وشنو مہیش اور پر برہمہ دیکھتا ہے۔ گورو چاروں پد کا داتا ہے۔ گورو سے بڑھ کر سنسار میں کوئی اُپکاری نہیں ہے۔ اور جس پر گورو کی کرپا ہوتی ہے وہ عملی تصور سے۔ برہمہ آکار ورتی سے اُس لکش پد کو نہ صرف ساکشا تکار کرلیتا ہے بلکہ اِس کو جو اپنا نج روپ ہے پالیتا ہے۔ جس طرح بھرنگی کیڑے کو لاکر اپنے چھتے میں بند کرتی ہے کیڑا رات دن اُسی کا دھیان کیا کرتا ہے اور چند روز بعد اس کے پر و بال جم آتے ہیں اور وہ بھرنگی بنکر چھتے کے باہر نکل کر اُڑنے لگتا ہے۔ اُسی طرح گورو کے لکش کو نظر کے سامنے رکھ کر وہ اُس کو پراپت کر لیتا ہے۔ یہ لکش ست۔ چت اور آنند ہے جو اپنا نج سروپ ہے۔ گورو نہ جنمتا ہے نہ مرتا ہے وہ محیط کُل پرم تتو آتما ہے اُسی میں نام و روپ کا آدہار ہے۔ اس لئے اس کو بارمبار پرنام کرنا چاہئے۔ گورو اور چیلے کا سمبندھ ویسا ہی ہے جیسا "تتومسی" میں 'تت' اور 'توم' پد کا ہے چیلا 'توم' ہے۔ گورو تت ہے جو گورو کو منشیہ جانتے ہیں اُن کو پرم گتی نہیں ملتی۔ اور جب تک اس لکش کو سامنے رکھ کر اُس تک پہنچنے کا سادھن نہیں کیا جاتا۔ تب تک گیان کی پراپتی نہیں ہوتی جو اِس طرح وچار کرتے ہیں۔ گورو کی کرپا درشٹی سے اُن کو جلد بھید کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ جو ایسا نہیں کرتے وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ گورو کوئی اور شے نہیں ہے۔ اپنی ذات ہے۔ وہ آد انت کا میت ہے۔ اُس کا سہارا لینے ہی سے کلیان

ہوتا ہے +

یہ "وِچار کلپدرم" جو وچار کا برکش (درخت) ہے - اس کا پھل گورد مکھہ دوارا کھانا چاہئے تب یہ میٹھا پرتیت ہوگا - سارے سنشے دور ہونگے - آنند اور سکھ کا انبھو ہوگا - اگر اس طرح نہ کیا جائیگا تو ذرا مشکل سے فائدہ ہوگا - سمندر کا جل کھارا ہوتا ہے - لیکن جب بادل دوارا وہ اوپر جاکر برستا ہے میٹھا ہو جاتا ہے - اسی طرح گیان گرنتھ کو اگر کوئی شخص من مت ہوکر پڑھیگا تو کھاری پرتیت ہوگا - خشک فلاسفی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آویگا - لیکن اگر گورد مکھہ سے پڑھا اور سنا جائیگا تو گیان - و روحانیت کی پراپتی ہوگی +

اس واسطے گورو کی بہت بڑی مہما ہے - گورو آشیرباد دیں کہ ہم سب کو اُن کی بھگتی پراپت ہو - گورو کی سیوا و بندگی سے بڑھ کر اور کوئی دولت نہیں ہے +

پہلی شاکھا

پہلی فصل

انوبندھ

انوبندھ سنسکرت زبان میں باہمی مناسبت و تعلقات کا نام ہے اور جب تک اِن مناسبت و تعلقات کی سمجھ نہ آ جائے۔ تب تک کسی شخص کو کبھی کسی کام کو ہاتھ نہ لگانا چاہیئے۔ دُنیا میں ہر شخص کو کسی نہ کسی شے سے ہمدردی ہوتی ہے۔ ایک کا مذاق دوسرے سے جُدا ہوتا ہے۔ جس میں جس قسم کا مذاق ہو۔ اُس کو اُسی سے تعلق رکھنا چاہیئے۔ اُس وقت اُس کا کچھ نتیجہ ہوگا۔ ورنہ ساری محنت رائگاں چلی جائیگی +

ایک شخص قدرتی طور پر علم ریاضی کا مذاق رکھتا ہے اس کو چاہیئے علم ریاضی سے تعلق رکھے اور وہ طبیعت کی قدرتی میلان کے موافق اُس خاص مضمون میں اعلےٰ درجہ کی ترقی کر جائیگا۔ دوسرا شخص فطرتاً علم نجوم کا شایق ہے اُس کو اُس سے واسطہ رکھنا چاہیئے تیسرے

کو علم عرفان (گیان) پسند ہے اُس کو اُس کی طرف رجوع ہو جانا چاہئے اگر بغیر قدرتی مذاق کو سمجھے ہوئے کوئی شخص تعلیم دیتا ہے تو وہ تعلیم ناقص رہیگی اور تعلیم دینے کا جو مقصد ہے وہ کبھی ہاتھ نہیں آویگا - بلکہ بالعوض فائدہ کے نقصان کریگا - سب دھان بارہ پنسیری نہیں بکتے - ہر چیز کی قدر و قیمت و نوعیت جُداگانہ ہوتی ہے - اور اُس کو اُسی نگاہ سے دیکھنا چاہئے +

قصہ ہے - ایک براہمن کے دو لڑکے تھے - وہ چاہتا تھا - دونوں گیانی اور تتوّں کے جاننے والے ہوں - وہ اُن کو ایک مہاتما کے پاس لیگیا اور کہنے لگا - بھگون ! ان کو علم ذات کی تعلیم دیجئے - مہاتما نے کہا بہت اچھا - اُس نے دونوں لڑکوں سے مخاطب ہوکر پوچھا - اگر میں تم کو ایک کبوتر ہاتھ میں دیکر کہوں کہ جہاں کوئی نہ ہو - وہاں جاکر اس کو ذبح کرو تو تم کس طرح میرا حکم بجا لاؤگے بڑے لڑکے نے کہا مہاراج ! کبوتر کو پکڑ کر ایک سون سان جگہ میں لیجاؤنگا - اور وہاں ماردونگا - یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے - جب دوسرے سے پوچھا گیا اُس نے تامل کے بعد جواب دیا - مہاراج ! ابھی تک مجھ کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ کوئی جگہ خالی کیسے کہی جاسکتی ہے - میں نے سُن رکھا ہے اور میرا دل اس بات کو قبول کرتا ہے کہ پرماتما ہر جگہ موجود ہے - وہ حاضر و ناظر ہے - پھر کیسے کوئی جگہ ایسی مل سکتی ہے جو سون سان ہو - مہاتما ہنسا - براہمن سے کہنے لگا - تمہارے چھوٹے لڑکے کو علمِ ذات کی تعلیم دیجاسکتی ہے - اُس کو اُس کے تحصیل کرنے کا قدرتی مذاق حاصل ہے - وہ سوچ سمجھ سکیگا - یہ دوسرا لڑکا فوجی

خدمت کے قابل ہے اس کو سپاہیانہ تعلیم ملنی چاہئے +

چھوٹے لڑکے میں اور علم ذات میں جو کچھ باہمی نسبت ہے اُس کو ویدانت کے اصطلاح میں انوبندھ کہتے ہیں +

اس انوبندھ میں چار باتیں شامل ہیں:- (۱) ادھکاری (۲) سنبندھ (۳) وِشے (۴) پریوجن +

ادھکاری اُس شخص کو کہتے ہیں جو کسی خاص شخص کے سمجھنے پوچھنے اور اُس پر قادر ہونے کی پوری پوری طاقت و قابلیت رکھ سکے +

سنبندھ خاص مضمون اور ادھکاری وغیرہ کے درمیان نسبت کو کہتے ہیں - اِس سے یہ مراد ہے کہ وہ شخص جو کسی خاص شے کے حاصل کرنے کی خواہش کر رہا ہے - اُس شے سے اُس کو کیا نسبت ہے +

وِشے - خاص مضمون اور اس کے معنی مطلب کو کہتے ہیں - اِس سے یہ مُراد ہے کہ اِس میں بیان کس چیز کا ہے +

پریوجن - مقصد ہے - یعنی اگر کسی خاص مضمون کو ہاتھ لگایا جاتا ہے تو اس ہاتھ لگانے کا مقصد کیا ہے +

دوسری فصل

ادھکاری اور اُس کے لکشن

ادھکاری اُس کو کہتے ہیں جو ادھکار والا ہو - جس کو ادھکار نہ ہو خواہ جو کسی خاص کام کا سنسکار نہ رکھتا ہو - اُس کو کبھی وہ کام سپرد نہ

کرنا چاہیئے - ورنہ خطرہ سے خالی نہ رہیگا - اسی طرح جو لوگ ویدانت شاستر کے سمجھنے - جاننے اور اس کے جذب کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے - اُن کو اُس سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا - ہر کارے ہر مردے +

مگر سوال یہ ہے کہ ادھکاری کی پہچان کیا ہے - اور کس طرح جانا جائے کہ فلاں شخص کو ادھکار ہے - اس کا جواب یہ ہے کہ ادھکاری وہ ہے - جس میں مَل اور وِکشیپ نہ ہو - صرف اگیان ہو - مَل دل کی کثافت کو کہتے ہیں - یعنی جس کا دل کثیف نہ ہو - وکشیپ چنچلتا کا نام ہے یعنی جس کا منچل چنچل نہ ہو - اگیان پردہ کو بولتے ہیں جو آتما پر غلاف کی صورت میں پڑا ہوا ہے - مَل کا عیب نشکام کرم کرنے سے دور ہوتا ہے - وِکشیپ کے مرض کا علاج ایشور کی اُپاسنا ہے - اگیان کی دوا گیان ہے - اس سے مراد یہ ہے کہ ادھکاری وہ ہے جس نے نشکام کرم و ایشور اُپاسنا سے مل وکشیپ کو دور کر دیا ہے - صرف ایک اگیان باقی رہ گیا ہے اور ساتھ ہی وہ چو سادھن سنپّنت ہو یعنی جس نے چار طرح کے سادھن کئے ہوں یا کم از جس میں اِن چار سادھنوں کے اوصاف و علامات موجود ہوں +

چار سادھن کے نام یہ ہیں - بِویک - وِراگ - کھٹ سمپتی - مموکشتا +

بِویک اِس قسم کے گیان یا سمجھ کو کہتے ہیں - جس سے یہ پورا پورا ذہن نشین رہے کہ آتما اَچل ہے اُس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی تبدیلی غیر آتما میں ہوتی ہے آتما لافانی ہے - غیر آتم چیز فانی ہے - اِس سمجھ کو بِویک کہتے ہیں اور یہی اصلی بنیاد ہے باقی اِس کے سادھن ہیں بِویک کا مادہ ہر شخص میں ہے - کسی میں کم کسی میں زیادہ +

ویراگ نام ترک یا تیاگ کا ہے - اِس کا مطلب یہ ہے کہ برہمہ لوک کے نعمتوں سے لیکر دُنیا کے تمام سازو سامان کی طرف سے حد درجہ کی بے پروائی رہے اور کسی کی خواہش نہ ستاوے +

کھٹ سمپتی میں چھ باتیں شامل ہیں - شم - دم - شردھا - سمادھان اُپرام - تِتکشا +

دل کو لذات نفسانی اور وِشے بھوگ کی طرف سے روک رکھنا سم ہے - اِندریوں کو قابو میں رکھنا دم ہے - گورو اور وید کے بچن میں پورا پورا یقین کرنا شردھا ہے - اور من کے چنچلتا کا دور ہونا سمادھان ہے +

اُپرام سے غرض یہ ہے کہ سادھن کر کے ساری باسناؤں کو اسطرح دل سے دور کر دینے کہ پھر وہ نہ ستا سکیں - مثلاً دھن دولت - ستری کے خیال ہی سے دل کو نفرت ہو - یہ اُپرام کی تعریف ہے +

گرمی اور سردی - بھوک اور پیاس - سُکھ اور دُکھ - مان اور اپمان تعریف اور غیبت وغیرہ کے برداشت کی پوری پوری طاقت رکھنا - اُن کو ایک طرح سمجھنا اور اپنے اوپر اُن کے اثر کو غالب نہ آنے دینا تِتکشا کہلاتا ہے +

یہ چھ وصف ملکر ایک لفظ تِتکشا میں آ جاتے ہیں +

یہاں تک تین سادھنوں کا بیان کیا گیا - اب ایک اور باقی ہے اُس مموکشتا کہتے ہیں +

برہمہ کے پراپتی کی اور انرتھ کے نِورتی کی زبردست خواہش رکھنا مموکشتا ہے - اور وہ خواہش اس قسم کی ہو جیسے بھوکے کو کھانے کی اور پیاسے کو پانی کی چاہ ہوتی ہے +

جب تک کسی شخص کو ایسی پربل اچھیا نہ ہو تب تک وہ برہمہ کے پراپت کرنے کا ادھکار نہیں رکھتا۔ یہ چار سادھن ادھکاری کے لئے ضروری ہیں +

فصل تیسری

ادھکاری کے لئے چار مزید[۱] سادھن

اوپر جو بیان کیا گیا ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے خواہ مخواہ آدمی ڈرکر شاستر کی طرف رجوع نہ ہو۔ اکثر آدمیوں میں جنم جنمانتر کے سنسکار سے قدرتاً یہ سب باتیں موجود رہتی ہیں۔ جہاں برہمہ کے پراپت کرنے کی پربل اچھیا ہوگی وہاں یہ سب کم وبیش پائے جائیں گے۔ ظاہری نگاہ والے سطح بین ممکن ہے اُن کا پتہ نہ پاسکیں مگر جن کو برہمہ وِدیا سے تعلق ہے وہ باآسانی بات بات میں یقینی نتیجہ نکال لیتے ہیں +

ان چار سادھنوں کے سوا چار باتیں اور ہیں جو ادھکاری سے مخصوص ہیں اور جن کا وہ سادھن کرتا ہے وہ شروَن۔ منن۔ ندھیاسن۔ اور تت توم پد کی سمجھ ہے +

دلی توجہ سے کلام کو سُننا۔ اور ایک ایک بات کو من میں وچار کرنے کے لئے محفوظ کرتے جانا شروَن ہے۔ اِن سُنی ہوئی باتوں میں سے جو غیر ضروری ہیں اُن کو ترک کرکے صرف ضروری باتوں پر غور کرتے ہوئے وچار کرنا منن ہے۔ وچار کی ہوئی باتوں کو اپنے من میں ساکشات کار کرنے کی قابلیت رکھنا ندھیاسن ہے۔ یعنی کسی بات کو سُنکر اُس کے اصلی مراد پر پہنچ کر اصلیت

[۱] ان چاروں کا ذکر اور کسی جگہ وضاحت سے آئیگا۔ شیو +

اور سچائی کو جذب کرکے اُس کے روپ کا ٹھیک ٹھیک گیان کرلینا ندھیاسن کہلاتا ہے۔ تت اور توم پد کی سمجھ مہاواک سے آتی ہے۔ مہاواک "تتوَمسی" ہے۔ اس کا ترجمہ ہے "جو وہ ہے سو تُو ہے"۔ اس مراد کو ذہن نشین کرکے اُس پد میں اڑ جانا۔ مہاواک کی سمجھ ہے +

یہ سادھن انترنگ یعنی اندرونی کہلاتے ہیں باقی یگیہ وغیرہ۔ بہرنگ یعنی باہری سادھن ہیں۔ مگر اگر لطیف نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ سب کے سب بہرنگ ہی سادھن ہیں۔ انترنگ سادھن صرف ایک مہاواکیہ ہے جو سُننے والے کو لکش پد کی طرف مخاطب اور رجوع کرکے اصلیت کا ضروری علم بخشتا ہے۔ تاہم نسبتی نقطہ نگاہ سے اُن کو انترنگ (انتری) اور یگیہ وغیرہ کرم کانڈ کو بہرنگ (باہری) کہہ سکتے ہیں +

فصل چوتھی

سنبندھ انوبندھ

سنبندھ نسبت کو کہتے ہیں۔ یہ سنبندھ ایک طرح کے ہمدردی کا رشتہ ہے جو دو چیزوں کے باہمی نسبت کا اظہار کرتا ہے +

یہ سنبندھ کئی طرح کا ہوتا ہے اُن سب کی صراحت مشکل ہے۔ مثلاً گرنتھ[1] اور گرنتھ کے مضمون کا آپس میں پرتی پادیہ اور پرتی پادک بھاو سنبندھ ہے۔ گرنتھ پرتی پادک ہے۔ مضمون پرتی پادیہ۔ صاف لفظوں میں اس طرح سمجھو کہ گرنتھ چونکہ ایک خاص مضمون کا پرتی پادن (بیان) کرتا ہے اسلئے

[1] کتاب

گرنتھ پرتی پادن کرنیوالا (یعنی بیان کرنیوالا) ہے- اور جس مضمون کا بیان کیاجاتا ہے وہ پرتی پادیہ یعنی بیان کردہ شدہ شئے ہے- اِسی طرح

ادھکاری اور پھل کا پراپیہ پراپک بھاو سنبندھ ہے ادھکاری اہل- یا مستحق یا قابل شخص کو کہتے ہیں جس میں کسی شے کے حاصل کرنے کی قابلیت اہلیت- استحقاق یا ادھکار ہو- اور پھل مقصد کو کہتے ہیں- جس کو ادھکاری حاصل کریگا یا حاصل کرنا چاہتا ہے اس لئے جو چیز حاصل کی جاتی ہے یا کیجائیگی وہ پراپیہ (مقصود) ہے اور جو حاصل کرنے والا ہے وہ پراپک (صاحب مقصد) کہلاتا ہے- اِن کے درمیان یہ سنبندھ ہے اِسی طرح

ادھکاری کا اور وچار کا کرتیہ- کرتویہ بھاو سنبندھ ہے- ادھکاری کرتا یعنی کرنیوالا ہے اور وچار کرتب ہے- کرنیوالا سنسکرت میں کرتا کہلاتا ہے اور جو کام کیا جائے وہ کرتویہ یعنی کرتب ہے اِن کے درمیان یہ سنبندھ ہے اسی طرح

گرنتھ کا اور گیان کا جنیّہ اور جنک بھاو سنبندھ ہے جنیہ شے پیدا شدہ کو کہتے ہیں اور جنک پیدا کرنیوالے کو کہتے ہیں گرنتھ کے پڑھنے سے وچار کے ذریعہ گیان پیدا ہوتا ہے- اس لئے اُن کے درمیان یہ سنبندھ ہے +

اس سنبندھ کے بتلانے کی وجہ یہ ہے کہ ویدانت شاستر کا مطالعہ کرنے والا اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرے کہ وہ کیا ہے اور جس مقصد کو نگاہ کے سامنے رکھ کر وہ ویدانت پڑھ رہا ہے اُس سے اُس کی نسبت کیا ہے- جس وقت یہ نسبت سمجھ میں آجائیگی پھر وہ اپنے مقصد کو نظر سے کبھی دور نہیں ہونے دیگا- اور اُس کی اچھی طرح تکمیل کرسکیگا +

فصل پانچویں

وِشے اوبدھ

وِشے مضمون یا کتاب کے مقصد کو کہتے ہیں۔ اس بات کی سمجھ پہلے آنی چاہئے کہ اِس کتاب کا مضمون کیا ہے۔ اور وہ کیا بیان کرتی ہے یا اُس میں کیا ذکر ہے +

ویدانت شاستر کا مقصد صرف جیو برہمہ کی ایکتا دکھانی ہے۔ یعنی ویدانت بتاتا ہے کہ اصلیت کے نقطہ نگاہ سے جیو برہمہ ایک ہیں۔ ان میں بھید نہیں ہے۔ ویدانت کا معراج وحدانیت۔ یگانگت۔ اور اتحاد ہے۔ ویدانت سچی توحید کا معلّم ہے۔ اور وہ معلّم اس قسم کا نہیں ہے کہ کسی شخص کو محض عقیدہ قائم کرنے کی تعلیم دے۔ بلکہ وہ شیر کی طرح گرجتا ہوا سچائی کا اعلان کرتا ہے اور بیخوفی سے ویدانت کے حق ثابت کرنے کا صلاء عام دیتا ہے +

ویدانت کی تین قسمیں بیان کیگئی ہیں۔ دویت ادویت۔ وِششٹ ادویت اور ادویت +

دویت ادویت واد سے یہ مراد لی جاتی ہے کہ جیو۔ برہمہ دو بھی ہیں ایک بھی ہیں اور اُن میں ایک کہلانے کے بھی اوصاف نظر آتے اور نہیں بھی نظر آتے +

وِششٹ ادّویت واد کہتا ہے شئے یا جوہر تو ایک ضرور ہے۔ مگر اُس میں دو پہلو ہیں ایک جڑ اور دوسرا چیتن۔ اُن کے اِصطلاح میں اِن دونوں کو چت اور اَچت کہتے ہیں +

ادّویت واد کا دعوےٰ ہے۔ کہ اصل میں شئے ایک ہی ہے نہ دو ہے نہ ایک کے دو پہلو ہیں۔ دو یا ایک میں دو پہلو کا تسلیم کرنا۔ بھرم محض ہے

دھوکہ ہے اور یہ دھوکہ صرف اس وجہ سے ہے کہ اصلیت کی طرف نگاہ نہیں ہے +

عام لوگوں میں ویدانت کی یہ تین قسمیں مانی جاتی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ اُس کی تین قسمیں نہیں بلکہ وچار کے تین پہلو ہیں۔ ویدانت بطور خود نہایت جامع فلسفہ ہے جس میں ہر قسم کے خیال کی گنجائش ہے اور ہر طرح کے خیال زیر بحث آجاتے ہیں۔ مگر اُس کا اصلی مقصد صرف یہ ہے کہ مختلف پہلوؤں سے نظر کرتے ہوئے مطالعہ کرنیوالوں کی نگاہ سچے توحید کی معراج کی طرف رجوع کرے۔ جہاں دوئی۔ دویت بھاو اور شرک کی گنجائش نہیں رہتی +

اس لئے جہاں کہیں ویدانت کا نام آوے وہاں ہمیشہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس کا وشے جیو اور برہم کی ایکتا دکھاتی ہے اور بس +

چھٹویں فصل

پریوجن انبندھ

ہر چیز کے حاصل کرنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوا کرتا ہے۔ مقصد کے بغیر کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ اور اِس وجہ سے ویدانت گرنتھ کا کچھ مقصد بھی ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ وچار کے ذریعہ سروپ کی پراپتی۔ اور جگت کی نورتی ہو اور اِسی سروپ کی پراپتی اور جگت کے نورتی کا نام موکش ہے۔ یہی موکش پورش کا پریوجن (مقصد) ہے اور اِسی وجہ سے اُس کو پُرشارتھ یعنی پُرش کا ارتھ (مقصد) کہتے ہیں +

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ویدانت گرنتھ کا پرم پریوجن گیان ہے۔ یہاں

سمجھنے میں تھوڑی سی غلطی واقع ہوتی ہے۔ اگر گیان کو اپنا سروپ اور اپنی
ذات تسلیم کرلی جائے تو پھر اعتراض کی گنجائش نہیں رہتی کیونکہ اس معنی میں
گیان۔ سروپ۔ اور سوکش قریب قریب ہم معنی اور مرادف الفاظ بن جاتے ہیں
لیکن اگر گیان سے حقیقت کی سمجھ مراد ہے تو یہ گیان بطور پرم پرشارتھ یا
پرم پریوجن نہیں ہے۔ بلکہ پرم پریوجن کے حاصل کرنے کا ذریعہ محض ہے
اور اسی وجہ سے اُس کو نت نورتی کا سادھن مانا گیا ہے +

گیان بہت وسیع لفظ ہے اُس کے معنی بھی بہت ہیں۔ سنسکرت زبان
میں اس کے معنی حسب ذیل ہیں :-

علم۔ عقل۔ عام علم۔ خاص علم۔ معلومات۔ چیتن۔ بُدھی

ویدانت میں موقع موقع پر قریب قریب یہ سارے معنی استعمال کئے
جاتے ہیں۔ مگر چونکہ زیادہ تر گیان سے مراد یہ ہوتی ہے کہ تتوں کا وچار کرتے
ہوئے حقیقت تک رسائی پیدا کی جائے۔ اس لئے اس گیان کے لفظ کو
جب کبھی اس نگاہ سے استعمال کریں گے تب وہ سادھن ہی کہلادیگا
مقصد یا پریوجن نہ ہوگا۔ مقصد یا پریوجن تو نت نورتی یعنی دائمی نجات
ہے۔ اور اگر گیان کو چیتن کے معنی میں لئے جائیں تو وہ اپنا روپ ہی
ہے وہاں کسی قسم کا اعتراض نہیں۔ مگر عام طور پر گیان شبد سے یہی
مراد لیجاتی ہے جو اوپر بیان کی گئی +

ویدانت گرنتھ کے مطالعہ کرنیوالوں کو اس وجہ سے سب سے پہلے یہ
خیال کرلینا چاہئے۔ ویدانت کا مقصد پرم آنند یعنی اپنے سروپ کی پراپتی
اور انرتھ روپی دُکھ کی جڑ سے نورتی ہے اور اس کو سمجھ کر تب گرنتھ کو ہاتھ
لگانا چاہئے +

ساتویں فصل

اعتراضات

اعتراض- انسان ہمیشہ کسی ایسے چیز کے ملنے کی خواہش کرتا ہے جو اُس کو حاصل نہیں ہے۔ تم اس بات کو مانتے ہو کہ جیو آنند روپ ہے۔ وید بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ یہ ویدانت کا سدھانت بھی ہے۔ پھر جب جیو خود آنند روپ ہوا تو پھر اُس کو کس آنند کے پراپتی کی خواہش کرنی چاہئے اس لئے ویدانت گرنتھ کا یہ پریوجن کہ اُس کو آنند کی پراپتی ہو۔ کچھ مُبہم اور مجذوب کی سی بڑ معلوم ہوتا ہے۔ گرنتھ کی بالکل ضرورت نہیں ہے +

جواب- اس سے کسی کو انکار نہیں ہے کہ جیو آنند روپ ہے۔ مگر اُس کو بھرم ہو گیا ہے وہ اپنے کو آنند روپ نہیں سمجھتا۔ گورو کی مدد سے اگر اُس کو یہ اُپدیش ملے کہ تو پرم آنند روپ ہے تو پھر وہ بھرم دور ہو جائیگا۔ جو کچھ سُکھ یا آنند ہے وہ تو جیو میں ہی ہے۔ اگیان کے وجہ سے اُس کی سمجھ نہیں ہے۔ جہاں کسی سبب سے یہ اگیان دور ہو گیا پھر وہ آنند کا انبھو کرنے لگتا ہے۔ مثلاً

پہلی مثال- ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کا کنگن پڑا تھا۔ مگر اُس کو ایسا بھرم ہو گیا تھا۔ کہ کنگن کھو گیا ہے۔ کسی نے اُس کے ہاتھ کو پکڑ کر دکھا دیا کہ تیرا کنگن تو موجود ہے۔ کہیں نہیں کھویا ہے۔ تب اُس کو قرار آ گیا۔ اسی طرح بھرم کی وجہ سے پرانی سمجھتا ہے کہ برہمہ تو آنند روپ ہے میں آنند روپ نہیں ہوں۔ میں برہمہ سے جدا ہوں۔ اُس وقت اُس کو دُکھ ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے۔ میں اُپاسنا کر کے برہمہ کو پراپت ہو کر آنند ہونگا۔ اور جب یہ

بھرم جاتا رہتا ہے وہ خوش ہو کر کہہ اُٹھتا ہے۔ مجھ کو بھرم تھا۔ میں آنند سروپ ہوں۔ اِسی طرح

دوسری مثال۔ کسی طالبعلم کو کسی سوال کا جواب معلوم نہیں۔ اُس کو اگیان ہے۔ آخر اُس نے کوشش کی خواہ گورو کے اشارہ سے۔ اُس نے اپنے دل کے پردہ میں گھس کر اُس سوال کا پتہ پالیا اور خوش ہو گیا۔ جواب تو پہلے ہی سے اُس کے دل میں موجود تھا صرف اگیان حاصل ہو رہا تھا۔ اس لئے اُس کو سمجھ نہیں تھی۔ ایسے ہی جیو کو پراپت یعنی حاصل ہوئی ہوئی چیز کی خواہش ہوتی ہے +

تیسری مثال۔ رسّی کو دیکھ کر سانپ کا بھرم ہو گیا۔ ڈر سے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے۔ اب سانپ کی نورتی ہے۔ سانپ اصل میں تھا ہی نہیں نورتی تھی۔ مگر رسّی کے گیان سے اُسکی نورتی ہو گئی۔ اِسی طرح نورت ہوئی ہوئی چیز کے نورتی کی بھی خواہش بھی ممکن ہے یہ سنسار نت نورت ہے۔ وہ تینوں کال میں اُست ہے مگر اس سے رسّی کے سانپ کی طرح نورتی کی اِچھیا ہوتی ہے۔ اور چونکہ ویدانت گرنتھ اس کے حاصل کرنے میں مددگار ہوتا ہے اس لئے اُس کی ضرورت ہے +

اعتراض۔ جگت کی نورتی اور پرمانند کی پراپتی گرنتھ کا پریوجن بتایا گیا ہے نورتی ناش کو کہتے ہیں پراپتی حاصل ہونے کو بولتے ہیں۔ ناش ہونا نفی ہے حاصل ہونا اثبات ہے۔ نورتی ابھاو ہے۔ پراپتی بھاو ہے۔ پھر ایک ہی چیز کے لئے ایک ہی وقت میں بھاو۔ ابھاو۔ نفی و اثبات کے اصطلاحات کیسے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کے ضد ہیں۔ اس لئے گرنتھ کے پریوجن میں قصور آتا ہے +

جواب - جس کو جگت کی نِورتی کہی گئی وہ ادھشٹان سے جدا نہیں تھی
ادھشٹان آدھار کو بولتے ہیں ۔ رسّی ادھشٹان ہے اُس سے سانپ کا بھرم ہُوا
جو رسّی کے گیان سے جاتا رہا - اسی طرح برہم ادھشٹان یعنی آدھار ہے اُس
کے آسرے سنسار کا بھرم ہو رہا ہے - بھرم یا فرض کی ہوئی چیز کی نِورتی
اصل میں ادھشٹان روپ ہوتی ہے - اُس سے علیحدہ نہیں ہوتی - اس
لئے گرنتھ کا پریوجن سدّھ ہے +

شاکھا پرتھم جو پڑھیں - شرّدھا بھکتی سمیت
گورو کرپا سے وہ لہیں - سُکھ سادھن کو ھیت
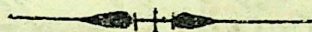
دوسری شاکھا

انوبندھ کا کھنڈن منڈن

پہلی شاکھا میں انوبندھ کا بیان آیا ہے - وہ بیان بالکل اختصار کے ساتھ ہے ممکن ہے کہ کسی کو اُس کے متعلق شکوک و شبہے پیدا ہوں - اسلئے اس شاکھا میں انوبندھ کی مزید صراحت و تشریح کی نظر سے خود اعتراضات قائم کرکے اُن کے جواب دینے کی کوشش کی جائیگی تاکہ مطالعہ کرنیوالوں کے دل میں سچائی کے لئے جگہ حاصل ہو +

فصل پہلی

ادھکاری کا کھنڈن منڈن

پہلا اعتراض - یہ کہا گیا ہے کہ جڑ سہت اگیان کی نورتی کی خواہش ادھکاری میں ہوتی ہے - مگر یہ بات صحیح نہیں ہے - آدمی صرف دکھوں کی نورتی چاہتا ہے دُکھ تین طرح کے ہیں - ادھی دیوک - ادھی بھوتک - ادھیاتمک - جو دُکھ کہ دیوتاؤں یعنی قدرت کی طاقتوں سے ہوتا ہے وہ ادھی دیوک کہلاتا ہے - مثلاً سورج کی گرمی - بجلی کی زد - ہوا کی تیزی - آگ کی گرمی - پانی کی سردی وغیرہ وغیرہ - جو دُکھ بھوت یعنی پرانیوں سے ہوتا ہے وہ ادھی بھوتک کہلاتا ہے - مثلاً دشمن کا ظلم چور کی چوری - سانپ کا ڈسنا - بچھو کا زخم وغیرہ - اور اسی طرح جو دُکھ دل و جسم سے تعلق رکھتا ہے وہ ادھیاتمک ہے مثلاً مرض - بھوک - پیاس - خوف و خطر کا خیال وغیرہ وغیرہ - یہ تین طرح کے دُکھ عام ہیں - پرانی ان کا دفعیہ چاہتے

ہیں اگیان کا دفیعہ نہیں چاہتے ۔ اِن دُکھوں کا دفیعہ خارجی تدبیروں سے ممکن ہے۔ مثلاً اگر دھوپ سے بیمار ہو جانے کا خوف ہے تو چھاتا لگالے۔ اگر چور کے چوری کا ڈر ہے مکان اچھا بنالے چوکیدار مقرر کرلے ۔ اگر بیماری ہے حکیم کے طرف رجوع کرے۔ اگر بھوک ہے کھانا کھالے ۔ اِن دُکھوں کا دفیعہ اس طرح ممکن ہے کوئی شخص اصل اگیان کا مول سہت دفیعہ نہیں چاہتا۔ یہ موکش کا پہلا انش تھا سو غلط ٹھہرا۔ اور

دوسرا اعتراض موکش کا دوسرا انش برہمہ کی پراپتی ہے۔ اُس کی بھی کسی کو خواہش نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جس چیز کو کسی نے دیکھا ہے۔ انبھو کیا ہے۔ جس کی لذّت لی ہے اُسی کی خواہش ہوتی ہے برہمہ کو من ۔ اور اِندریوں سے کوئی نہیں جان سکتا اس لئے اس کی خواہش غیر ممکن ہے ۔ مثلاً کوئی چیز غیر ملک میں پیدا ہوئی ہے ہم نے نہ کبھی اُس کو دیکھا نہ چکھا۔ اُس کی خواہش نہیں ہوتی۔ اسی طرح برہمہ کا حال ہے۔ ویدانت کے سُننے سے پہلے کسی نے برہمہ کا نام تک نہیں سُنا تھا۔ پھر کون کیسے ادھکاری ہو سکتا ہے اور کس طرح مموکشو یعنی موکش کا خواہشمند کہا جا سکتا ہے۔ اور جب مموکشو ہونا غیر ممکن ہے تو ویراگ وغیرہ جو سادھن کی جڑیں ہی کٹ گئی۔ اُن کی نسبت کیا اعتراض کیا جائے +

تیسرا اعتراض۔ اس کے سوا۔ اگر پرانی کو کسی بات کی خواہش ہوتی ہے تو وہ لذّات نفسانی یعنی اِندری بھوگ اور وِلاس ہے۔ کوئی شخص لوک کا بھوگ چاہتا ہے ۔ کوئی پرلوک کا بھوگ چاہتا ہے۔ اور انہیں بھوگوں کے لئے سب مختلف قسم کی محنت و مشقت کرتے ہیں۔ موکش میں بھوگ نہیں ہے اس لئے موکش کی خواہش کسی کو نہیں اور نہ کسی کو ویراگ وغیرہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے کوئی بھی ادھکاری نہیں۔ اور جب ادھکاری نہیں تو پھر گرنتھ کا لکھنا بے سود ہے

فضول ہے +

پہلے اعتراض کا جواب- سُنو- تم نے یہ اعتراض کیا کہ دُکھوں کے دور کرنے کی خارجی تدبیریں ہیں- اس لئے- مول سہت اگیان کی نِورتی کوئی نہیں چاہتا- اب ذرا غور کرو- دُکھوں کی نِورتی خارجی تدبیروں سے اگر ہو سکتی ہے تو صرف عارضی طور پر- ہمیشہ کے لئے نہیں- اگر ہمیشہ کے لئے دُکھ دور ہو جائیں تو بیشک اگیان کی نورتی کی ضرورت کیا ہے- مگر ہم دیکھتے ہیں تم کو آج بھوک لگی تم نے کھانا کھا کر بھوک کے دُکھ کو دُور کر دیا- مگر کل پھر بھوک لگیگی- بھوک کے دُکھ کا ہمیشہ کے لئے تو دفیعہ نہیں ہُؤا- اسی طرح مرض گو عارضی طور پر حکیم کے علاج سے دُور ہو جائے مگر کون جرأت کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ وہ پھر نہ ہوگا- یا اُس کا خوف نہیں ہے- اسی طرح ادھی دیوک دُکھ و ادھی بھوتک دُکھوں کا حال ہے- وہ تھوڑی دیر کے لئے دُور ہو گئے- مگر پھر دوسری دفعہ آموجود ہوئے- اس لئے اُن کی نِورتی ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتی- اسی وجہ سے مُول سہت اگیان کے نِورتی کی ضرورت ہے- کیونکہ دُکھ کا اصلی سبب اگیان ہے- اور اگیان ہی سے اِس سنسار کا پرپنچ پیدا ہوتا ہے- اس لئے اگر اُس کی جڑ کاٹ دیجائے تو پھر کبھی دُکھ نہ ہو- جب جڑ ہی نہ رہی تب پھر اُس میں گُلّے نہیں پھوٹتے- ناج کو بھسم کر دیا گیا تو پھر درخت پیدا کرنے کا سنسکار جاتا رہا- اس لئے جب اگیان دُور ہو گیا تو پھر دُکھ کا خوف بھی ہمیشہ کے لئے جاتا رہا +

ایک مرتبہ کا ذکر ہے- نارد جی سنت کُمار کے پاس گئے- اور نمسکار کر کے کہنے لگے- بھگون! جو آتم گیانی پورش ہیں اُن کو شوک نہیں ستاتا- مجھ میں شوک ہے- اسلئے میں اگیانی ہوں- آپ ایسا اُپدیش دیجئے- جس سے میرا

اگیان دور ہو +

سنت کمار بولے - اے نارد! برہمہ میں شوک نہیں ہے - برہمہ کے سوا اور سب ہیچ ہے اور دُکھ کا کارن ہے - اس لئے برہمہ کے سوا جو کچھ ہے اُس کی نورتی ہو جانے سے قاعدہ کے ساتھ سب کی نورتی ہو جاتی ہے اس لئے انتیت نورتی کے لئے مول سہت اگیان کی نورتی کی اِچھیا ہوتی ہے اس لئے موکش کا پہلا انش غیر ممکن نہیں ہے +

دوسرے اعتراض کا جواب - تم نے کہا ہے جو چیز دیکھنے - چکھنے اور انبھو کرنے میں آئی ہے اُسی کی خواہش ہوتی ہے - برہمہ کو نہ دیکھا گیا نہ سُنا گیا نہ انبھو کیا گیا - اس لئے موکش کا دوسرا انش یعنی برہمہ کی پراپتی غیر ممکن ہے - سُنو - برہمہ کیا ہے؟ برہمہ اصل میں سُکھ ہے - برہمہ سُکھ سروپ ہے اُس کا انبھو سب نے کیا ہے "برہمہ نت سُکھ سروپ" کہا جاتا ہے - سد شاستر ایسا کہتے ہیں اس لئے برہمہ کی خواہش سب کو ہونی ممکن ہے - برہمہ کو تم چاہے جس لفظ سے کہو اس کا مضائقہ نہیں مگر وہ سُکھ سروپ ہے اس لئے جن کو سمجھ ہے وہ اصلیت کو جانتے ہیں اور اس لئے برہمہ کی پراپتی یعنی نت سُکھ کے پانے کی خواہش سب میں ہے اس لئے موکش کا دوسرا انش ممکن ہے غیر ممکن نہیں ہے +

تیسرے اعتراض کا جواب - تم کہتے ہو ہر شخص کو وِشے بھوگ یعنی لذات نفسانی کی خواہش ہوتی ہے - اس میں تمہاری غلطی ہے - لوگوں کے دل میں داخل ہو کر اگر دیکھا جائے تو لذاتِ نفسانی کی نہیں بلکہ سُکھ کی خواہش ہے - اور چونکہ سُکھ کی خواہش ہے اس لئے ادھکاری کا ابھاو نہیں ہے - اور تمہارا اعتراض غلط ہے +

دوسری فصل

وِشے کھنڈن اور منڈن

اعتراض - یہ کہا گیا ہے کہ ویدانت گرنتھ کا مضمون یہ ہے کہ "جیو اور برہمہ ایک ہے" یہ غلط ہے کیونکہ جیو اور برہمہ میں بہت فرق ہے - پہلا فرق یہ ہے کہ جیو میں پانچ کلیش ہیں برہمہ میں پانچ کلیش (دُکھ) نہیں ہیں - پانچ کلیش یہ ہیں (۱) اَوِدیا (اگیان) (۲) اَسمتا (غرور) (۳) راگ (تعلق) (۴) دویش (نفرت) (۵) ابھی نویش (مرنیکا ڈر) +

دوسرا فرق یہ ہے کہ برہمہ ایک ہے - جیو انیک یعنی کئی ہیں +

تیسرا فرق یہ ہے کہ برہمہ ویاپک سروگیہ اور محیط کُل ہے - جیو محدود الپگیہ اور ایک ستھانی ہے +

اعتراض کا جواب - جیو میں کلیش ہے اور برہمہ میں کلیش نہیں ہے یہ سچ ہے - مگر یہاں جیو سے مراد کرتا بھوگتا پنے سے نہیں ہے - صرف ساکشی سے ہے - ساکشی اور برہمہ کا فرق نہیں ہے جو ساکشی ہے وہی برہمہ ہے - بھوگتا اور کرتا پنا بھرم ماتر ہے - اس لئے اُس کا برہمہ سے ہمیشہ بھید ہے - چیتن ایک ہی ہے - انتھہ کرن کی اُپادھی کی وجہ سے چیتن میں فرق ہے - کرتا بھوکتا پنا انتھہ کرن کا دھرم ہے - ساکشی کا نہیں ہے اور اس لئے اصلیت کے نگاہ سے ساکشی اور برہمہ میں بھید نہیں ہے مثلاً ایک شیشیہ کا پانی سُرخ ہے دوسرے میں سفید نظر آتا ہے اب دیکھو پانی دونوں شیشوں کے ایک روپ ہیں مگر ایک میں رنگ کی اُپادھی کی وجہ سے سُرخی نظر آتی ہے دوسرے میں نہیں ہے - ساکشی اُس چیتن

ماتر ورتی کو کہتے ہیں جو انتہ کرن میں ہے - جتنی دور انتہ کرن ہے - اُتنی جگہ چیتن جہاں تک ویاپک ہے اُسی کو ساکشی کہتے ہیں - اس ساکشی کو انتہ کرن دکھاتا ہے اور ساتھ ہی اپنے آپ کو بھی ظاہر کرتا ہے - اور جہاں تک جس دیش میں انتہ کرن اپنے ساتھ چیتن کو دکھاتا ہے اُسی چیتن کو ساکشی کہتے ہیں - یہ ساکشی برہمہ سے کبھی مختلف نہیں ہے اور اسلئے اس میں بھی دُکھ نہیں ہے +

برہمہ ایک اور جیو انیک ہیں یہ بھی سچ ہے مگر یہاں جیو پنا کے انگ کو چھوڑ کر صرف چیتن انگ کو لیا گیا ہے - اگر جیو پنے سے انتہ کرن کا خیال نظر انداز کر دیا جائے تو پھر اُس میں ایک اور دو کا سوال کبھی نہ پیدا ہوگا - مثلاً ایک سمندر ہے - اس میں لہریں اُٹھ رہی ہیں - لہروں میں اور سمندر میں صرف یہ بھید ہے کہ سمندر ایک رس ہے - لہریں اُٹھا کرتی ہیں - اگر اِس اُٹھنے کے خیال کو علیحدہ کر دو - تو پھر سمندر اور لہر میں فرق نہ ہوگا - اور نہ تم اُن کو ایک دو کہہ سکوگے - اسی طرح سمجھو کہ ایک حوض ہے - اُس میں پانی بھرا ہے - اُس کے کسی گوشہ میں شکر ہے - وہاں کا پانی میٹھا ہے - دوسری جگہ نمک ہے اُس جگہ پانی نمکین ہے - تیسری جگہ کیچڑ ہے اُس جگہ کا پانی گندہ ہے - اب دیکھو پانی میں تو کہیں بھی بھید نہیں ہے بھید صرف اُپادھی کا ہے - شکر - نمک اور مٹی کا خیال اگر علیحدہ کر لو تو سارا پانی ابھید معلوم ہوگا - اسی طرح چیتن تو ٹھیک ہے انتہ کرن کی اُپادھی سے اُس میں بھید پرتیت ہوتا ہے - اِس اُپادھی کے خیال کے علیحدہ ہوتے ہی چیتن کی ایکتا پرتیت ہونے لگتی ہے اسی طرح

برہمہ کے سروگیہ اور جیو کے الپگیہ ہونے کا خیال ہے - برہمہ لامحدود ہے جیو محدود ہے اِس میں ذرا بھی شک نہیں - مگر یہ بھی صرف اُپادھی کی نظر سے کہا گیا ہے - اُپادھی کے دور ہو جانے سے پھر محدود اور لامحدود کا خیال خود بخود جاتا رہتا ہے +

"ساکشی" لفظ کا استعمال بھی صرف انتھہ کرن کی اُپادھی کی وجہ سے ہوا ہے اور اسی وجہ سے ساکشی کو جیو پد کا لکش کہتے ہیں ورنہ اصل میں وہ برہمہ سے علیحدہ نہیں ہے - اس لئے جیو برہمہ کی ایکتا جو گرنتھ کا وِشے ہے بنتی ہے اور اُس میں نقص نہیں آتا +

تیسری فصل

پریوجن - کھنڈن - منڈن

اعتراض - ویدانت گرنتھ کا پریوجن یعنی مقصد یہ ہے کہ گیان سے بندھ کی نورتی ہو - لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بندھ بھرم ماتر ہے - اہنکار - بُدھی - اِندریوں کے کاروبار کو بھرم کہا گیا ہے - اگر یہ فرضی ہوتے - تو گیان سے اِن کا دور ہونا ممکن تھا - مگر یہ جھوٹے نہیں سچے ہیں - اس لئے اِن کا دفعیہ گیان سے غیر ممکن ہے - جیسے رسّی میں بھرم کی وجہ سے سانپ نظر آنے لگا - اصل میں سانپ نہیں تھا - سانپ کا رسّی میں صرف بھرم ہوا تھا - اس لئے جب رسّی کا گیان ہوا سانپ کا بھرم جاتا رہا - یہاں وہ بات نہیں ہے - بندھ سچّا پرتیت ہوتا ہے - اس لئے پریوجن کا مضمون قابلِ اعتراض بن جاتا ہے +

اعتراض کا جواب - بھرم تو ہونا ہے - اِس سے اِنکار نہیں ہے

سوال صرف یہ ہے کہ بھرم کے معاملہ میں جو اعتراض کیا جا رہا ہے وہ آیا بھرم سے دور ہونے کی حالت میں ہے یا بھرم کی حالت میں ہے - یعنی جو شخص گفتگو کر رہا ہے وہ بھرم کے زیر اثر ہے یا بھرم کے پردوں کو دور کر رکھا ہے - اگر وہ بھرم کے زیر اثر ہے تو اُس کا کہنا سننا بھی بھرم سے خالی نہ ہوگا - جیسے ایک شخص نے رسّی کو سانپ سمجھ رکھا ہے - اُس کو ہزار سمجھاؤ - جب تک وہ بھرم کے زیر اثر ہے رسّی کو سانپ ہی کہتا رہیگا - اس کی تدبیر صرف یہ ہے کہ آہستہ آہستہ اُس کو یقین دلایا جائے - اُس وقت اُس کا بھرم خود دور ہو جائیگا - اور وہ ترکیب ویدانت ہے +

مثلاً ایک آدمی کو اپنے لڑکے کا بڑا پریم ہے - وہ لڑکے کو اپنا سمجھ رہا ہے اور اُس کے دُکھ میں دُکھی اور اُس کے سُکھ میں سُکھی ہے - لڑکے کے ساتھ اس قسم کا گہرا تعلق رکھنا بھرم ماتر ہے - کیونکہ لڑکا کسی نہ کسی وقت اُس سے جُدا ہو جائیگا - اس لئے اُس کا لڑکے کو اپنا سمجھ کر گلے کا تعویذ بنا رکھنا اگر بھرم نہیں تو کیا ہے ؟ مگر جب تک اُس کو بھرم ہے وہ اس کو نہیں یا لڑکے کو اپنا ہی کہتا - سمجھتا اور سوچتا رہیگا - اُسی طرح اس سنسار کے بھرم کا حال ہے - چونکہ تم بھرم میں ہو - اس وجہ سے حقیقت پر جو پردہ فرضی طور پر پڑ گیا ہے وہ نہیں اُٹھتا - اور اُسی کے زیر اثر باتیں ہو رہی ہیں - اس سے چھٹکارا پانے کی تدبیر - سوادھیاۓ یعنی گرنتھ کا مطالعہ کرنا ہے - اور اس لئے گرنتھ کے پریوجن میں کوئی عیب نہیں آتا +

دوسرا اعتراض :- اگر کرم سے موکش کی خواہش کی جائے تو اس سے کیا ہرج ہوتا ہے کیونکہ کرم سے سارے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں کرم دو طرح کے ہیں ایک وِدھت - دوسرے نشدھ - وِدھت کرم جائز کرم کو کہتے ہیں جس کا حکم شاستروں میں ہے - نشدھ

کرم وہ جس کا حکم وید و شاستر نہیں دیتے اور جس کا کرنا ناجائز ہے +

وِھِت کرم چار قسم کا ہے - پرائشچت - کامیہ - نیمتک اور نتیہ +

جو پاپ کے دور کرنے کے لئے کرم کیا جاتا ہے وہ پرائشچت ہے جیسے اگر کسی یوگی نے روپیہ لیا ہے تو وہ اس کو ترک کردے اور آئندہ کے لئے قسم کھالے کہ اب ایسا نہ کرونگا اور فاقہ تپ وغیرہ کرے یہ پرائشچت کرم ہے +

جو کسی خاص پھل کے لئے کرم کیا جاتا ہے وہ کامیہ ہے - جیسے بارش کے لئے یگیہ کرنا یا دیوتاؤں کے لوک میں پیدا ہونے یا سُورگ پراپتی کے لئے سادھن کرنا - یہ کامیہ کرم ہیں +

جس کرم کے نہ کرنے سے پاپ ہوتا ہے اور کرنے سے پُن نہیں ہوتا وہ نیمتک کرم ہے جیسے قومی بہتری کی کوشش - علمی ترقی کی کوشش بڑوں کی تعظیم - وغیرہ وغیرہ اور -

جس کے نہ کرنے سے پاپ ہوتا ہے اور کرنے سے پھل نہیں ملتا - مگر ہمیشہ کیا جاتا ہے وہ نِت کرم ہے - جیسے سنان، سندھیا وغیرہ +

اس طرح اِن چاروں کو نِشِدھ یعنی ناجائز کرم کے ساتھ ملا دینے سے کرم کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں +

اب جس کو خواہش مُکتی کی ہو وہ کامیہ اور نِشِدھ کرم نہ کرے کیونکہ کامیہ کرم اچھے پھل اور نِشِدھ کرم بُرے پھل دینے سے باز نہ رہیں گے - وہ اِن دونوں کو ترک کردے - نِت کرم ہمیشہ کرے اور نیمتک کرم کی جب ضرورت ہو - کیونکہ ان کے نہ کرنے سے پاپ ہوگا اور پاپ کا پھل نرگ ہے - اسلئے ان کو ترک نہ کرے - اِن کے کرنے سے پُن نہ ہوگا اور کرنے سے پاپ نہ

ہوگا - اور اگر کبھی نشدّھ کرم کرچکا ہے تو اُس کے لئے پرائشچت کرم کیا کرے تاکہ اُس کے پاپ سے چھٹکارا ہو جائے - اس طرح زندگی بھر کرم کرتے رہنے سے ایک دن مُکتی ہو جائیگی اور جنم مرن سے چھٹکارا ملجائیگا - کیونکہ اُس سے آگے کے لئے تو کوئی کام ہوتا نہیں جو جنم کا کارن ہو - اور وہ ساتھ ساتھ پاپ کرم کا پرائشچت[1] بھی کرتا جاتا ہے - اس لئے جب کرم سے مُکتی ہوسکتی ہے تو پھر گرنتھ اور اُس کے گیان کا کیا پریوجن رہا +

اعتراض کا جواب - کرم کا پھل تو ضرور ہی ہوتا ہے - اِس میں شک نہیں کہ نشکام کرم سے انتہ کرن کی شُدھی ہوتی ہے اور وہ شُدّھی گیان کا ادھکاری بناتی ہے اور گیان کی پراپتی میں سہایک ہوتی ہے لیکن نِتّ اور نیمتک کرم کے پھلوں کو کیا کروگے - کیونکہ اِن کے کرنے سے بھی اُتم لوک پراپت ہونگے - کیونکہ تمہارا یہ کہنا کہ نِتّ نیمتک کرم کرنے سے پُن نہیں ہوتا غلط ہے - اگر یہ صحیح مان لیا جائے تو پھر ہستی سے نیستی کا ہونا امر لازمی ہو جائیگا - پُن اُس سے ضرور ہوتا ہے اور یہ پُن اُتم لوک کا ادھکاری بنا لیتا ہے - سادھارن ریتی سے دیکھو جو نہاتا دھوتا اور صفائی سے رہتا ہے اُس کو اچھے آدمی پسند کرتے ہیں اس لئے اُس کو اچھے آدمیوں کی صحبت ملتی ہے - جب اس دُنیا میں نہانے دھونے کا پھل پرتیکش نظر آ رہا ہے تو پرلوک کیوں نہ ہوگا +

---

[1] پرائشچت دو قسم کی ہیں ایک سادھارن - دوسری اسادھارن - سادھارن پرائشچت سے سادھارن پاپ دور ہوتے ہیں - اسادھارن پرائشچت سے اسادھارن پاپ سے نورتی ہوتی ہے +

دوسرے یہ کہنا کہ نشکام کرم کرنے سے کامیہ کرم کا پھل نہ ہوگا۔سخت غلطی ہے۔کیونکہ اگر اس کو صحیح مان لیا جائے تو پھر نشدھ اور ناجائز کرم کرنے سے کسی کو تکلیف یا سزا نہ ملنی چاہیئے۔کیونکہ بُرا کرم کرتے ہوئے بھی کوئی شخص دُکھ کی خواہش نہیں کرتا۔خواہش ہو یا نہ ہو۔کرم کا پھل ضرور ہوتا ہے۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ کامیۂ کرم کے نشکام کرنے سے انتہ کرن شُدھ ہوتا ہے ویسے شُدھ نہیں ہوتا +

اس لئے مُکتی کرم سے نہیں ہوتی۔مُکتی گیان ہی سے ہوتی۔یہ سارے شاستروں کا مت ہے۔اس لئے گرنتھ کے پریوجن میں فرق نہیں آتا +

چوتھی فصل

سنبندھ منڈن

اور جب ادھکاری کا منڈن ہوگیا۔پریوجن کی سدّھی کردی گئی۔ اور وشے (مضمون) کی ضرورت بتادیگئی تو پھر اُن کے درمیان جو نسبتیں اور تعلقات ہیں اُن کا خود ہی منڈن ہوگیا۔زیادہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے +

جو اِس شاکھا کو پڑھے۔ اتھوا سُنے سپریم
گورو کرپا سے وہ لہے۔ پُورن کوشل اور چھیم

تیسری شاکھا

گورو ششیہ لکشن وغیرہ

پہلی فصل

گورو کی مہما اور لکشن

ویدانت گرنتھ جہاں تک ممکن ہو۔ یونہی نہ پڑھے۔ بلکہ گورو دوارا
پڑھنے کا یتن کرے۔ جو لوگ، حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ وہ اس بات پر
ہنستے ہیں۔ مگر یہ سچی بات ہے۔ گورو کے زبان سے سُننے کا پھل اور ہوتا
ہے۔ آپ پڑھنے کا پھل اور ہوتا ہے۔ گورو کے زبان سے سُننے پر
گورو متا آتی ہے۔ اپنے آپ پڑھنے سے آدمی من مت ہوتا ہے۔ گورو
مت سے میرا تیرا پنا کا عیب دور ہو جاتا ہے۔ من مت سے میرا تیرا
پنا بہت بڑھتا ہے۔ اور شاستر کے سوادھیائے کا جو ادیش ہے پراپت
نہیں ہوتا +

شاستر کا اپنے آپ پڑھنا اس طرح ہے جیسے کوئی سمندر کا کھارا
جل پیتا ہے۔ جل میں مٹھاس پرتیت نہیں ہوتی۔ نہ پیاس بُجھتی ہے
بلکہ برعکس اس کے طبیعت بگڑ جاتی ہے اور مزہ بھی کرکرا ہو جاتا ہے۔
اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جل نقصان کر جائے۔ لیکن اگر وہی شاستر گورو

دوارا پڑھا جائے تو اُس کا پھل ویسا ہی ہوتا ہے - جیسے بادل دوارا جل پینے کا ہے - بادل سمندر کے میٹھے جل کو کھینچ لیتے ہیں - اُس کے نمکین خواص سے ذرا بھی تعلق نہیں رکھتے اور وہ جل جب برستا ہے - سارا سنسار ترپت ہو جاتا ہے - کھیتی لہلہانے لگتی ہے اور جی خوش ہو جاتا ہے - شاستر سمندر ہے - شاستر کا دِشے سمندر کا جل ہے - بادل گورو کا مُکھ ہے +

جس کسی نے کٹھل کا پھل نہیں کھایا - اگر وہ پھل اُس کو دیدیا جائے تو اُس کے کانٹے گڑینگے اور وہ پریشان ہوکر اُس کو نہ کھا سکیگا - لیکن اگر کسی واقف کار کے ہاتھ سے اُس کو کٹھل سے بیچ کے کوئے کھانے کو مل جائیں تو اُس کو سیری ہوگی اور وہ خوش ہوگا - اِسی طرح ویدانت شاستر کے سواد جیبا کا حال ہے +

وِدیا دو طرح کے کہے گئے ہیں - اپرا - اور پرا - تمام دُنیاوی وِدیا علوم فلسفہ - شاعری - علم عروض یہ سب اپرا وِدیا ہیں - ویدانت پرا وِدیا ہے - سینہ بہ سینہ آیا ہے - جہاں گورو شِشیہ سمپردا کا وچار نہیں رہتا - وہاں ویدانت کا پورا مقصد حاصل نہیں ہوتا - محض کتابوں کے پڑھنے والے واچک گیانی ہو جاتے ہیں اور شاستر کا سار اُن کے ہاتھ نہیں آتا - اِس بات کی مطلق ضرورت نہیں ہے کہ آدمی خواہ مخواہ بہت سی کتابیں پڑھے - ویدانت کا علم اگر گورو دوارا پراپت کیا جائے تو صرف مہاواکیہ کا سُننا ہی کافی ہے - اور ادھکاری خود اصلیت کا انبھو کرنے لگیگا - اور اُس میں برہما آکار ورتی پیدا ہوکر شانتی کا کارن بنیگی - دوسری طرح اگر من مُکھ ہوکر ہزاروں کتابیں پڑھ جائے تب بھی وہ

پھل نہیں پراپت ہو سکیگا +

اور اِس کا سبب ہے - گورو اُس کو کہتے ہیں جس نے ویدانت کے آشے کو پریکٹش کیا ہے - برہمہ میں اُس کی نیشٹا ہے - شاستر کا جاننے والا ہے - وید کے ظاہری اور باطنی مطلب کو سمجھتا ہے - اور جو نہ صرف چیلے کے شک و شبھوں کے دور کرنے کی لیاقت رکھتا ہے - بلکہ جس طرح سے اُس نے خود انبھو کیا ہے - اُسی طرح اپنے لفظوں کی مدد سے دوسروں کو انبھو کرا سکتا ہے +

شاگرد کے دل میں پانچ قسم کے بھید یعنی شبہ پیدا کرنے والے خیالات ہُوا کرتے ہیں - گورو وہ ہے جو ان پر اچھی طرح قادر ہو - اور اپنی دلیل سے جس میں پنچ انبھو بھی شامل ہو - چیلے کے اعتراضات کو دور کر سکے - پانچ طرح کے بھید یہ ہیں :-

جیو اور ایشور کا بھید - جیوں کا آپس کا بھید - جیو اور جڑ کا بھید - ایشور اور جڑ کا بھید - جڑ اور جڑ کا بھید +

جو ان پانچ بھیدوں سے واقف نہیں ہے وہ اعتراضات کو دور کر کے ویدانت پد کو نہیں درسا سکتا - اور نہ ادویت برہمہ کو لکھا سکتا ہے ویدانت کے اُپدیش کرنے کا ادھکاری صرف وہ آچاریہ ہے جو ویدانت کا عملی اور مجسم سروپ بنا ہو - جس میں یہ بات نہ ہو وہ نہ آچاریہ ہے نہ آچاریہ کہلانے کے قابل ہے - اور اُس سے ویدانت پڑھنے کا لابھ نہ ملیگا +

بات تو ایک ہی ہے - جو بات ایک نادان کہتا ہے وہی ایک سیانا بھی کہتا ہے - مگر نادان اور سیانے کے بات کے اثر میں فرق ہوتا ہے

ناحاق کو اُس بات کی کمائی کرنے کا موقع نہیں ملا دانا شخص عامل ہوتا ہے اور اس لئے اُس کی بات اس طرح سُننے والے کے دل میں گڑ جاتی ہے جیسے سچے نشانہ باز کا تیر نشانہ پر لگتا ہے +

اگر کوئی شخص کسی جگہ پتھر کا گولہ چلا دے تو اُس کا اثر کم ہوگا - لیکن اگر وہی گولا توپ کے مُنہ سے ہوکر آویگا تو نہ صرف دس بیس آدمیوں کو جان سے ہلاک کر دیگا - بلکہ درخت اور دیوار کو توڑ دیگا اور زمین ہلجائیگی - اسی طرح ایک عمل کرنیوالے گورو کا کلام ہوتا ہے - اُس کی بات جو نکلتی ہے دل سے نکلتی ہے اور اُس میں وہ طاقت پوری ہوتی ہے جو اُس بات سے مخصوص ہے - کیونکہ وہ ایک انبھوی پُرش کی بانی ہے +

جو برہم کو پہچانتا ہے اُس میں اور برہم میں بھید نہیں ہے وہ برہم کا روپ ہے اور اس لئے اُس کے ہردے سے جو شبد نکلیں گے وہ اگیان کے پردوں کے پھاڑنے والے ہونگے - اور سُننے والے کے دل میں بلا تردد اپنا خاص مطلب ذہن نشین کرا سکیں گے - یہاں صرف یُکتی ددلیل ہی سے کام نہ لیا جائیگا - بلکہ ساتھ ہی انبھو شامل ہوگا اور یہ سبب ہے کہ اس طرح اُس کے مدد سے سوادھیاء کرنے میں خاص قسم کا فائدہ حاصل ہوگا +

فصل دوسری

ششیہ کا لکشن اور سیوا کا ڈھنگ

جس طرح گورو کا لکشن اوپر بیان کیا گیا ویسے ہی شاگرد میں

بھی خاص طرح کے لکشن ہوتے ہیں +

سب سے بڑا لکشن یہ ہے کہ اُس میں سچائی کی پیاس ہو - اور وہ سچائی کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو - گورو کی خدمت کرنے کا وہ اس طرح شائق ہو - گویا خود ایشور کی خدمت کر رہا ہے +

اس کا مطلب یہ ہے کہ گورو اور ششیہ میں ایک خاص قسم کی ہمدردی کی ضرورت ہے - اگر ایک میں گیان دینے کی قابلیت ہو تو دوسرے میں اُس کے لینے اور جذب کرنے کی بھی لیاقت ہو - اِسی قابلیت اور لیاقت کو سنسکار اور ادھکار کہتے ہیں - اگر توپ کا گولہ چلا جائے اور نشانہ کی جگہ ایسی نہ ہو کہ وہ اُس کو توڑ سکے تو نتیجہ خاطر خواہ نہ ہوگا - اس لئے ان کے درمیان ہمدردی کی ضرورت ہے +

اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ چیلا بڑا شردھاوان ہو - اگر شردھا نہیں ہے تو گورو کے بچنوں کو قبول نہ کرسکیگا - اس شردھا کے بھی کئی درجے ہوتے ہیں اعلےٰ - اوسط - ادنےٰ - اور اگر وہ کمی بیشی کے ساتھ ہے تو چنداں مضائقہ نہیں - اگر بالکل شردھا نہ ہوگی تو پھر وہاں نہ تو پرمارتھ کی چاہ ہوگی نہ اُس میں گیان کا ادھکار ہی ہوگا +

پہلے زمانہ میں جس طرح گورو کے پاس جاکر چیلے اپنی زندگی بسر کرتے تھے اب اُس کا وقت نہیں رہا ہے اور نہ اُس قاعدہ پر عملدرآمد ممکن ہے - زمانہ بدل گیا - اُس کے ساتھ ضرورتیں اور سامان بھی بدل گئے - اس لئے اب اُن اُصول کی تلقین میں دِقّت ہوگی - اس زمانہ کے لئے ضروری بات یہ ہے کہ سب سے پہلے جس شخص سے ویدانت مطالعہ کرنے کا شوق ہو اُس کی روحانیت اور اخلاقی حالت کی طرف سے کسی قد

واقفیت پیدا کرے اور پھر اُس کے پاس چند روز رہکر ست سنگ کرے اور جہاں تک ممکن ہو اُس کی خدمت بھی بجا لائے تاکہ باہمی ہمدردی کا مادہ پیدا ہو - خدمت کے اصطلاح کو کسی طرح کی خود غرضی یا نمائش کے معنی میں تاویل کرنا سخت غلطی ہوگی - کیونکہ برہم نشٹ گورو ان بیہودہ خیالات سے آزاد ہوتے ہیں - خدمت کرنے یا کرانے کا مقصد صرف باہمی ہمدردی پیدا کرنا ہے تاکہ دونوں کے دل ایک ہو جائیں - اور جب چند روز کے ست سنگ اور خدمت سے یہ کیفیت حاصل ہو جائیگی - پھر ششیہ کو جو اُپدیش کیا جائیگا وہ نتیجہ بخش ثابت ہوگا اور وہ کرتیہ کرتیہ ہوکر آنند کو پراپت کریگا +

جو اعلےٰ درجہ کے معنے میں اُتم ادھکاری چیلے ہوتے ہیں - اُن کے دل میں سچائی بہت آسانی سے جگہ کر لیتی ہے - جو اوسط درجہ کے یعنی مدہم ہوتے ہیں اُن کو کچھ دلیل اور یُکتی کے ساتھ تعلیم دیجاتی ہے - مگر جو کنشٹ یعنی ادنےٰ درجہ کے شاگرد ہوتے ہیں اُن کے سمجھانے میں بہت محنت کرنی پڑتی ہے اور وہ بڑی تحقیقات اور تجسس کے بعد تب سچائی کو قبول کرتے ہیں +

ان میں سے تینوں ہی ادھکاری ہیں - صرف اُن کے سنسکار و ادھکار کے درجوں کا فرق ہے +

لکشن گورو ار و ششیہ کے سمجھ جو کرھیں وچار
گورو سمرتھ نج دیا سے کرہیں تنہیں بھو پار -

چوتھی شاکھا

اُتم ادھکاری اُپدیش

پہلی فصل

قصہ کا آغاز

ایک شخص کے تین لڑکے تھے - اُتّم - مدّھیم - کنشٹ - جیسا اُن کا نام تھا - ویسے ہی اُن میں گُن بھی تھے - اُتّم عقل کا سلیم - رائے کا نیک اور عادتوں کا اچھا تھا - بات کم کرتا تھا - غور و فکر بہت کرتا تھا - اور ہر چیز کی اصلیت کو سمجھ لیتا تھا - مدّھیم میں بھی سلیم الطبعی تھی - مگر اُتّم کے مقابلہ میں اُس کے سمجھنے کی طاقت ذرا کم تھی - کنشٹ سب میں زیادہ چنچل تھا - مگر اُس میں بھی سچائی کے دریافت کرنے کا شوق اور اُس کے جذب کرنے کی خواہش کم نہیں تھی +

کسی وقت ان تینوں کے دل میں سنسار کے مصیبتوں کو دیکھ کر دل میں نفرت پیدا ہوئی - اور تینوں آپس میں سوچنے لگے "دُنیا دُکھوں کی جگہ ہے یہاں کسی کو سُکھ نہیں ہے - جس کو دیکھئے وہی پریشان ہے - کیا کوئی ایسی حالت نہیں ہو سکتی - جس میں دُکھ سے ہمیشہ کے لئے نجات ہو؟" کنشٹ بولا "گھر بار کے تعلقات میں دُکھ ہے - اِن کے ترک کرنے

سے سکھ ملیگا۔ کیونکہ یہ ظاہرا دُکھ کے کارن ہیں۔ کارن کو اگر چھوڑ دیا جائے تو پھر کارج کا خوف نہیں رہتا۔ تیاگ سے پھر آگے کے لئے دُکھ نہ پیدا ہوگا“+

مدھیم نے کہا ”یہ خیال غلط ہے۔ محض گھر کے چھوڑنے سے دُکھوں سے نجات غیر ممکن ہے۔ گھر اگر چھوڑ بھی دیا تو کیا ہوا۔ یہ جسم تو ہمیشہ رہیگا۔ سارے تعلقات جسم سے ہوتے ہیں۔ سارے کام شریر کے پالن پوشن کے نمت کیئے جاتے ہیں۔ جب تک یہ ساتھ ہے۔ تب تک دُکھ بنا رہیگا۔ اس لئے تمہارا خیال غلط ہے+

اُتم نے کہا ”گھر بار و جسم کے تعلقات دُکھ روپی ضرور ہیں۔ مگر اس کا یقین کس طرح پر ہو کہ ان کے ترک کرنے سے پھر دُکھ نہ ہوگا۔ کیونکہ ہم لوگوں کی نگاہ بالکل باہر کی طرف ہے۔ ہم کو یہ چاہئے کہ پہلے اس دکھ کے کارن کا پتہ لگائیں لوگ کہتے ہیں انسان ہمیشہ جنمتا مرتا رہتا ہے۔ اگر تم نے کسی طرح اس شریر کو چھوڑا بھی تو کیا ہوگا۔ پھر آگے جنم لیکر دُکھ سہنا پڑیگا۔ اس لئے یہ شریر بھی دُکھ کا کارن پرتیت نہیں ہوتا۔ دُکھ کسی اور ہی سبب سے ہے اگر اُس کا پتہ لگ جائے اور وہ ترک کر دیا جائے تو البتہ نجات کی صورت ممکن ہے ورنہ یُونہی بے ٹھکے پن کے ساتھ کام کرنے سے کوئی نتیجہ نہیں ہوگا“+

ان تینوں میں ویراگ تھا۔ اور چونکہ حقیقت کے دریافت کرنے کا سچا شوق تھا۔ یہ جا بجا گھومتے پھرتے رہے۔ جپ۔ تپ۔ تیرتھ۔ ورت سب کچھ کیا مگر چت کو شانتی نہیں ہوئی۔ اور جس کی تلاش تھی وہ نہیں ملا۔ رفتہ رفتہ وہ ہردوار میں آئے۔ وہاں ایک سادھوؤں کی منڈلی میں پہنچے۔ جہاں اور سب کتھا وارتا ہوتی تھی۔ ساتھ ہی ایک سادھو کا بھی تذکرہ ہُوا۔ جو رشی کیش میں گنگا کے تٹ پر رہتا تھا۔ اور آتم انند میں نمگن تھا۔ تینوں بھائیوں کو اُس کے درشن کی

اچھیا ہوئی - سمجھے - کیا عجب یہاں اپنا مقصد پورا ہو - اور یہ آتما میں آنند رہنے والا سادھو ہم کو نجات کی صورت دکھا سکے +

دوسرے دن وہ ست نارائن سے گذر کر رشی کیش میں داخل ہوئے لوگوں سے باباجی کا پتہ پوچھا - معلوم ہوا - وہ عرصہ سے رشی کیش چھوڑ گئے ہیں اور لچھمن جھولا میں رہتے ہیں یہ تینوں وہاں گئے - اور پتہ لیتے ہوئے آخر دریا کے کنارے پہنچے - جہاں گھنے درخت کے سایہ کے تلے - صاف ستھرے چٹان پر وہ مہاتما بیٹھے ہوئے تھے - آس پاس دو چار شاگرد تھے - چہرہ سے شانتی برستی تھی - چیلے کچھ پوچھ رہے تھے - اور یہ بڑی محبت سے اُن کو جواب دے رہے تھے - باتوں میں خاص قسم کا اثر تھا - جنچے تلے ہوئے لفظ زبان سے نکلتے تھے - اور چیلوں کی منڈلی اُن کو سُنکر اِس طرح خوش ہو جاتی تھی - گویا امرت پان کر کے ترپت ہوئی ہے +

اُتم - مدھیم - کنشٹ نے سادھو کا درشن کیا - کچھ دنوں اُن کی خدمت میں رہے - ایک دن جب اُن کو اپنے اوپر مہربان پایا - شردھا - بھگتی کے ساتھ پاس جاکر سوال کرنے لگے +

فصل دوسری

سنسار اور اُس کے دُکھ

اُتم - ”کرپا ساگر! ہم تینوں بھائی اس سنسار میں بہت دُکھی ہیں - آپ دیا کر کے ایسا اُوپاو بتائیے کہ یہ دُکھ دُور ہو +

گورو - تم کو کیا دُکھ ہے ؟ +

اُتّم - مہاراج! کوئی ایک طرح کا دُکھ ہو تو بتایا جائے - ہم کو تو یہ جگت ہی دُکھ روپ دکھائی دیتا ہے - کہیں بھُوت اور پرانیوں سے دُکھ ہوتا ہے - کہیں سورج وغیرہ دیوتاؤں سے کلیش ملتا ہے - کبھی کبھی خود اپنا من دُکھی کرتا رہتا ہے - پربھو! یہ تین طرح کے تاپ ہیں جن سے ہم تینوں بھائی بیاکُل ہو رہے ہیں ہم کو ان سے چھوڑائیے اور پرم آنند کی پراپتی کا سادھن بتائیے +

گورو - بیٹے! دُکھ کا خیال وہم ہے - تجھ میں کہیں بھی دُکھ نہیں ہے صرف بھرم کی وجہ سے یہ دُکھ پرتییت ہو رہا ہے - ورنہ تو پرم آنند سروپ ہے - ابناشی ہے - چیتن ہے +

تجھ کو سُکھ کی خواہش ہونا بھی بھرم ہے - کیونکہ جو چیز جس کو حاصل نہ ہو وہ اُس کے پانے کی خواہش کرتا ہے - سُکھ تیرا اپنا سروپ ہے اور یہ تجھ کو پراپت ہے +

تین طرح کے دُکھ سنسار سے تعلق رکھتے ہیں - جنم و مرن کا نام سنسار ہے - یہ سنساری تجھ میں دراصل نہیں ہے اس لئے میں تیری [illegible] خواہش کو بھرانتی کہتا ہوں +

اُتّم - اگر میں خود ہی آنند روپ ہوں - تو پھر وِشے بھوگ میں جو آنند ہوتا ہے وہ کیوں ہوتا ہے - اگر آتما سچ مچ آنند روپ ہوتا تو وہ کبھی اور چیزوں میں آنند تلاش نہ کرتا؟ +

گورو - وِشے بھوگ یعنی لذات نفسانی میں جو سُکھ ہوتا ہے وہ اُن کو ہوتا ہے جو آتم بمکھ ہیں یعنی جن کو اپنے نج سروپ کا پرکاش نہیں ہے اُن کی بُدھی چنچل ہوتی ہے بُدھی کے چنچل ہونے سے اُس میں آتما

کے آنند کا عکس نہیں پڑتا- اور وہ بھوگ میں سُکھ تلاش کرتا ہے +
جس وقت اُس کو بھوگ کا سامان مل جاتا ہے- تھوڑی دیر کے لئے چنچل بُدھی شانت ہو جاتی ہے اور تب آتم آنند کا عکس اُس پر پڑتا ہے اور وہ سُکھ کو پاکر غلطی سے سوچتا ہے کہ" مجھ کو وِشیے بھوگ میں سُکھ ملا ہے" حالانکہ سُکھ اُس کے آتما کا ہی تھا- اور آتما ہی میں تھا- وِشیے بھوگ میں نہیں تھا +
اگر وِشیے بھوگ میں سُکھ ہوتا تو پھر ہر وقت اُس سے سُکھ ملنا چاہئے مگر ایسا نہیں ہوتا- جب ایک مرتبہ کوئی شخص کسی چیز کو کھا پی لیتا ہے یا بھوگ لیتا ہے اُس کی اُس سے ترپتی ہو جاتی ہے اور وہ اُس سے مُنہ پھیر لیتا ہے اس لئے سُکھ اُن میں کہاں ہوتا ہے +
اگر لڑکے میں سُکھ ہوتا تو پردیس سے واپس آئے ہوئے لڑکے کو دیکھ کر جو خوشی اُس وقت ملتی ہے وہ اُس میں ہمیشہ ہونی چاہئے تھی- حالانکہ وہ لڑکا اب ہمیشہ پاس رہتا ہے +
اگر وِشیے میں دراصل سُکھ ہوتا تو سُوشپتی کے حالت میں کیسے سُکھ کی پراپتی ہوتی- کیونکہ وہاں تو سنسار کا کوئی پدارتھ نہیں رہتا +
اگر وِشیے ہی دراصل سُکھ کے کارن ہیں تو پھر یوگیوں کو سمادھی کی حالت میں سُکھ نہ ہونا چاہئے +
اس لئے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آنند آتما ہی میں ہے صرف بھرانتی کی وجہ سے لوگ اُس کو اور چیز میں تلاش کرتے ہیں +
اُتم- پربھو! یہ بات میری سمجھ میں آ گئی- آتما میں آنند ہے- مگر یہاں پر ایک سوال یہ ہے آپ نے فرمایا ہے کہ صرف آتم سُکھ اگیانی ہی

کو اس طرح کے سُکھ کی پرتیت ہوتی ہے۔ اب یہ فرمائیے کہ گیانیوں کو وِشے بھوگ کے آنند کے تعلق میں کیا حالت ہوتی ہے؟ +

گورو۔ گیانی اور اگیانی کی حالت میں بیوہار کے وقت کچھ بہت زیادہ فرق نہیں رہتا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اگیانی تو ہمیشہ آتم بمکھہ رہتا ہے اور اُس کو وشے بھوگ کے پدارتھ میں سُکھ کا خیال رہتا ہے۔ گیانی جب کبھی بیوہار میں جاتا ہے تو صرف اس وقت اس کا آتم بمکھہ ہونا ممکن ہے وہ تتو کو بھول جاتا ہے اور اگیانی ہمیشہ ایسا ہی رہتا ہے۔ اگیانی کہتا ہے کہ مجھ کو وِشے بھوگ کا سُکھ مل رہا ہے۔ مگر گیانی وِشے بھوگ کی حالت میں بھی اتنی سمجھ رکھتا ہے کہ اُس کو اپنے آتما کا آنند پراپت ہو رہا ہے اور اگر وہ ایسا ہے تو اُس کو وشے بھوگ میں بھی سمادھی کا آنند پراپت ہے +

آتم۔ پربھو! آپ نے مجھ کو کہا کہ "تجھ میں ذرا بھی دُکھ نہیں ہے۔ پھر یہ بتائیے کہ یہ دُکھ کس میں ہے" +

گورو۔ "دُکھ کہیں بھی نہیں ہے۔ یہ صرف بھرانتی ہے" +

آتم۔ مگر بھگون! جنم مرن اور سنسار کا دُکھ سب کو پرتیت ہوتا ہے اور یہ پرتیت پرتیکش ہے۔ اگر اصل میں مرنا۔ جنمنا۔ دُکھ بھوگنا نہ ہوتا۔ تو کبھی اس طرح پرتیت نہیں ہو سکتا تھا۔ جیسے بانجھ کے لڑکے کا کسی کو یقین نہیں آتا۔ نہ آکاش میں پھول کے کھلنے کا خیال ہوتا ہے۔ مگر یہاں روز روز کا تجربہ بتاتا ہے کہ جنم مرن ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم اِس کو بھرانتی کیسے کہہ سکتے ہیں +

گورو۔ جنم مرن وغیرہ دُکھ اصل میں نہیں ہے صرف آتما کے اگیان کی وجہ سے یہ متھیا پرتیت ہوتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ سنسار پرتیکش ہے

دُکھ پرتیکش ہے - جنم مرن پرتیکش ہے - ہم کو اس سے کب انکار ہے - ایک شخص رسّی کو سانپ سمجھ کر ڈرا ہے - اُس کو رسّی میں سانپ نظر آتا ہے - آنکھ - وانت سب ہی دکھائی دیتے ہیں - تم سمجھاتے ہو کہ یہ سانپ نہیں رسّی ہے - مگر وہ کب سنتا ہے - وہ تو اُس کو پرتیکش ہی مان رہا ہے اور اُس وقت تک اُس کو پرتیکش کہتا رہیگا - جب تک کہ اُس کو آتم کا گیان نہ ہوگا - رسّی کے گیان کے ساتھ اُس کی بھرانتی دور ہو جائیگی - رسّی میں سانپ کا نظر آنا نہ ست ہے نہ اَست ہے - کیونکہ اگر اَست کہا جائے تو جھوٹ ہوگا - کیونکہ اُس وقت کے لئے وہ نظر آتا ہے - اور ست نہیں ہے کیونکہ گیان ہونے کے بعد ہی وہ دور ہو جاتا ہے اس لئے ویدانت میں اس کو انروچنی یعنے غیر ممکن البیان اور ست و اَست سے وِلکشن کہا جاتا ہے +

یہاں ایک بات اور ہے جو تم کو ذہن نشین کر لینا چاہئے - جس وقت کسی انسان کے دل میں کسی قسم کا وہمی خیال پیدا ہوتا ہے تو گو وہ پہلے کمزور ہو مگر رفتہ رفتہ وہ مضبوط ہوتا جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد دل پر اُس کا قبضہ اس طرح ہو جایا کرتا ہے کہ گو وہ اصل میں کچھ نہ ہو - مگر اُس کا نتیجہ پرتیکش نظر آنے لگتا ہے - اور جس طرح ریشم کا کیڑا اپنے اندر سے تار پود نکالکر اُس کے اُلجھن میں اس طرح گرفتار ہو جاتا ہے کہ اُس کی صورت نظر نہیں آتی - اُسی طرح انسان کے دل میں جس وقت سنسار کا خیال پیدا ہوا - وہ رفتہ رفتہ ہاتھ پاؤں بڑھانے لگتا ہے - اور اُس کو بُری طرح دبوچ لیتا ہے - کیا تم نہیں دیکھتے - اکثر آدمیوں کو یونہی وہم کی بیماری ہو جایا کرتی ہے اور وہ بسااوقات اُس کے پنجہ سے نہیں چھوٹتے اور مر جاتے ہیں اصل میں بیماری کب تھی - صرف ایک طرح کا وہم پیدا ہوا تھا - اُس وہم

نے خوف دلانا شروع کیا - خوف کا خیال مضبوط ہوتا گیا - اور دل پر وہ اچھی طرح منتصرف ہو گیا - اب دیکھو - جسم پیلا پڑ گیا - آنکھوں میں ڈورے آگئے کھانا نہیں کھایا جاتا - قے اور متلی ہو جاتی ہے - وہ روتا اور کراہتا ہے - علاج کرنے والے حکیم ہر چہار طرف موجود ہیں - بیماری کی ساری علامات جسم پر نمایاں ہیں اور وہ پرتکش ہیں اس سے کسی کو انکار نہیں - مگر اصلیت کیا ہے؟ بیماری صرف وہم محض تھی - ایک خیال دل میں پیدا ہوا تھا - اسی نے یہ تماشا دکھایا اور یہ خیال صرف اگیان کی وجہ سے ہوا تھا - دوسرا کوئی سبب نہیں ہے کیونکہ جن کو سمجھ ہے وہ وہم کے شکار نہیں ہوتے اس کو وہم سے بیماری ہو گئی دوسرے اس سے آزاد ہیں - اسی طرح یہ سنسار بھی صرف خیال کے غلط پھرنا سے بھاستا ہے - حقیقت میں نہیں ہے اور نہ کبھی ہوا و نہ ہوگا - اس بات کو تو اچھی طرح ذہن نشین کرلے - پھر تجھ کو دکھ نہ ہوگا +

یہ سنسار کیا ہے؟ اس پر غور کرنا ہے - سنسار ایک فرضی خیال ہے اور وہ جھوٹا ہے اور تم نے دیکھ لیا کہ کس طرح جھوٹا خیال آدمی کو پریشان کر دیتا ہے - مثال کے طور پر سمجھ لو - ایک شخص کے گھر میں لڑکے بالے ہیں اس کو کسی ایک خاص لڑکے سے زیادہ تعلق ہے - اس تعلق کی وجہ سے اس میں "میرا تیرا پنا" پیدا ہوتا ہے - جو اصل میں محض فرضی اور وہمی ہے - کیونکہ بچے اور لڑکے ہیں ویسے ہی یہ لڑکا بھی ہے - مگر خیالی طور پر دل نے اس کے ساتھ خیالی تعلق کو زیادہ گہرا اور مضبوط بنا لیا ہے - لڑکے کے دکھ سے وہ دکھی - لڑکے کی بیماری سے وہ بیمار - لڑکے کی حیرانی سے وہ حیران ہے - اگر اور لڑکے دکھی ہوتے ہیں اس پر اثر نہیں ہوتا - مگر اس کی حالت اسکو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہے - ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ اس کے ساتھ خیالی

تعلق گہرا ہے - یہ تعلق اصل میں کچھ نہیں ہے فرضی و وہمی ہے - مگر اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ وہ نہیں ہے یا اُس کا نتیجہ نہیں ہوتا - اِسی طرح یہ سنسار ہے - کیونکہ سنسار کا روپ یہی جھوٹا میرا تیرا پنا ہے - ہے نہیں مگر بھاستا ہے - اور اُس کے نیچے اُس وقت تک پرتیکش دیکھنے میں آتے ہیں - جب تک گیان نہیں ہوتا +

فصل تیسری

بھرانتی اور اُسکی قسمیں

اُتّم - کرپا ساگر! میں نے اِس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا کہ یہ سنسار کلپنا ماتر ہے - حقیقت میں نہیں ہے - صرف خیالی ہے - فرضی اور وہمی ہے اور محض بھرانتی کی وجہ سے نظر آتا ہے - اب کرپا کر کے یہ فرمایئے کہ یہ بھرانتی کتنے قسم کی ہے؟ اور کیسے مثالوں کی مدد سے اِن کی نِورتی ہو سکتی ہے؟ +

گورو - بھرانتی اصل میں ایک ہے - مگر اُس کے پانچ سروپ ہیں اور اِن سروپوں کی وجہ سے وہ پانچ قسم کی ہے - یعنی بھید بھرانتی - کرتا بھوکتاپنے کی بھرانتی - سنگ کی بھرانتی - وِکار کی بھرانتی - برہم سے بھِنّ جگت کے ست ہونے کی بھرانتی +

بھید بھرانتی وہ ہے جس سے بھید پرتیت ہوں - مثلاً جیو اور ایشور کا بھید - جیوؤں کا پرسپر بھید - جڑوں کو پرسپر بھید - جیو اور جڑ کا بھید - ایشور اور جڑ کا بھید +

کرتا بھوکتاپنے کی بھرانتی وہ ہے جس سے آتما میں کرتاپنا اور بھوکتاپنے

کا بھرم پیدا ہو۔ اور یہ پرتیت ہونے لگے کہ آتما ہی کرتا بھوگتا ہے +

سنگ بھرانتی یہ ہے کہ آتما کا شریر میں گھر بار میں آل اولاد میں میرا تیرا پنا پیدا ہوا۔ اور اُس کو سوجاتی[1]۔ وجاتی[2]۔ اور سوگت[3] چیزوں کے ساتھ سمبندھ کی پرتیت ہونے لگے +

وکار کی بھرانتی یہ ہے کہ برہم سے جیو و جگت پیدا ہوتا ہے۔ جیسے دُودھ سے دھی +

جگت کے ست ہونے کی بھرانتی وہ ہے جو جگت کے ست ہونے کی پرتیت دلائے اور آدمی یہ سمجھنے لگے کہ برہم کے علاوہ جگت بھی ست وستو ہے +

یہ پانچ طرح کی بھرانتی ہیں۔ جس سے یہ پرپنچ یعنی جگت بھاستا ہے اگر کسی طرح اس بھرانتی کی نِورتی ہو جائے تو پھر یہ سنسار نہ رہیگا +

اب اِن بھرانتیوں کی نِورتی کے درشٹانت سُنو۔ درشٹانت یعنی مثال کا صرف ایک پہلو نظر کے سامنے رکھنا چاہئے۔ اِدھر اُدھر بہکنے سے پھر اصلیت کے سمجھنے میں غلطی واقع ہوگی۔ اور جس مقصد سے یہ مثالیں پیش کی جاتی ہیں وہ بالکل مفقود ہو جائیگا +

بھید بھرانتی کی نِورتی بِنب پرتیبِنب کے درشٹانت سے دُور ہوتی ہے۔ بِنب اصلی چیز کو کہتے ہیں پرتی بِنب اُس کا سایہ یا عکس ہے

---

[1] سوجاتی ہمجنس کو کہتے ہیں۔ جیسے ایک قسم کے آدمی (۲) وجاتی غیر جنس کو کہتے ہیں جیسے آدمی کے مقابلہ میں حیوان و چوپائے (۳) سوگت اپنے شریر کے عضو وغیرہ کا لحاظ سوگت بھید ہے +

مثلاً تم اپنی بیٹھک میں آئینہ کے سامنے کھڑے ہوئے اپنی صورت دیکھ رہے ہو۔ ظاہرا تم ایک چیز ہو اور تمہارا عکس جو آئینہ میں نظر آتا ہے وہ دوسری چیز ہے۔ مگر کیا یہ صحیح ہے؟ نہیں۔ تم اور تمہارا عکس اصل میں دو چیزیں نہیں ہیں۔ حقیقت یوں ہے کہ آئینہ میں دیکھنے کے لئے آنکھ کی ورتی دہار کی صورت میں نکلی اور اس کو چھوکر پھر جسم کی طرف لوٹنی چاہی۔ اس لئے اس میں تمہارے جسم کا عکس نظر آنے لگا۔ نادان سمجھتے ہیں کہ بنب اور پرتی بنب دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں ایک اُلٹی دوسری سیدھی ہے یہ اُن کی غلطی ہے۔ یہ دونوں ایک ہی ہیں اُن میں آپس میں بھید نہیں ہے۔ اسی طرح اگر غور کرکے سمجھنے کی کوشش کی جائے تو پانچ طرح کے بھید جن کا اوپر ذکر ہوا ہے غائب ہو جائینگے۔ اور جیو ایشور۔ جڑ جیو۔ جیو جیو۔ اور جڑ جڑ کا بھید سب دور ہو جائیگا +

تم اس طرح سمجھو کہ شدھ برہمہ بنب روپ ہے۔ اگیان روپ درپن میں جیو روپ پرتی بنب (عکس) بھاستا ہے۔ ان جیووں میں خواب کی خیال کی طرح ایک جیو مکھ ہے۔ باقی دوسرے اور جیو بھاستے ہیں۔ یہ جیو بھاس یعنی جیووں کی بھرانتی کہلاتی ہے۔ جیو روپ پرتی بنب ایشور روپ بنب سے جدا نہیں ہے صرف مایا کی وجہ سے جیو کے دھرم۔ ایشور کے دھرم سے علیحدہ نظر آتے ہیں۔ جیو الپگیہ۔ الپ شکتی والا۔ نانا۔ اور پرچھن ہے ایشور سروگیہ۔ سروشکتی مان۔ ایک اور ویاپک ہے۔ اس طرح کی پرتیت بھرانتی ہے اگر یہ سمجھ میں آ جائے کہ شیش محل کے تمام آئینوں میں ایک ہی چیز یا ایک ہی شخصیت کا عکس ہے اصل میں جدائی نہیں ہے تو یہ بھید دور ہو جائیگا اور پھر بھرانتی نہ رہیگی۔ سورج ایک ہے۔ گھڑے۔ لوٹے۔ دریا۔ سمندر۔

نہر - ندی - سب میں اُس کا عکس پڑتا ہے اُپادھی کی وجہ سے یہ الگ الگ نظر آتے ہیں ورنہ اصل میں سب ایک ہیں دو چار دس نہیں ہیں - اس طرح مایا کی اُپادھی سے ایشور - جیو - وغیرہ کا بھید پرتیت ہو رہا ہے - اُپادھی دور کردیجائے کہیں کچھ نہیں یہ ایک ہی چیز بھاسیگی - اِس بنب پرتی بنب کے درشٹانت سے بھید بھرانتی کی نورتی ممکن ہے +

کرتاپنا اور بھوکتاپنا کی بھرانتی سکی نورتی کے لئے لال کپڑے اور صاف شفاف بلوری شیشہ کی مثال دی جاسکتی ہے - ایک سرخ رنگ کا کپڑا رکھا ہوا ہے - اُس کے پاس صاف شیشہ ہے جس میں کوئی رنگ نہیں ہے - مگر پاس رکھے جانے کے سبب سے شیشہ میں لال رنگ کی پرتیتی ہوتی ہے - اور تم کہہ اُٹھتے ہو کہ شیشہ سرخ ہے مگر اصل میں شیشہ میں سُرخی نہیں ہے - یہ صرف بھرانتی ہے - اِسی طرح

آتما اور انتہ کرن کے سنجوگ سے آتما میں بھوکتاپنے اور کرتاپنے کی بھرانتی ہوتی ہے - کرنا بھوگنا یہ صرف انتہ کرن یعنی اندرونی حواس (من) کا دھرم ہے - آتما کا نہیں ہے صرف بھرانتی کی وجہ سے ایسا پرتیت ہوتا ہے - شیشہ اور سُرخ کپڑے کے سنجوگ پر غور کرنے سے یہ بھرانتی دور ہو سکیگی +

سنگ بھرانتی کی نورتی گھٹ آکاش کے مثال سے دور ہو سکتی ہے اس طرح سمجھو کہ آکاش ہر جگہ دیاپک ہے - مگر بھرانتی کی وجہ سے گھڑے نے جتنی جگہ گھیر رکھی ہے اُس کو گھٹاکاش کہتے ہوئے یہ مانا جاتا ہے - کہ گھڑے کا اور آکاش کا سنگ ہے - حالانکہ تم دیکھتے ہو گھڑا بنتا بگڑتا ہے - آتا جاتا ہے - آکاش میں بننا بگڑنا آنا جانا نہیں اور وہ ہمیشہ اسنگ ہے - تاہم بھرانتی کی وجہ سے آکاش گھڑے کے سنگ سمجھا تا ہے - اسی طرح

آتما نیارا ہے ویاپک ہے - مگر شریر کے سبندھ کی وجہ سے وہ اُس کے ساتھ بھاستا ہے - جس طرح اوپر کی مثال میں آکاش اسنگ ہے ویسے ہی آتما بھی اُسنگ ہے وہ نہ جنمتا ہے نہ مرتا ہے - جنم مرن صرف شریر کا ہوتا ہے مگر بھرانتی کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں آتما ہی مرتا اور جنمتا ہے - آتما شریر سے پرتھک ہے - شریر بھُوتوں سے بنا ہے - یہی بھُوت سنگھات کہلاتے ہیں ان سے آتما نیارا ہے - مگر سب کو بھرانتی ہو رہی ہے کہ آتما سنگ ہے اور سنگھات کے ساتھ اُس کا میرا تیرا پنا ہے - سنگ بھرانتی کی نِورتی گھٹا کاش کے درشٹانت سے دور ہو جائیگی +

وِکار بھرانتی کی نِورتی رسّی و سانپ کے مثال سے دور ہو جائیگی - کسی ایسی جگہ میں جہاں کچھ اندھیرا ہے ایک رسّی پڑی ہوئی ہے - اُس کے دیکھنے کیلئے آنکھوں سے انتہ کرن کی وِرتی نکلی - مگر اندھیرے کی وجہ سے اُس کو اچھی طرح نہ دیکھ سکی - اور نہ رسّی کا آورن بھنگ ہو سکا اور نتیجہ یہ ہوا کہ رسّی کے اُپادھی والے چیتن میں جو تُولا اَوِدّیا تھی[1] اُس میں چھوب[2] ہوا اور سانپ کے آکار کی پرتیت ہونے لگی - یہ سانپ اُسی طرح اوِدیا کا پرینام (تبدیلی) ہے جیسے دُودھ کا پرینام[3] دھی ہے - اور رسّی کے اُپادھی والے چیتن کا بِورت[4] ہے وِکار نہیں ہے اسی طرح

---

[1] تُولا اَوِدّیا - گھٹ آدی اُپادھی والے چیتن کو جو اوِدّیا ڈھک لیتی ہے اُس کو تولا اودّیا کہتے اور جو اوِدّیا شُدھ برہمہ اور آتما کو ڈھک لیتی ہے مُولا اودّیا کہلاتی ہے + [2] جوش یا کسی طرح کے کاریہ کی صورت میں پرگٹ ہونا چھوب ہے + [3] پہلی شکل کو چھوڑ کر دوسری صورت میں ظاہر ہونا پرینام کہلاتا ہے [4] جو اپنے آشرے آدھار - یا ادھشٹان سے دوسرے روپ میں نظر آنے [illegible] وِورت کہلاتا ہے +

برہمہ چیتن کے آشرے جو اوّدیا رہتی ہے اُس کو مُولا اوّدیا کہتے ہیں۔
اس میں پراربدھ وغیرہ کی وجہ سے چھوبھ آتا ہے اور وہ جڑ چیتن کے پرپنچ
رُوپ میں پرگٹ ہوتی ہے یہ پرپنچ اوِدّیا کا تو پرینام ہے اور ادھشٹھان برہمہ-
چیتن کا وِورت ہے۔ اس پر غور کرنے سے وِکار بھرانتی کی نِورتی ہوتی ہے +

برہمہ سے علیحدہ جگت کے ست ہونے کی بھرانتی کی نِورتی

سونے اور سونے کے زیور وغیرہ کے مثال پر غور کرنے سے دور ہو جاتی ہے
سونا اور کنگن اصل میں دو چیز نہیں ہیں۔ بلکہ اصل میں سونا ہی اصلی چیز
ہے اُس میں ستّا ہے اور کنگن میں بھی اُسی کی ستّا ہے کنگن ایک کلپت چیز
ہے۔ مٹی اور مٹی کے برتنوں میں صرف مٹی ہی کی ستّا ہے۔ مگر لوگ بھرانتی
سے برتنوں میں الگ ستّا مانتے ہیں یہ اُن کی بھرانتی ہے۔ برتن یا زیور
کی صورت اگر نہ رہے تو وہ سونا یا مٹی ہی ہونگے۔ اور سونے یا مٹی ہی کی
ستّا سے وہ قائم ہیں۔ اِسی طرح
جگت اور برہمہ کا بھید کارن اور کارج کے بھاو سے بھاستا ہے یہ بھاسنا
صرف خیالی اور کلپت ہے۔ اور اگر غور کرکے دیکھئے تو نام روپ جگت چت آنند
روپ ہی ہے۔ اس جگت کا آدھار برہمہ ہی ہے اور اُسی میں وہ کلپت ہے جو
جس میں کلپنا کرلی جاتی ہے وہ اُس سے علیحدہ اور جُدا نہیں ہوتی۔ جیسے
سونا اور کنگن۔ اُسی طرح یہ جگت بھی برہمہ سے بھِنّ نہیں ہے۔ اس
درشٹانت سے جگت کے ست ہونے کی پرتیت کے بھرانتی کی نورتی ہو جاتی
ہے +

یہ درشٹانت بطور خود صرف سچائی کے ذہن نشین کرانے میں مددگار ہوتی
ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی اہمیت اُن کو نہیں دینی چاہئے۔ یہ جگت رچ

چ بھرانتی کے سبب سے پرتیت ہوتا ہے اور جہاں برہمہ کا گیان ہو گیا پھر نہیں بھاستا +

چوتھی فصل

جگت کا آدھار اور دیشٹا

اُتّم - پربھو! یہ جگت جس میں اور جس کے آدھار پر بھاستا ہے - وہ کیا ہے؟ +

گورو - یہ جگت تجھ میں بھاستا ہے - تجھ کو اپنے روپ کا گیان نہیں ہے - اس لئے یہ بھاستا ہے اور جیسے رسّی متھیا سانپ کی آدھار یا ادھشٹان ہے - ویسے ہی تو بھی اس جگت کا آدھار یا اُدھشٹان ہے +

اس میں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ رسّی خود متھیا ہے کیونکہ جب جگت ہی متھیا ہوا تو رسّی بھی متھیا ہوئی - وہ کیسے متھیا سانپ کی آدھار ہو سکتی ہے - یہاں پر اتنا وچار کر لینا چاہئے کہ درشٹانت کا صرف ضروری ہی پہلو آنکھ کے سامنے رہے - اور اگر اُسی مرکز پر ٹھہر کر وچار کیا جائیگا - تو غلطی نہ ہوگی - لیکن پھر بھی ہم یہاں پر دو پکش قائم کرتے ہیں +

پہلے پکش میں رسّی کا اُپادھی والا چیتن سانپ کا ادھشٹان ہے یعنی چیتن میں جہاں تک رسّی اُپادھی بنکر دکھائی دے رہی ہے وہی چیتن ادھشٹان ہے - دوسرے پکش میں ورتی کا اُپادھی والا چیتن ادھشٹان ہے یعنی وہ چیتن جس کی اُپادھی ورتی بنی ہوئی - ان دو پکشوں میں رسّی کسی کا ادھشٹان نہیں ہے ادھشٹان ہر حالت میں چیتن ہی ہے - تاہم ظاہری

نگاہ والوں کے لئے رسّی ہی متھیا سانپ کی ادھشٹان اور آدھار ہے +

جس طرح رسّی کے دو سروپ ہیں ۔ ویسے ہی چیتن کے بھی دو سروپ کہے جا سکتے ہیں ایک سامانیہ روپ جیسے "یہ" دوسرا وشیش روپ جیسے "رسی" جو شخص یہ کہتا ہے کہ "یہ سانپ ہے" اُس کو صرف سامانیہ روپ کا پرتیت ہوا ہے اور اس وجہ سے اُس کو بھرانتی ہے ۔ لیکن جس وقت یہ کہا جاتا ہے کہ "یہ رسّی ہے"۔ اُس وقت "وشیش روپ" کا پرتیت ہوتا ہے اور بھرانتی دور ہو جاتی ہے جس کے پرتیت سے بھرانتی دور ہو وہی وشیش روپ کہلاتا ہے +

جیسے رسّی کی نسبت دو سروپ بتائے گئے ہیں ویسے ہی آتما میں دو سروپ ہیں ۔ سامانیہ اور وشیش ۔ ان میں سے "ست روپ" سامانیہ ہے اور "کوٹستھ روپ جو نتیہ مُکت ہے وشیش روپ ہے ۔ آتما کے ست روپ یعنے سامانیہ روپ سے بھرانتی پیدا ہوتی ہے ۔ اور اُس کے وشیش روپ یعنی کوٹستھ روپ سے جو پرپنچ کا آدھار اور ادھشٹان ہے اُس بھرانتی کی نورتی ہوتی ہے +

کوٹستھ کیا ہے ؟ سنسکرت میں کُوٹ نام لوہار کے اہرن کا ہے ۔ جس پر سب کچھ گڑھا اور کوٹا جاتا ہے مگر وہ جیوں کا تیوں نشچل رہتا ہے ۔ اسی طرح آتما جس میں پرپنچ کے نظارے نظر آتے ہیں آپ تو نشچل روپ ہی رہتا ہے اُس میں لوہار کے آہنی سامان کی طرح پرپنچ کے بننے بگڑنے کی پرتیتی ہوتی ہے ۔ اُس کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا ۔ اور نہ وہ کچھ کرتا دھرتا ہے +

جس طرح رسّی متھیا سانپ کی آدھار ہے اور رسّی کے صرف سامانیہ روپ کی پرتیت سے سانپ کا بھرم ہوتا ہے ویسے ہی کوٹستھ آتما جگت کا ادھشٹان ہے اور اُس کے آشرے پرپنچ کے کھیل کے تماشے پرتیت ہوتے ہیں جیسے

رسّی کے وشیش روپ کے گیان سے سانپ کا بھرم جاتا رہتا ہے ویسے ہی آتما کے وشیش روپ کے گیان سے پرپنچ کی بھرانتی دور ہوتی ہے +

ن

یہ آتما ہی جگت کا سنسار کا اور پرپنچ کا آدھار ہے اور اُس کا ادھشٹان ہے +

اُتّم - مہاراج ! یہ ٹھیک ہے - آتما جگت کا ادھشٹان ہے - جیسے سمندر روپ سے سمندر ہی ہے اُس میں ترنگیں اُٹھتی ہیں اور سمندر کے آدھار پر تماشہ دکھاکر غائب ہو جاتی ہیں - سمندر جیوں کا تیوں بنا رہتا ہے. اُسی طرح سے یہ آتما ہے اور اُسی کے آدھار پر یہ جگت ہے - اس قدر تو میں نے سمجھ لیا - اب سوال یہ ہے کہ اِس جگت کا دیکھنے والا کون ہے ؟ کیونکہ اگر آتما آدھار ہے تو دیکھنے والا اُس سے نیارا ہونا چاہیئے - ادھشٹان یا آدھار تو دیکھنے والا نہیں ہو سکتا +

ن

گورو - جگت متھیا ہے اور جگت میں جتنے متھیا سامان ہیں وہ ادھشٹان میں کلپت ہوتی ہیں - جہاں ادھشٹان جڑ ہے - وہاں دیکھنے والا چیتن ادھشٹان سے علیحدہ ہوتا ہے - لیکن جہاں ادھشٹان چیتن ہو - وہاں دیکھنے والا اور ادھشٹان دو نہیں ہوتے +

مثال کے طور پہ سمجھو - خواب کی حالت میں چیتن آتما ہی خواب کے تماشوں کا آدھار ہے اور خود ہی خواب دیکھنے والا ہے - وہاں ادھشٹان اور دیکھنے والے دو نہیں ہیں ایک ہی ہے - ادھشٹان اور دیکھنے والے دو وہاں ہوتے ہیں - جہاں جڑ ادھشٹان مانا جاتا ہے - جیسے رسّی میں سانپ اور اُس کا دیکھنے والا - رسّی ادھشٹان ہے اور دیکھنے والا تو آپ ہے +

جڑ کے ادھشٹان کی مثال صرف ستھول درشٹی سے دی گئی ہے ورنہ

حقیقت میں یہاں بھی ساکشی چیتن ہی ادھشٹان ہے جیسا پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ مگر خیر۔ جہاں جس نظر سے بات چیت کی جائے وہاں اُسی نظر سے جواب بھی دینا چاہئے۔ اب میرا خیال ہے تو سمجھ گیا ہوگا کہ یہ پرپنچ متھیا ہے اور کس طرح اس کا نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ جب یہ سروپ سے متھیا ہی ہے تو اُس کی نورتی کی خواہش کیسی! تو ذرا اپنے آتم سروپ کا گیان حاصل کرلے اور وہ اُن ہُتوا پرتیت ہونے لگیگا +

فصل پانچویں

جگت کی نورتی کا سادھن

اُتّم۔ مہاراج! جو کچھ آپ نے فرمایا۔ میری سمجھ میں آگیا۔ جگت متھیا ہے اس میں شک نہیں ہے۔ مگر وہ مجھ کو بھیانک سوپن کی طرح دُکھدائی ہو رہا ہے۔ اکثر جن کو نیند کے وقت بُرے خواب دکھائی دیتے ہیں وہ اُن کے دور کرنے کے لئے کچھ سادھن کراتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہیں جھاڑ پھونک ہوتی ہے کہیں منتر جنتر جپے جاتے ہیں۔ میری بھی ویسے ہی کیفیت ہے۔ میں اِس متھیا جگت سے دُکھی ہوں اب آپ فرماویں کہ اُس کی نورتی کس طرح ہو۔ متھیا کی نورتی کی خواہش ہنسی کی بات ہے۔ مگر سنسار میں ایسا ہوتا بھی ہے۔ اس لئے آپ دیا کرکے اُس کا سادھن مجھ کو بتائیے +

گورو۔ بیٹے! میں نے پہلے ہی تجھ کو کہہ دیا ہے کہ آتما کے اگیان کی وجہ سے یہ جگ بھاستا ہے۔ جس وقت آتما کا گیان ہو جائیگا۔ اس کی نورتی ہوگی "اہم برہمہ" کا گیان حاصل کر۔ یہ سمجھ لے کہ تو آپ "برہم" ہے اور اس کا

دُکھ دُور ہو جائیگا۔ اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہیں ہے۔ جو چیز جس کے اگیان سے ہوتی ہے وہ اُس کے گیان سے مٹ جاتی ہے یہ قاعدہ ہے۔ رسّی کے اگیان سے متھیا سانپ کا ڈر ہوتا ہے۔ مگر جب رسّی کا گیان ہو جاتا ہے وہ خود بخود دور ہو جاتا ہے۔ تو اس بات کو سمجھ کہ پرپنچ جگت اور سنسار متھیا ہے اَسَت ہے تُو آپ ست ہے۔ متھیا اُس کو کہتے ہیں جو تین کال یعنی بھُوت۔ بھوشیہ۔ ورتمان (ماضی۔ حال۔ استقبال) میں نہ ہو۔ اور یہ تُو دیکھتا بھی ہے۔ متھیا چیز سے ادھشٹان کو نقصان نہیں پہنچتا۔ جیسے مرگ ترشنا کے فرضی جل سے زمین گیلی نہیں ہوتی۔ اُسی طرح جگت تجھ کو کیا نقصان پہنچا سکتا ہے! تجھ کو جس وقت ایسا گیان ہو جائیگا کہ "میں سچدانند سروپ برہمہ ہوں" اُسی وقت یہ دور ہو جائیگا۔ اِسی کو گیان کہتے ہیں۔ اِسی کا نتیجہ موکش کا یقینی سادھن ہے اور دوسرا کوئی نہیں +

اُتّم۔ کیا کرم کرنے سے اِس کی نِورتی نہ ہوسکیگی؟ +

گورو۔ نہیں۔ کرم۔ اُپاسنا۔ گیان۔ یہ تین چیزیں تین حالتوں کے پیدا کرنیوالے ہیں۔ آدمی میں مَل۔ وکشیپ۔ اور اگیان ہوتا ہے۔ مَل انتہ کرن کے میل کو کہتے ہیں۔ وِکشیپ چنچلتا کا نام ہے۔ اور اگیان اندھکار ہے جو چیز کو اُس کے اصلی روپ میں نہیں دیکھنے دیتا۔ مَل کا دفعیہ کرم سے ہوتا ہے وِکشیپ کا دفعیہ اُپاسنا سے ہوتا ہے۔ اسی طرح اگیان کا دفعیہ گیان سے ہوگا۔ یہ تجھ کو بتا دیا گیا ہے کہ یہ جگت صرف اگیان کی وجہ سے بھاستا ہے اگیان ہی اس کا اُپادان کارن ہے اور اس لئے گیان ہی اس کا علاج ہے اگیان کسی طرح کرم اور اُپاسنا سے دور نہ ہوگا۔ اگیان کا مخالف گیان ہی ہے گیان کو پرکاش کرنے دے اور وہ ناش ہو جائیگا۔ مثلاً گھر میں اندھیرا ہے۔

کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی - گھر میں جانور یا چور کا بھرم ہو رہا ہے - اب تم ہزار کرم کرو - یا جاپ کرو - یہ بھرم دور نہ ہوگا اور نہ من میں شانتی آویگی یقینی تدبیر یہ ہے کہ ایک چراغ جلادو - تاکہ اندھیرے کا ناش ہو جائے اُس وقت حقیقت کُھل جاویگی اور پھر کوئی بھرم نہ ستاویگا - اسی طرح صرف گیان ہی سے اگیان دور ہوگا اور تدبیر سے نہیں +

چھٹویں فصل

جیو و برہمہ کی ایکتا

اُتم - بھگون! میں نے سمجھ لیا کہ پرپنچ متھیا ہے - یہ بھی میری سمجھ میں آگیا کہ گیان ہی سے اگیان کا ناش ہوگا - آپ فرماتے ہیں "تو اپنے آپ کو سچد آنند برہمہ" سمجھ - اور تو آپ ہی آنند سروپ ہے"! آپ جو کہتے ہیں وہ صحیح ہے - مگر میرے دل میں ابھی تک جیو برہمہ کے ایک ہونے کی شنکا باقی ہے - دیا کر کے اُس کو دور کیجئے - تاکہ میں آتم گیان کو لکھ سکوں - اس بارہ میں میرے دو اعتراض ہیں +

پہلا اعتراض - میں اپنے آپ کو پاپ پُنیہ کا کرتا مانتا ہوں اور اُن کے پھل جنم مرن سُکھ دُکھ کا بھوگتا سمجھتا ہوں - مجھ میں جگت بھاستا ہے اس کی پرتیت ہوتی ہے - مجھ کو اس کے مکتی اور گیان کی خواہش ہے - برہمہ میں نہ پُنیہ ہے نہ پاپ ہے - نہ جنم ہے نہ مرن ہے نہ سُکھ ہے نہ دُکھ ہے - اُس کو گیان کی بھی خواہش نہیں ہے - اس لئے مجھ میں اور برہمہ میں بھید پرتیت ہوتا ہے - دونوں ایک کیسے ہو سکتے ہیں؟ +

دوسرا اعتراض - وید کہتے ہیں - ایک درخت ہے اُس میں دو پرند ہیں - ایک اپنے کرم کے پھل کو چکھتا رہتا ہے دوسرا شُدھ ہے بھوگ رہت ہے اور پہلے پرند کے پھل کا پرکاش کرتا رہتا ہے - اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ پہلا جیو ہے دوسرا ایشور ہے - اگر آپ جیو و برہمہ کی ایکتا مانوگے تو پھر وید کا کرم کانڈ اور اُپاسنا کانڈ فضول ٹھہریگا - اور بات بھی سچی ہے جب جیو برہمہ روپ ہی ہوگیا تو پھر کون کس کی اُپاسنا کرے - اور کون کس کے کرم کا پھل دے اور کون بھوگے برہمہ اور جیو کے ایکتا ماننے سے کتنے نقص واقع ہونگے +

گورو - اِس قسم کے اعتراضات کا ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے - ایسا ہوا ہی کرتا ہے - میں اب یُکتی کے ساتھ تیرے سوال کا جواب دونگا - تاکہ تو اصلیت کو سمجھ جائے اور تیری بھرانتی دور ہو - تجھ کو یہ یاد رہے کہ جس طرح ایک چیتن کے چار بھید مانے گئے ہیں ویسے ہی ایک آکاش کے بھی چار بھید مانے گئے ہیں - چیتن کے چار بھید یہ ہیں (۱) کوٹستھ (۲) جیو (۳) ایشور (۴) برہمہ اور آکاش کے چار بھید یہ ہیں (۱) گھٹ آکاش (۲) جل آکاش (۳) میگھہ آکاش اور (۴) مہاکاش - اگر اِن دونوں یعنی چیتن اور آکاش کی مشابہت پر تو ذرا غور کے ساتھ وچار کریگا - تو جو سنشے تجھ کو پیدا ہو گئے ہیں - سب کی نِورتی آپ ہی آپ ہو جائیگی - اب میں ترتیب کے ساتھ آکاش کے بھید کو بتاکر پھر تجھ کو چیتن کا بھید بتاؤنگا +

گھٹ آکاش - جل سے بھرے ہوئے گھڑے نے جہاں تک آکاش کو گھیر رکھا ہے وہ گھٹ آکاش ہے +

جل آکاش - جل سے بھرے ہوئے گھڑے کے اندر جہاں تک آکاش و

ستارہ وغیرہ کا عکس پڑ سکتا ہے اُس کو جل آکاش کہتے ہیں +

میگھہ آکاش - بادل سے گھرا ہوا آکاش اور بادل کے پانی میں جو آکاش ستارے وغیرہ کے عکس سے منعکس ہوتا ہے اُس کو میگھہ آکاش کہتے ہیں +

مہاکاش - جو سب جگہ باہر بھیتر ایک رس ویاپک ہے اور جس میں کمی بیشی کا امکان نہیں - اُس کو مہا آکاش کہتے ہیں +

یہ آکاش کے چار بھید ہیں - اب تو سمجھ لے کہ ان کے درمیان کیا فرق ہے +

چیتن کے بھی اسی طرح چار بھید ہیں +

کوٹستھہ - بُدھی یا بیشٹی اگیان نے چیتن کے جتنے حصہ کو اپنا ادھشٹاتا یا آدھار بنا رکھا ہے وہ کوٹستھہ کہلاتا ہے - جیسے گھٹ کا ادھشٹان آکاش نیارا ہے ویسے ہی یہ کوٹستھہ بھی نیارا ہے - کوٹستھہ کے معنی ہی آدھار کے ہیں - یہ کوٹستھہ نہ کبھی پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے - اور گھٹ سے گھرے ہوئے آکاش کی طرح مہاکاش سے ملا ہوا اُس سے ایک ہو رہا ہے - اُسی طرح کوٹستھہ بھی بُدھی یا بیشٹی اگیان کا آدھار بنا ہوا بھی چیتن سے ملا ہوا ایک ہو رہا ہے - اور اُس سے ابھید ہے +

جیو - کام اور کرم والی بُدھی کے اندر جہاں تک چیتن کا عکس ہے وہ اور یہ عکس (دونوں مل کر) جیو کہلاتا ہے - جیو صرف چیتن کے عکس ہی کو نہیں کہتے - بلکہ جیسے گھٹ آکاش کے شمولیت میں آکاش و ستاروں کے عکس کے اندر کی جگہ کو جلاکاش کہتے ہیں - اُسی طرح کوٹستھہ سہت چد ابھاس (چیتن کے عکس) کو جیو کہتے ہیں - زیادہ واضح طور پر اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ بُدھی میں چیتن کا پرتی بنب اور بُدھی کا اَدھشٹان چیتن - دونوں کا نام جیو ہے +

اب یہ سوچنا چاہئے - بدّھی کے اندر جو چیتن کا عکس ہے وہ کوٹستھ کا ہے اور کسی کا نہیں ہے کوٹستھ بنب ہے اور اُسی کا عکس بدّھی میں پڑتا ہے - جیسے شیشے کے پاس لال پھول رہنے سے اُسمیں پھول کی سُرخی کی دمک آتی ہے ویسے ہی بدھی میں چیتن کی دمک ہے جیسے شیشہ صاف ہوتا ہے ویسے بُدھی بھی شُدّھ ہوتی ہے اس لئے وہ عکس کو قبول کرتی ہے اور وہ بالکل اُسی طرح کی ہے جیسے مہاکاش کا گھڑے کے پانی کے اندر عکس ہوتا ہے - اِس طرح بُدھی میں آبھاس اور بُدھی کا ادھشٹان چیتن دونوں کا نام جیو ہے +

یہ جیو توم پد کا واچ ہے اور چدابھاس کو چھوڑ کر جو کوٹستھ ہے وہ توم پد کا لکش ہے +

جس طرح گھٹ آکاش کرم نہیں کرتا - شُدّھ اور نرلیپ ہے اور گھٹ کے چلنے پھرنے سے اُس کی حیثیت میں فرق نہیں آتا - ویسے ہی بُدھی ابھاس کے ساتھ سارے کام کرتی ہے کوٹستھ کچھ نہیں کرتا وہ شُدّھ اور نرلیپ ہے - اُس کے لئے سُکھ دُکھ - آنا - جانا - مرنا - جنمنا نہیں ہے - اور اُس کی چیتن برہم کے ساتھ علیحدگی نہیں ہے +

خواہ تو اس طرح سمجھ لے کہ ہیشٹی اگیان میں جو چیتن ابھاس ہے وہ اور ادھشٹان کوٹستھ ان تینوں کا نام جیو ہے - سارے اگیان کو سمشٹی اگیان کہتے ہیں اور اگیان کے اُس حصہ کو جو کوٹستھ سے (ظاہرا) سمبندھ رکھتا ہے ہیشٹی اگیان کہتے ہیں - اور یہی ہیشٹی اگیان جیو پنے کی اُپادھی ہے - یہاں تک جیو کا بیان ہُوا +

ایشور - مایا میں جو چیتن کا ابھاس (عکس یا سایہ) ہے - وہ - اور مایا کا ادھشٹان چیتن - اِن دونوں کا نام ایشور ہے - اِس کی مشابہت میگھ اکاش

سے ہے - یہ ایشور انتریامی ہے - کیونکہ سب کا پریرک ہے - نِت مُکت ہے کیونکہ اپنے سروپ سے اُس کو آورن (اگیان) نہیں ہے اور سروگیہ ہے سب کا جاننے والا ہے - اِس میں شُدھ ستوگُن ہے - جو رجوگُن اور تموگُن سے دبا ہُوا نہیں ہے - اور چونکہ ستوگُن سے گیان کی اُتپتی ہوتی ہے - ایسے ستوگُن والی مایا میں جو چیتن کا ابھاس ہوتا ہے - اُس میں آورن (پردہ و اگیان) کا اِمکان نہیں ہوتا - اس لئے وہ مُکت اور سروگیہ ہے - اب یہاں پر تجھ کو سوچنا چاہئے - ایشور کا ادھشٹان جو چیتن ہے وہی جیو کا بھی ہے آکاش کی طرح چیتن ایک رس ہے - اُس کو بندھ اور موکش نہیں ہے - یہ بندھ موکش صرف ابھاس کی نسبت کہا جا سکتا ہے - ایشور میں شُدھ ستوگن کی وجہ سے آورن نہیں ہے اس لئے وہ مُکت ہے - جیو میں ملن ستوگُن کی وجہ سے آورن ہے اس لئے وہ بندھ ہے اس میں بھی بندھ چیتن ادھشٹان کے لئے نہیں ہے صرف ابھاس کے لئے ہے - ادھشٹان چیتن کا مایا میں جو عکس (ابھاس) روپ ایشور ہے وہ "توم" پد کا واچ ہے اور ادھشٹان چیتن محض "تت" پد کا لکش ہے +

اسی ایشور سے جگت کی اُتپتی - پرلے اور سنگھار کا بیوہار ہوتا ہے چیتن انش تو آکاش کی طرح ہمیشہ اسنگ رہتا ہے ابھاس انش سے جگت کی اُتپتی وغیرہ ہوتی ہے اور اِسی انش میں سروگیہ تا وغیرہ ہے - جس کی بھگت لوگ مہما گاتے ہیں اور چیتن انش ایک رس ہے +

برہم - برہمانڈ کے بھیتر باہر مہاکاش کی طرح جو چیتن پری پورن ہے وہی برہم ہے وہ برہم نہ نزدیک ہے نہ دور ہے - کیونکہ جو چیز اپنے سے علیحدہ ہو اُس کی نسبت نزدیک اور دور کا خیال ہوتا ہے - برہم سب کا آتما ہے - جیسے مہاکاش ہر طرح کے آکاش میں ہے ویسے ہی برہم بھی سب میں ہے اور

وہی لکش ہے +

اِن چار طرح کے چیتن میں جیو سروپ میں جو مِتھیا ابھاس انش ہے وہی پاپ پُنیہ کا کرتا ہے اور وہی پھل بھوگتا ہے۔ کوٹستھ جو اِس جیو کا ادھشٹان ہے وہ آزاد اور شدّھ مکت نِت ہے اور اس لئے جب کبھی "تتو مسی" کہا جاتا ہے تو وہاں ابھاس کو چھوڑ کر کوٹستھ ہی کو درِشٹی میں رکھ کر برہم بتایا جاتا ہے کیونکہ وہ اصل میں برہم سے جدا نہیں ہے +

تُو نے یہ اعتراض کیا تھا کہ جیو برہم ایک نہیں ہو سکتے۔ اب اس مثال سے تو سمجھ گیا ہوگا کہ چیتن کی درشٹی سے ان میں کوئی بھید نہیں ہے۔ چیتن کا ابھاس انش جیو میں پاپ پُن کرتا ہے۔ ابھاس انش کو چھوڑ دو۔ چیتن انش کو لے لو۔ چیتن میں اب کوئی بھید نہیں ہے +

اب تیرا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ ایک درخت پر دو پرند بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک پھل بھوگتا ہے دوسرا پھل دیتا ہے۔ پھل بھوگنے والا جیو ہے پھل دینے والا ایشور ہے۔ یہاں جیو اور برہم کا گرہن نہیں کیا گیا بلکہ سمشٹی بیشٹی مایا میں جو چیتن کا ابھاس ہے اُس سے مراد لی گئی ہے نہ جیو کرم کرتا ہے نہ ایشور پھل دیتا ہے۔ ایشور میں جو ابھاس ہے وہ پھل دیتا ہے جیو میں جو ابھاس ہے وہ کرم کرتا ہے۔ جیو و ایشور کے چیتن انش گھٹا کاش اور مہا آکاش کی طرح ہیں اُن میں ذرا بھی بھید نہیں ہے +

اس لئے تجھ کو "اہم برہم آسمی" "میں برہم ہوں" اِس کے اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب تک اس کی سمجھ نہ آویگی تب تک بھرانتی بھی دور نہ ہوگی +

ساتویں فصل

گیان کی سات اوستھائیں اور گیان کس کو ہوتا ہے

اُتّم - مہاراج! آپ نے فرمایا ہے کہ جب تک تو "اہم برہمہ اسمی" یعنی "میں برہمہ ہوں" اس کو نہ جانیگا تب تک بھرانتی رہیگی - یہ فرمائیے کہ اس طرح کا گیان کس کو ہوتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ یہ گیان کُوٹستھ کو ہوتا ہے تو پھر کوٹستھ وِکاری (ناقص) ہوگا اور اگر یہ مانا جائے کہ ابھاس یعنے کُوٹستھ چیتن کے پرتی بنب کو ہوتا ہے تو بھرانتی ہوگی - کیونکہ آپ نے تھوڑی دیر ہوئے یہ کہا تھا کہ "صرف کُوٹستھ اور برہمہ کی ایکتا ہے" ابھاس اس لئے برہمہ سے علیحدہ ہوا - اور اُس کو یا بدھی سہت ابھاس کو جو گیان ہوگا - وہ صحیح گیان نہ ہوگا بلکہ بھرم ہوگا - اور اگر اس بھرانتی گیان ہی کو گرہن کریگا تو پھر متھیا جگت کی اس سے نورتی نہ ہوگی +

گورو - تیرا سوال بہت دلچسپ ہے - اب تو ابھاس کی سات اوستھاؤں کو سن - ان اوستھاؤں میں سے کوئی بھی چیتن کُوٹستھ کی اَوستھا نہیں ہیں اور "اہم برہم اسمی" کا گیان بھی ان سات اوستھاؤں کے اندر ہوتا ہے ان اوستھاؤں میں اگیان آورن ہے - بھرانتی ہے دو طرح کے گیان ہیں - سوک ناس - اتی ہرش +

"میں برہمہ کو نہیں جانتا" اس طرح کہنا اگیان ہے +

"برہمہ نہیں ہے اور نہیں بھاستا ہے" یہ آورن (پردہ - غلاف) ہے - اس کے دو قسم ہیں ایک قطعی انکار جیسے برہمہ نہیں ہے، دوسرا اس کے بھان نہ ہونے کا اقرار یعنی برہمہ کا بھان نہیں ہوتا +

جنم مرن ۔ آواگون ۔ پُنیہ پاپ ۔ سُکھ دُکھ وغیرہ کو اپنے سروپ میں سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ یہ آتما میں ہیں بھرانتی کہلاتا ہے ۔ اس بھرانتی کو شوک بھرم ۔ اور ادھیاس بھی کہتے ہیں +

گیان دو طرح کا ہے ۔ پروکش اور اپروکش ۔ "برہمہ ہے" اس طرح برہمہ کا اقرار کرنا پروکش ہے اور "میں برہمہ ہوں" ۔ اس طرح کہنا اپروکش گیان ہے ۔ پروکش کو بعید اور اپروکش کو قریب کہہ سکتے ہیں ۔ اس قسم کا سنشے کہ "برہمہ نہیں ہے" پروکش گیان سے دور ہوتا ہے اور ساری اودیا کا ناش "میں برہمہ ہوں" ۔ اِس اپروکش گیان سے ہی ہوتا ہے ۔ اودّیا کی تین قسمیں ہیں ۔ اگیان ۔ آورن ۔ اور بھرانتی ۔ "میں برہمہ کو نہیں جانتا" یہ اگیان ہے "برہمہ نہیں ہے اور بھان نہیں ہوتا" یہ آورن ہے "میں برہمہ نہیں ہوں ۔ اور پاپ پُنیہ کا کرتا بھوکتا ہوں" یہ بھرانتی ہے ۔ ان تینوں کا ناش اپروکش گیان سے ہوتا ہے +

جس وقت ایسا انبھو ہو جائے کہ "میں جنمتا مرتا نہیں ۔ مجھ میں دُکھ سُکھ نہیں ہے ۔ نہ مجھ میں سنسار ہے ۔ میں کُوٹستھ برہمہ ہوں" اور سارے انرتھ کا نِورتی ہو جائے تو اُس کو بھرانتی ناش کہتے ہیں ۔ اسی کو شوک ناش بھی کہا جاتا ہے +

اور جب سارے سنشے دور ہو جائیں اور ادّویت گیان ہو کر آنند پیدا ہو تو اُس کو انّدھرش کہتے ہیں +

گیان انہیں سات اوستھاؤں میں ہوتا ہے ۔ تیرا سوال یہ تھا کہ گیان کس میں ہوتا ہے ۔ اُس کا یہ جواب تھا +

اُتّم ۔ مہاراج ! میں نے اسکے ساتھ یہ بھی پوچھا تھا کہ "اہم برہمہ" کا

گیان کس کو ہوتا ہے۔ اگر یہ ابھاس کو ہوتا ہے تو وہ برہمہ سے نیارا ہے اُس کو متھیا گیان ہوگا۔ اور بھرانتی ہوگا۔ برہمہ گیان کو متھیا اور بھرانتی کہنا مناسب نہیں +

گورو۔ یہ گیان اصل میں بُدھی سہت ابھاس کو ہوتا ہے۔ کُوٹستھہ کو نہیں۔ مگر ابھاس کُوٹستھہ کو اور اپنے سروپ کو اپنا آتما سمجھ کر "میں" کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ یعنی "میں برہمہ ہوں"۔ صرف اپنے ہی لئے نہیں کہتا +

اِس "اہم" (میں) شبد میں کُوٹستھہ کا جو بھان (اظہار) ہوتا ہے وہ تو گھٹ اکاش اور مہاکاش کی طرح برہمہ چیتن سے ایک ہے۔ اُس میں تو کوئی اعتراض ہی نہیں ہے اس کو ویدانت میں مُکھیہ سامانادھی کرن کہتے ہیں۔ کیونکہ جس کا جس کے ساتھ ہمیشہ ابھید سنگ ہے وہ اُس سے نیارا نہیں ہے +

اب رہا ابھاس۔ اہم شبد میں ابھاس کا جو بھان (اظہار) ہوتا ہے وہاں وہ اپنے سروپ کو دور بادھ کرکے برہمہ سے ابھید ہوتا ہے۔ جیسے انسان اور انسان کے چہرہ کا عکس آئینہ میں ہوتا ہے۔ کہنے کے لئے یہ دو ہیں مگر جب پرتی بنب کے خیال کو دور کرکے کہا جائے تو وہ ایک ہی ہوتے ہیں اس خیال کا دور کرنا بادھ کہلاتا ہے اور اس کو ویدانت شاستر میں بادھ سمانادھی کرن کہتے ہیں۔ اس طرح ابھاس کا برہمہ کے ساتھ بادھ سمانادھی کرن ہے اور وہ اس سے ابھید نہیں ہے +

آتھم۔ یہ "اہم برہمہ" کا اپروکش گیان تما۔ ودیا کا دور کرنیوالا بتایا گیا ہے۔ اس کی نسبت یہ اعتراض ہوتا ہے کہ برہمہ کا گیان پرتیکش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پرتیکش گیان صرف اندریوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ برہمہ کے گیان کو اندریوں سے کوئی نسبت نہیں۔ کیونکہ اندریاں "برہمہ" کو وشے نہیں کر سکتیں

اس لئے یہ بتائیے کہ اِندریوں کے بغیر یہ گیان پرتیکش کیسے ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے؟

گورو۔ تمہارا اعتراض کہ اِندریوں کے بغیر پرتیکش گیان نہیں ہو سکتا اس کا کوئی نیم نہیں ہے۔ کیونکہ تم اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ سُکھ دُکھ کا گیان اِندریوں سے نہیں ہوتا۔ پھر بھی سُکھ دُکھ کا گیان پرتیکش ہوتا ہے +

جب کبھی وِشیوں کا پرتیکش گیان ہوتا ہے۔ وہاں دو حالتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اوّل وِشے سے وِرتی کا جب سمبندھ ہوتا ہے تب وہ وِشے آکار یعنی وشے کا روپ بن جاتی ہے تب گیان ہوتا ہے۔ دوسرے یہ گیان کہیں کہیں شبد سے بھی ہوتا ہے۔ مثلاً دس نادان آدمی ندی پار جا رہے تھے جب ندی کے اُس پار پہنچ گئے۔ تو اُن کو خیال آیا کہ اپنے آدمیوں کو گن لیں کوئی ڈوب تو نہیں گیا۔ چنانچہ اُن میں سے ہر شخص نے بار بار شمار کیا۔ صرف نو آدمی گنتی میں آئے۔ کیونکہ گننے والا اپنے آپ کو شمار نہیں کرتا تھا۔ تب وہ رونے لگے۔ آخر ایک شخص اُدھر سے گذرا اس نے پوچھا۔ تم کیوں روتے ہو۔ ان لوگوں نے جواب دیا۔ ہم دس آدمی گھر سے باہر نکلے تھے اب ندی کے اس پار آکر گنتے ہیں تو صرف نوُ ٹھہرتے ہیں اُس نے کہا۔ ذرا میرے سامنے تو گنو۔ ایک نے شمار کیا صرف نو شمار میں آئے۔ تب اُس اجنبی شخص نے ہنس کر کہا "دسواں تُو ہے"۔ اور وہ خوش ہو گیا غلطی معلوم ہو گئی۔ اِس شبد سے اُس آدمی کے انتہ کرن کی وِرتی کا سمبندھ ہو کر دشم آکار ورتی ہوئی اور اُس کو دسواں کا گیان پرتیکش ہو گیا +

اِسی طرح "مہاواکیہ" کے سننے سے انتہ کرن کی ورتی برہمہ آکار ہوتی ہے اور وہ وِرتی باہر نہیں جاتی اندر ہی کام کرتی ہے۔ اُس کا سمبندھ برہمہ سے ہے

اس لئے اُس سے سُکھ دُکھ کے گیان کی طرح برہمہ کا بھی پرتیکش گیان ہوتا ہے +

اس طرح گورو کی زبان سے اتنی باتیں سُنکر اُتم کی شانتی ہوگئی - اور اُس نے مہاواکیہ "اہم برہمہ آسمی" سُنکر برہمہ آکارورتی کے دوارا اپنے روپ کا انبھو کر لیا - اور اُس کو بھید باد کا جو دُکھ تھا اُس کی نورتی ہوگئی +

مُول سہت سنشے مٹے - بھیا گیان کا بھان
بھید بھرم سب ہی ہٹے - رل گیا پد نروان
جو جن یہ شاکھا پڑھیں شردھا سہت وچار
گورو دیا سے وہ لہیں پد ادّویت اپار
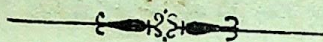
پانچویں شاکھا

مدھیم ادھیکاری اُپدیش

پہلی فصل

پرمان وغیرہ کا ذکر

اُتّم گورو کے مختصر اُپدیش کو سُنکر خاموش ہوگیا - گیان کے پُھرنا کی وجہ سے اُس کے چہرہ پر ایک طرح کی بشاشت کے آثار پیدا ہوئے - اب اُس کو کسی طرح کے سوال کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی - اُس کی حالت دیکھکر پاس بیٹھے ہوئے آدمیوں کو تعجب ہوا - کیونکہ اکثر آدمی عرصہ سے ست سنگ کر رہے تھے - مگر اُن کی حالت نہیں تبدیل ہوئی - اس کو بہت جلد اثر ہوگیا - گیان کی حالت میں محو ہوگیا - اُتّم ادھیکاری میں اور دوسروں میں واقعی بہت فرق ہوا کرتا ہے +

اُتّم کو خاموش دیکھ کر اُس کے بھائی مدھیم نے گورو کی اجازت لیکر اس طرح سوال کرنے شروع کئے +

مدھیم - پربھو! آپ نے آخر میں اِندریہ گیان کے سلسلہ میں بہت کم تقریر کی تھی - صرف اشارہ کے طور پر کچھ فرمایا تھا - میں چاہتا ہوں - اُس کو تفصیل کے ساتھ سُنوں +

گورو- اندریوں کے دوارا جو گیان ہوتا ہے وہ کئی قسم کا ہے - ان کو پرمان کہتے ہیں- پرمان کے دو مطلب ہیں- ایک وہ جو براہ راست اندریوں سے حاصل ہو- دوسرا وہ ہے جو اندریوں سے حاصل کئے ہوئے علم کی مدد سے نتیجے پر پہنچنے میں آسانی ہو +

یہ پرمان چھ قسم کے ہیں- پرتیکش - انومان - اُپمان - شبد - ارتھاپتی - انوپ لبدھی +

پرتیکش پرمان وہ ہے جو براہ راست اندریوں سے حاصل ہو- جیسے گائے کا دیکھنا- انومان پرمان وہ ہے جو قیاس سے جانا جائے - جیسے کسی شخص کو کھانے کی خواہش نہیں ہے اور وہ آسودہ نظر آتا ہے- اس سے قیاسی طور پر یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ اُس نے پہلے کھانا کھا لیا ہے شبد پرمان وید اور گورو- و- آپت پُرش وغیرہ کے کلام کو کہتے ہیں کیونکہ اگر شبد کا پرمان نہ مانا جائے تو پھر کسی کو کسی کی بات پر وشواس نہ ہوگا ایک شخص نے کسی سے کہا تیرا لڑکا مر گیا ہے- اور وہ رونے لگا- اگر شبد پرمان صحیح نہ مانا جائے تو پھر یہ حالت نہ ہونی چاہئے- کیونکہ سننے والے کو پرتیکش یا انومان سے لڑکے کے مرنے کا گیان نہیں ہوا تھا- چوتھا اُپمان ہے- اُپمان مشابہت کو کہتے ہیں جس میں مشابہت کی مدد سے گیان حاصل کیا جائے- مثلاً کسی شخص نے کسی سے کہا- جنگل میں ایک جانور ہوتا ہے جس کو گوئیہ کہتے ہیں اور وہ گائے سے مشابہہ ہے سننے والے نے پہلے کبھی گوئیہ کو نہیں دیکھا تھا- جنگل میں اُس کی ایسے جانور پر نگاہ پڑ گئی- اور مشابہت کی مدد سے اُس نے نتیجہ نکال لیا کہ یہ گوئیہ ہے- ارتھاپتی ظاہری سامان کو دیکھ کر نتیجہ اخذ کرنے کو کہتے ہیں- مثلاً ایک شخص دن کو

مگر جسم سے موٹا تازہ ہے - اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ وہ رات کو کھاتا ہوگا اس کا نام ارتھاپتی ہے اور مکان وغیرہ کو سامان سے خالی پاکر یقین کر لینا کہ مکان میں کچھ نہیں ہے انوپ لبدھی پرمان کہلاتا ہے - یہ ابھاو کا گیان ہے یہ چھ قسم کے پرمان ہیں جن کو ویدانت مانتا ہے اِن کے سوا - اسمبھاو اور ایتھیہ بھی کسی کسی نے مانے ہیں مگر اُن کی بابت سب متفق نہیں ہیں - اور اس لئے اُن کا ذکر فضول ہے +

اِن چھ پرمانوں کی نسبت خاص خاص گروہ کے خاص خاص خیالات ہیں +

چارواک صرف پرتیکش پرمان کو مانتا ہے دوسروں کو صحیح تسلیم نہیں کرتا اور اُن کو اسی ایک کے ماتحت سمجھتا ہے +

بودھ - ویشیشک اور سوگت مت والے پرتیکش اور انومان دونوں کو مانتے ہیں +

سانکھیہ شاستر کے آچاریہ کپل جی پرتیکش - انومان اور شبد تین کو مانتے ہیں +

نیائے شاستر کے آچاریہ گوتم جی پرتیکش - انومان - شبد اور اُپمان چار کو مانتے ہیں +

پورب میمانسا کا ایک پیروکار پربھاکر ارتھاپتی کو - پورب میمانسا کا دوسرا پیروکار بھٹ - انوپ لبدھی کو بھی ان میں یکے بعد دیگرے اضافہ کرتے ہیں +

ویدانت بھی پرتیکش پرمان کو صحیح سمجھتا ہے مگر ساتھ ساتھ اوروں کی بھی ضرورت تسلیم کرتا ہے - اس سے اُس کو بحث نہیں ہے کہ اور پرمان

پرتیکش پرمان کے ماتحت ہیں یا نہیں ہیں - کیونکہ اپنے اپنے موقع ومحل کے لحاظ سے یہ سب کچھ گیان کے سادھن ہوتے ہیں - مگر جس بات پر ویدانت میں زیادہ زور دیا جاتا ہے وہ انبھو اور سمرتی ہیں اور ان کی مدد سے زیادہ تر وہ گیان حاصل کرنے میں سہولیت تلاش کرتا ہے - اور جہاں انسان کا اپنا انبھو شامل نہیں ہوتا وہاں یہ تعلیم ہے کہ کسی بات کو صحیح اور سچی نہ قبول کرو - اپنے انبھو پر سب سے زیادہ زور ہے - پھر اور پرمان آتے ہیں - فرض کرو - کوئی بات کہی گئی - شبد سے اُس کی سند ملتی ہے لیکن اگر اُس کو اپنی بُدھی ہی صحیح نہیں تسلیم کرتی تو تم کو قبول کرنے کے لئے جبر نہیں ہے - اس لئے یہ کہا گیا ہے کہ جہاں شُرتی - گورو اور اپنے انبھو کا شمول ہے وہاں تو تم کو کسی چیز کو قبول کرنا چاہئے - اور جہاں یہ بات نہ ہو وہاں اُس مضمون کو آیندہ غور کرنے کے لئے چھوڑ دینا چاہئے +

انسان کی چھ اندریاں ہیں - آنکھ - ناک - کان - ذائقہ - چرم (توچا) اور من - آنکھ دیکھتی ہے ناک سونگھتی ہے - کان سُنتا ہے ذائقہ چکھتی ہے چرم چھُوتا ہے اور من انبھو کرتا ہے - اس طرح پرتیکش کا علم ہوتا ہے +

اکثر لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب کوئی چیز سامنے آتی ہے - تب ہی پرتیکش کا علم ہوتا ہے اگر ایک چیز آنکھ کے سامنے نہ آوے تو کوئی اُس کو دیکھ نہ سکیگا اور علم نہ ہوگا و علےٰ ہذالقیاس - اس کے سوا اندریوں کے علم کے دھوکے کے بارے میں سینکڑوں نظیریں پیش کی جاسکتی ہیں - مثلاً کسی شخص کو کسی خاص وجہ سے ایک چیز دو دکھائی دیتی ہے - یہاں بھرم ہوتا ہے اُس کے جواب میں ویدانت جہاں اور بہت سی باتیں بتاتا ہے - ساتھ ہی زور کے ساتھ کہتا ہے کہ ویدانت کا مقصد صرف اپنا علم آپ حاصل کرنا ہے - تم

کو اختیار ہے جس کو چاہو اُس سے انکار کرو۔ جس پر جی میں آوے اعتراض جاؤ۔ مگر تم کسی حالت میں اپنی ذات سے انکار نہیں کر سکتے۔ تمہاری ذات ہستی ہے ہستی اصلیت ہے اسی اصلیت کو برہمہ کہتے ہیں ویدانت اسی برہمہ کے جاننے کا سائنس ہے اور اِسی پر اُس کی تمام بحث و مباحثوں کا دارومدار ہے۔ اور یہ اپنا گیان۔ یا اپنی ذات کا گیان بھی پرتکیش ہوتا ہے جیسا پہلے بیان کیا جا چکا ہے +

انومان بھی پرتکیش کی ایک دوسری صورت ہے۔ اور یہی حال شبد کا بھی ہے۔ جو کچھ کسی شخص نے انومان کیا ہے اُس کی بنیاد بھی پرتکیش ہے اور جو کچھ ویدوں میں لکھا ہوا ہے وہ بھی کسی کا پرتکیش اور انومان ہے اور اس لئے اُس کی عزت ہے +

دوسری فصل

متھیا وید گورو

مدھیم۔ کرپا ساگر! میں نے پرمان کے بارہ میں آپ کی زبانی کافی آگاہی حاصل کرلی۔ مگر چونکہ آپ جگت کو متھیا کہتے ہو۔ اس لئے جگت میں جو کچھ ہے سب متھیا ہے اور اس لئے یہ سب باتیں جو کہی جاتی ہیں۔ سب متھیا ہی ہوئیں۔ اُن سے کوئی پریوجن سدّھ نہیں ہو سکتا +

جب جگت متھیا ہے تو جگت میں جتنے گورو۔ وید اور شاستر ہیں۔ وہ متھیا ہوئے۔ متھیا گورو۔ وید و شاستر سے جگت کی نِورتی ہے کیسے ہوگی مرگ ترشنا (سُراب) کے جل سے پیاس نہیں بجھ سکتے۔ بلکہ اور پریشانی

بڑھتی ہے - اسی طرح سے آپ کے سدھانت کے موافق وید و گور سب متھیا ہوئے اور متھیا چیز کس طرح فائدہ بخش ہوگی - کیونکہ وہ متھیا ہی ٹھہری - اگر یہ کہا جائے کہ وید اور گورو سچے ہیں اور ان سے سچا پھل پیدا ہوتا ہے تو پھر آپ کا ادّویت واد نہیں رہتا - اور اگر اِن کو متھیا کہو تو متھیا چیز سے کوئی کام سِدّھ نہیں ہوتا اور اُن کے پیچھے جانا غلطی ہے - معلوم ہوتا ہے اسی وجہ سے لوگوں نے ویدانت کے ادّویت پکش کو صحیح نہیں تسلیم کیا - اور دویت وادی ہوگئے

گورو - بیٹے! تو نے ایک ساتھ بہت سے سوال کئے - اگر ایک ایک سوال کرتا تو اچھا ہوتا ہیں قاعدہ کے ساتھ اُن کا جواب دیتا جاتا - ایک ساتھ بہت سی باتیں پوچھنے میں جواب دینے میں بیقاعدگی ہوتی ہے +

تدھیم - سب سے پہلے یہ فرمائیے کہ متھیا وید اور گورو سے کس طرح جگت کی نِورتی ممکن ہے ؟ کیا مرگ ترشنا سے کسی کی کبھی پیاس بجھی ہے ؟ +

گورو - جو چیز جیسی ہو - اُسکی نِورتی اُسی طرح کی چیز سے ہوتی ہے یہ نیم ہے - یہ جگت چونکہ متھیا ہے اسلئے اُسکی نِورتی بھی متھیا ہی گورو اور وید سے ہوگی - سچے گورو اور وید سے کوئی لابھ نہیں ہو سکتا - ہمیں تُو نے مرگ ترشنا کی مثال دی ہے یہ مثال وِشم دِرشٹانت ہے - بات کچھ ہے مثال کچھ دی جاتی ہے - اس لئے اس کی مدد سے تجھ کو سچائی کے معلوم کرنے میں ہمیشہ ناکامیابی ہوگی +

سنسار میں دو طرح کی سَتّا ہیں - چیتن میں پرمارتھ سَتّا ہے - اور اِس سے علیحدہ جو متھیا سَتّا ہے اُس کی دو قسمیں ہیں - بیوہارِک سَتّا - اور پرتی بھاسِک سَتّا +

جو چیز برہمہ گیان کے بغیر دور نہ ہوے اور اُس کی نِورتی ہیں برہمہ گیان کا سادھن ہو وہ بیوہار سَتّا ہے - سنسار کا جو کچھ کاروبار ہے اندریوں کے کرشمے - پرپنچ کے نظارے - وغیرہ - ان کا بغیر گیان کے دفعیہ نہیں ہوتا

کیونکہ ان میں بیوہارک ستا ہے - اگر تم یہ کہو کہ کسی کو مرض ہے - اور حکیم کی دوا
کرنے سے وہ دور ہو جاتی ہے - اس لئے یہاں برہمہ گیان کی کیا ضرورت ہے
تو ہم پوچھیں گے کہ آیا - یہ مرض ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا - یا تھوڑی دیر کے لئے
اگر تم یہ کہو کہ ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا تو غلط ہوگا - کیونکہ کوئی نہیں کہہ سکتا
کہ موقع پاکر پھر مرض نہ اُبھریگا - کیونکہ بھوک پیاس کی طرح اُس کا بھی حال ہوتا
ہے - کبھی نہ کبھی پھر دُکھ دیگا - اس لئے اُس کی نِورتی نہیں ہوئی اور اگر یہ
کہو کہ تھوڑی دیر کے لئے دفعیہ ہوا تو پھر کوئی بات نہیں ہوئی - اس لئے
ایشور سرشٹی میں یہ جو جنم مرن - پاپ پُنیہ - کرم دھرم - سورگ نرک ہے وہ
سب بیوہارک ستا ہے اور اُس کی نِورتی کا اُپائے صرف برہمہ گیان ہے
متھیا ستا کا ایک روپ تو یہ ہُوا - دوسری ستا کا نام پرتی بھاسک ستا
ہے - پرتی بھاسک ستا اُس کو کہتے ہیں جس کی برہمہ گیان کے بغیر نِورتی
ہو - جیسے مرد تھل (سُراب) کو دیکھ کر پانی کا بھرم - رسّی کو دیکھ کر سانپ
کا دھوکہ - سیپ کو دیکھ کر چاندی کا مغالطہ - درخت کے ٹھونٹھ میں
آدمی کا فریب وغیرہ وغیرہ یہ سب پرتی بھاسک ستا کہلاتی ہیں پرتی
کے معنی ہیں پرتیت اور ستا کے معنی ہیں ہونا - یعنی جس کا یقین خالی
پرتیت ماتر ہے اصل میں کچھ نہیں ہے اُس کو پرتی بھاسک ستا کہتے
ہیں اور

پرمارتھک ستا اُس کو کہتے ہیں جو تین کال میں ہمیشہ بنی رہے - اور
اُس میں کسی طرح کی کمی بیشی نہ آوے یہ ستا چیتن کی ہے +

اب تو دیکھ - جہاں کہیں سوال ہو - وہاں یہ خیال کرلے کہ وہاں
کونسی ستا ہے اور خیال کے پہلو میں اُس کے لحاظ سے مشابہت بھی ہے یا

نہیں۔ متھیا جگت کے بیوہار میں بیوہارک ستّا ہے۔ مرگ ترشنا کی مثال پرتی بھاسک ستّا ہے۔ ان دونوں کا ایک دوسرے سے میل نہیں ہے اس لئے یہ تیری مثال غلط ہے۔ پیاس بیوہارک ستّا ہے۔ سُراب کا پانی پرتی بھاسک ستّا ہے۔ اِن میں میل نہیں ہے اس لئے یہاں وِشم درشٹانت کا نقص ہے+

یہ تیرے سوال کے ایک انگ کی غلطی دکھائی گئی۔ اب تیرا سوال یہ ہے کہ جگت کی نِورتی متھیا وید متھیا گورو سے کیسی ہوگی۔ تو نے یہ سُن لیا ہے کہ جگت متھیا ہے جب جگت متھیا ہُوا تو اِس کی نِورتی بھی متھیا اوپائے اور متھیا تدبیر سے ہوگی اور اس لئے وید اور گورو جو متھیا ہی ہیں اُس کے سادھن بن سکیں گے۔ اگر جگت ست ہوتا تو اُس کے لئے ست وید اور ست گورو کی ضرورت ہوتی۔ یہاں مثال کے طور پر میں تجھ کو ایک قصّہ سناتا ہوں+

کہتے ہیں کسی دیش کا ایک راجہ تھا۔ جو اپنے عہد میں بڑا طاقتور اور عالیشان سمجھا جاتا تھا۔ اُس کی فوج بہت بڑی تھی۔ خزانہ میں مال و اسباب اتنا تھا کہ جس کا حدو حساب نہیں۔ بڑے بڑے محل تھے۔ جو ہر طرح سے آراستہ تھے۔ اور جو سامان کہ دولت سے حاصل کئے جا سکتے ہیں اُس کے پاس سب کچھ تھا+

ایک رات کو راجہ اپنے محل میں بے خبری کی نیند سو رہا تھا۔ دروازوں پر چوکیداروں کا پہرہ تھا۔ راجہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ معہ فوج شکار کھیلنے کے لئے جنگل کو نکلا ہے۔ اتفاق وقت اُس کا گھوڑا کسی خوفناک جھاڑی میں چلا گیا۔ اُس میں سے ایک باولی لومڑی اُچھلتی ہوئی آئی اور راجہ کے پاؤں کو کاٹنے لگی۔ اُس بیچارے نے بہت کوشش کی کہ لومڑی اُس کو دُکھ

نہ دے سکے مگر کچھ نتیجہ نہیں ہوا۔ آخر لومڑی کے زخم سے وہ پریشان ہوگیا اور
دُکھ درد کی وجہ سے رونے چلّانے لگا۔ اور جب زور کے ساتھ کئی کوڑے مارے
تب جاکر لومڑی اُس کو چھوڑ کر بھاگی +

لومڑی بھاگنے کو تو بھاگ گئی۔ مگر راجہ کے پاؤں میں سخت زخم آگیا اور
وہ خود دیوانہ وار ادھر اُدھر گھومنے لگا۔ ایک آدمی نے اُس سے کہا۔ فلاں
گاؤں میں ایک حکیم رہتا ہے۔ تو اُس کے پاس جا۔ وہ دوا علاج کریگا تب
تو اچھا ہو جائیگا۔ راجہ پوچھتا پوچھتا حکیم کے گھر پہنچا۔ حکیم نے کہا تو دو
پیسے لے آ تب میں تیرا علاج کروں اور مرہم بناکر زخم پر لگادوں۔ راجہ
کے پاس پیسہ کہاں؟ غریب کئی آدمیوں کے پاس جاکر مانگنے لگا۔ آخر
کسی رحم دل آدمی نے دو پیسے دئے اُن کو لیکر وہ حکیم کے پاس گیا اور جب
اُس نے مرہم پٹی کردی۔ تب اُس کا درد دور ہوا +

یہ خواب راجہ بہت دیر تک دیکھتا گیا۔ آخر کار نیند کھُل گئی۔ نہ
کہیں حکیم تھا نہ وید تھا۔ نہ مرہم تھا نہ پٹی تھی۔ وہ اپنے محل میں سو
رہا تھا +

اب سوچو۔ جس طرح یہ خواب اور خواب کی ساری باتیں متھیا تھیں
ویسے ہی یہ سنسار اور اُس کا تمام دُکھ متھیا ہے اور جیسے خواب میں متھیا
حکیم نے متھیا پیسے لیکر متھیا مرہم سے متھیا لومڑی کے متھیا زخم کا
متھیا علاج کیا تھا۔ ویسے ہی اس متھیا جگت کی نِورتی جب کبھی ہوگی
متھیا ہی وید گورو سے ہوگی۔ اُس کے لئے سچے گورو اور سچے وید کی
ضرورت کب ہے۔ اِس قصہ میں ہر جگہ سم سنّا ہے یعنی جہاں سوپن
میں سوپن کی لومڑی نے کاٹ کھایا تھا وہاں سوپن کے حکیم نے سوپن کا

علاج کیا۔ اور ایسا ہونا بھی چاہئے۔ سوپن کے حالت میں جاگرت کے پدارتھ کام میں نہیں آ سکتے۔ کیونکہ سوپن اور حالت ہے اور جاگرت اور حالت ہے۔ راجہ کے گھر میں چاہے لاکھوں کروڑوں کا سامان رہا ہو۔ سینکڑوں حکیم ملازم رہے ہوں مگر وہ کہاں کام آئے۔ کام تو اُسی سوپن کے حکیم۔ سوپن کے پیسے اور سوپن کے مرہم کو آنا تھا۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے یہ تیرے سوال کا جواب تھا +

تو یہ کہتا تھا کہ سدھانت میں نقص ہے اس لئے لوگ دویت بھاو کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ یہاں تیری غلطی ہے۔ پرمارتھی درشٹی سے تو چیتن کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں ہے سنسارک درشٹی سے بھی اگر تُو دیکھے تب بھی تجھ کو ایک ہی تتو انیک روپ میں نظر آویگا۔ تو دیکھتا ہے برف کا ٹکڑا کیسا سخت اور ٹھوس ہے۔ اُس کو ذرا گرمی پہنچائی گئی۔ پانی کی شکل کا ہو کر بہہ نکلا۔ اب تو ایک ہی چیز کے دو روپ دیکھتا ہے۔ اب ذرا اور گرمی دیگئی پانی بھاپ کی شکل کا بنکر دُھواں کی صورت میں اوپر اُٹھنے لگا۔ اور اوپر جاکر وہ اتنا لطیف ہو گیا کہ اب نظر نہیں آتا۔ اس میں بھی تو دو مختلف صورتوں کا انبھو کر سکتا ہے۔ چیز ایک ہی ہے اُس کی چار صورتیں ہیں۔ برف۔ پانی۔ بھاپ اور اروپ۔ اِن چار صورتوں کو اُن کی اُپادھی کی وجہ سے تو جو چاہے وہ کہہ لے مگر اصل میں وہ سب ایک ہی جوہر اور ایک تتو سے ہیں۔ وہ ایک تتو چیتن ہے۔ باقی ساری حالتیں جو چیتن میں نظر آتی ہیں متھیا ہیں کیونکہ وہ تینوں کال میں رہنے والی نہیں ہیں اس لئے جس کو دویت واد کہا جاتا ہے وہ اصل میں متھیا ہے۔ ست صرف ادویت بھاو ہے اور اس لئے جو لوگ ادویت بھاو کو نہیں سمجھتے وہ غلطی پر ہیں۔ سچا صرف ادویت واد ہے +

مدھیم - مہاراج! آپ فرماتے ہیں کہ برہمہ کے سوا سب کچھ متھیا ہے اور ساتھ ہی رسّی میں سانپ - سیپ میں چاندی - مروتھل میں جل - وغیرہ کا بھرم بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کے بھرم کا ناش بغیر برہمہ گیان کے ہوتا ہے اور سنسار کے دُکھوں کا ناش برہمہ گیان سے ہوتا ہے - یہ کیسی بات ہے؟ +

گورو - اس میں شک نہیں کہ برہمہ کے سوا اور سب کچھ متھیا ہے۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جو بھرم جس چیز کے اگیان سے پیدا ہوتا ہے وہ اُسی کے گیان سے جاتا ہے۔ جیسے سیپ کے روپ نہ جاننے کی وجہ سے اُس میں چاندی کا بھرم پیدا ہوا - جس وقت معلوم ہو جائیگا کہ یہ سیپ ہے اُسی وقت بھرم کا ناش ہو جاتا ہے کیونکہ یہ بھرم سیپ کے اگیان سے پیدا ہوا تھا - اسی طرح رسّی کے گیان نہ ہونے کے سبب سے سانپ کا بھرم ہوا تھا - جب رسّی کا سروپ سمجھ میں آگیا سانپ کا بھرم جاتا رہا - کیونکہ یہ بھرم رسّی کے اگیان سے پیدا ہُوا تھا - سورج کی کرنوں کے اگیان سے مروتھل یعنی سُراب میں پانی کا بھرم ہوا تھا - جہاں ان کی حقیقت کی سمجھ آگئی پھر وہ بھرم جاتا رہا - کیونکہ اس بھرم کا اُن سے تعلق تھا وغیرہ وغیرہ - یہ ساری چیزیں ایک ایک چیز کی اگیان سے پیدا ہوئی تھیں اس لئے جیسے جیسے اُن کا گیان ہوتا جائیگا وہ دور ہوتی جائینگی - اب سنسار کے جنم مرن کا دُکھ برہمہ کے اگیان سے ہوا تھا - اگر برہمہ کا گیان ہو جائے تو یہ جاتا رہیگا - سروپ کا اگیان ہی سنسار کو پیدا کرتا ہے ورنہ نہ کہیں جنم ہے نہ مرنا ہے نہ دُکھ ہے نہ کشٹ ہے +

مدھیم - بھگون! برہمہ کے گیان سے سنسار جو پیدا ہو جاتا ہے

وہ قاعدہ کے ساتھ ہوتا ہے یا یونہی ہوتا ہے؟ پوتھیوں میں اکثر کہیں کچھ کہیں کچھ بیان کیا گیا ہے +

گورو۔ جیسے خواب میں بغیر کسی سلسلہ کے یونہی سب کچھ بیوہار ہونے لگتا ہے ویسے ہی یہ متھیا جگت بھی بھرم سے بھاسنے لگتا ہے۔ آپ نشدوں میں اور دوسرے گرنتھوں میں اس میں شک نہیں۔ کہیں کچھ کہیں کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اُن میں جو کچھ لکھا گیا ہے اُس کا مطلب صرف یہ ہے کہ کسی طرح جگیاسو کی نظر حقیقت کی طرف رجوع ہو۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اگیان کی سرشٹی میں قاعدہ اور بیقاعدگی کا سوال کیوں کرتے ہو۔ اصلیت کی طرف کیوں نہیں جاتے۔ جہاں باقاعدہ جگت کی اُتپتی اور پرلے بیان کی گئی ہے وہاں وہ قاعدہ بھی بھرم کو بنیاد بناکر قائم کیا گیا ہے اور اس نظر سے اُس میں سلسلہ کے ساتھ ایک کے بعد دوسری کڑی پہنائی ہوئی معلوم ہوگی۔ دوسروں نے ایسا نہیں کیا۔ اُن کے ذہن میں جو کچھ آیا کہہ سنایا۔ سارے اُپنشدوں میں ایک طرح سے اُتپتی کا بیان نہیں ہے کہیں کہیں اختلاف ہو گیا ہے۔ مگر اس اختلاف سے سچائی کے سمجھنے میں فرق نہیں آتا۔ اور جگیاسو حقیقت کی جانب مایل ہو جاتا ہے۔ یہی مقصد ہے چنتن کا بھی ہے۔ اگر تم باقاعدہ جگت کی اُتپتی کی تلاش میں ہو تو یہ بھی تم کو مل جائیگا اور تم سمجھ جاؤگے کہ کیسے سلسلہ کے ساتھ رچنا ہوئی ہے۔ مگر اُس میں اڑکر ایک ایک لفظ پر جھگڑنے سے جو ویدانت کی تعلیم کا مقصد ہے وہ پورا نہ ہوگا جو لوگ ان گرنتھوں کو پڑھیں وہ پہلے ہی سے ذہن نشین کرلیں کہ ان کا وشے کیا ہے ان کا پریوجن کیا ہے۔ ان کا ادھکاری کون ہے۔ اُس وقت اُن کی نگاہ سے مطالعہ کا اصلی مقصد غائب نہ ہوگا۔ اور چاہے جس طرح

سے بات کی جائے وہ حقیقت تک واصل ہو جائیں گے - اگر اس کا خیال نہ رکھا جائیگا تو پھر شبدوں کے جنگل میں کھو جانے کا خطرہ ہوگا - اور مقصد کی پیروی میں قصور ہوگا +

شُدّھ برہمہ میں نہ اُتپتی ہے نہ پرلے ہے کیونکہ وہ اسنگ ہے اور کرم رہت ہے یہ پرلے اُتپتی مایاشیل ایشور میں ہوتی ہے اور ہم اُس کا قاعدہ کے ساتھ تم کو بیان کرینگے +

فصل تیسری

ایشور اور جیو کے لکشن

گورو - شُدّھ چیتن نرمل ہے - اُس میں کسی طرح کی اُپادھی نہیں ہے وہ نرلیپ ہے - ایک رس ہے - اُس کے آشرِت مایا رہتی ہے - یہ مایا آج کی یا کل کی نہیں ہے بلکہ اناوی ہے - اور ایشور پنا و جیو پنا اسی مایا کے کاریہ ہیں - اس مایا کا بیان ذرا مشکل ہے اور مشکل ہی سے یہ سمجھ میں آتی ہے +

اُس کی تعریف میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ نہ ست ہے نہ اَست ہے بلکہ دونوں سے وِلکشن ہے - ست اُس کو کہتے ہیں جو تین کال میں برابر رہے مایا موکش کی دشا میں نہیں رہتی اس لئے وہ ست نہیں ہے - ست صرف برہمہ ہے - اور چونکہ اُس کا لوگوں کو خیال ہے اور اُن کو وہ بھاستی ہے اس لئے اَست بھی نہیں ہے - جیسے ٹھونٹھ میں پُرش کا بھرم ہے - ٹھونٹھ میں پُرش نہیں ہے مگر بھرم ہوتا ہے اس لئے وہاں بھی ست یا اَست سے

وِلکشن کہا ہے - ست - اَست سے جو چیز وِلکشن ہو اُس کو اَنِروچنی کہتے ہیں - اَنِروچنی کے معنی صرف اتنے ہی نہیں ہیں کہ جو بیان میں نہ آوے - بلکہ اصطلاحی طور پر اَنِروچنی سے مراد اُس شے سے لی جاتی ہے جو نہ سَت ہو اور جو نہ اَست ہو - مایا صرف گیان سے پہلے پرتیت ہوتی ہے - گیان کے بعد پھر نہیں رہتی اس لئے اُس کو سَت اور اَست سے وِلکشن کہا گیا ہے +

یہ مایا ایک قسم کا وہم ہے بھرم ہے - اور اگیان ہے - اسی کو اوِدیا بھی کہتے ہیں - یہ مایا برہمہ کے آشرت رہتی ہے - تم اعتراض کر سکتے ہو کہ جب مایا برہمہ کے آشرت رہتی ہے تو وہ ایک چیز ہوئی اور اس لئے دویت واد - یعنی دو کا ہونا ثابت ہو گیا - مگر ہم نے اوپر تم کو مایا کا روپ دکھا دیا - جو نہ ست ہے نہ اَست ہے اور اس لئے اُس کی ہستی علیحدہ ثابت نہیں ہوتی اس لئے ادّویت پکش میں کوئی فرق نہیں آتا - جیسے خواب کی حالت میں سوائے سونیوالے پُرش کے اور کوئی سامان نہیں ہوتا - مگر سوپن میں سب کچھ پرتیت ہوتا ہے ویسے ہی مایا کا حال ہے +

اس مایا میں ایشور بھی ایک کلپت وستو ہے - شُدّھ ستوگُن سہت مایا - مایا کا اِدھشٹان چیتن - اور مایا میں ابھاس - اِن تینوں کو ملاکر ایشور کہا جاتا ہے وہ ایشور چونکہ شُدّھ ستوگُن والا ہے اس لئے وہ سروگیہ ہے انتریامی ہے اور جگت کا کارن ہے +

کارن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک اُپادان کارن - دوسرا نمِتّ کارن + اُپادان کارن اُس کو کہتے ہیں - جس کے بغیر کارج کی ستھتی نہ ہو - یعنی اُس کے بغیر وہ قائم نہ رہ سکے - جیسے مٹی گھڑے کا اُپادان کارن ہے گھڑا مٹی سے بنا ہے - بغیر مٹی کے رہ نہیں سکتا - اور تم کسی طرح اُس کے

مٹی پنے کے گُن کو اس سے علیحدہ نہیں کر سکتے - اس لئے وہ اُس کا اُپادان کارن کہلاتا ہے +

نمت کارن اُس کو کہتے ہیں جو کارج سے الگ ہوکر کرے اور کارج کے سروپ سے اُس کو کوئی تعلق نہ ہو۔ جیسے گھڑا بنانے کے لئے کمہار - ڈنڈ چکر- وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے - یہ گھڑے کے نمت کارن ہیں- اُس سے علیحدہ رہتے ہیں - علیحدہ رہکر کام کرتے ہیں- اُس کے سروپ سے اِن کو تعلق نہیں - اسی وجہ سے وہ نمت کارن کہے جاتے ہیں +

ایشور اِس جگت کا نمت اور اُپادان کارن دونوں ہے اور وہ اس جگت کے بنانے کے لئے کہیں اور جگہ سے کوئی چیز نہیں لاتا - جیسے مکڑی اپنے اندر سے جالا نکال کر تنتی ہے ویسے ہی ایشور اپنے ہی سنکلپ سے اِس جگت کو رچتا ہے - اس کو اس طرح سمجھو- ایشور خود نمت کارن ہے اور اُس کے سنکلپ سے پیدا ہوئی سامگری اُپادان کارن ہے - خواہ اگر یہ بھی سمجھ میں نہ آوے تو اس طرح سوچ وچار کر کے نشچے کر لو کہ ایشور کا شریر جڑ مایا جگت کا اُپادان کارن ہے اور ایشور کا چیتن بھاگ نمت کارن ہے - اور وہ اس جگت کو بالکل ویسے ہی رچتا ہے - جیسے سوپن میں محض سنکلپ کے پھُرنا سے کام ہوتا رہتا ہے +

اس طرح تم سمجھو - کہ برہمہ تو شُدّھ نرمل چیتن کا نام ہے جو ست چت - آنند روپ یعنی ہستئ محض - علم محض اور سرور محض ہے - اُس میں کسی طرح وِکار نہیں ہے - وہ سب کا آدھار ہے اور ایشور شُدھ ستوگن سہت مایا - اُس مایا کا ادھشٹان چیتن اور مایا میں ابھاس - تینوں کے ملنے سے کہا جاتا ہے - یہ ایشور کا سروپ ہے - اب تم جیو کا سروپ سنو +

ملین ستوگن سہت اگیان کے انش میں چیتن کا ابھاس - اگیان - اور اُس اگیان ادہشتان کوٹستھ چیتن - یہ تینوں ملکر جیو کہلاتے ہیں - یہ جیو کا روپ ہے +

ایشور اور جیو میں جو بھید ہے وہ اُن کی اِس تعریف پر غور کرنے سے سمجھ میں آویگا +

تم نے سوال کیا تھا کہ سرشٹی باقاعدہ یعنی سلسلہ کے ساتھ ہوتی ہے یا نہیں - اس کا جواب تو میں نے تم کو اوپر دیدیا - یہ سرشٹی خواب کی طرح یونہی بغیر سلسلہ کے ہوتی ہے - لیکن اگر تم سلسلہ کی کڑیوں کی تلاش کرو - تو وہ بھی تم کو مل جائیگی اور پھر تم کو اختیار ہے کہ اُس کو باسلسلہ اور باقاعدہ کہنے لگو - اس میں کوئی کسی طرح کا ہرج نہیں ہے +

ایشور کرم نہیں کرتا - جیو کرم کرتا ہے - اور اسی جیووں کے کرم کی وجہ سے ایشور کی سرشٹی ہوتی ہے - جو بُرا کرم کرتا ہے وہ نرک کو جاتا ہے جو اچھا کرم کرتا ہے وہ سُورگ کو جاتا ہے +

اگر یہ کہو کہ کرم سے پہلے کیسے سرشٹی ہوئی - تو یہ پہلے ہی کہہ دیا گیا ہے کہ مایا انادی ہے - مایا میں کرم ہوتے ہیں - اس لئے وہ بھی انادی ہے - اس سرشٹی کی کبھی بھی ابتدا نہیں ہوئی وہ ہمیشہ سے ایسی ہی ہے +

اگر یہ کہو کہ ایشور سرشٹی نہ رچتا تو جیو دُکھ سُکھ میں نہ پڑتے اس لئے ایشور میں نقص آتا ہے - تو یہ اعتراض تمہارا ہو نہیں سکتا - کیونکہ سرشٹی جیووں ہی کی نگاہ سے ہے - ایشور کسی غرض سے سرشٹی نہیں بناتا - بلکہ جیوؤں کے کرم جب پھل دینے کے قابل ہوتے ہیں اور ایشور کے سنمکھ آتے ہیں - تب سرشٹی ہوتی ہے اور جب اُن میں پھل دینے کی

طاقت نہیں رہتی تب پرلے ہو جاتی ہے - اس میں ایشور کا کیا دوش ہے وہ
اپنی خواہش سے جگت کو نہیں رچتا - جیسے کلپ برکش کے سامنے جو پرانی
جس کامنا کو لیکر کھڑا ہو وہ پوری ہوتی ہے - ویسے ہی پھل کی اچھیا کرنے
والے جیون کی وجہ سے ایشور سرشٹی کرتا ہے +

چوتھی فصل

سوکشم سرشٹی - تتوؤں کی اُتپتی

مدّھیم - جیو اور ایشور کا بیان آپ نے پہلے بھی فرمایا تھا - خیر یہ
اچھا ہُوا کہ دوبارہ پھر کہہ دیا گیا - اب دیا کر کے یہ فرمایئے کہ کس طرح جیوؤں
کے کرموں کے پھُرنے سے سرشٹی ہوتی ہے +

گورو - جب بھوگتے بھوگتے جیوؤں کے کرم میں پھل دینے کی طاقت
نہیں رہتی - تب پرلے ہو جاتی ہے - اس پرلے میں ساری چیزوں کے
سنسکار مایا میں رہتے ہیں - جیوؤں کے کرم بھی جو بھوگنے سے رہ گئے
تھے - سوکشم ہوکر مایا میں لے ہو جاتے ہیں اور پھر کچھ عرصہ کے بعد جب
اندر ہی اندر پک کر وہ پھل دینے کے قابل ہوتے ہیں اُس وقت سرشٹی
ہوتی ہے - اس کا اندازہ تم اپنی رات اور دن کی حالت سے کر سکتے ہو - جب
تک تم کرم کرتے رہتے ہو دن رہتا ہے - جب بارہ گھنٹے کی محنت کے بعد
تھک کر سو رہتے ہو وہی رات ہے - یہ چھوٹی سرشٹی اور چھوٹی پرلے کہی
جا سکتی ہے - نیند کی حالت میں کرم کے سنسکار سب موجود رہتے ہیں
اور آدمی اُٹھ کر وہی کام پھر کرنے لگتا ہے اسی طرح پرلے میں چلے جانے

سے کرموں کے سنسکار مایا میں دبے رہتے ہیں اور وقت پاکر اُبھر کھڑے
ہوتے ہیں تب ایشور کو رچنا کی اِچھا ہوتی ہے +

جب ایشور کی اِچھیا سے مایا تموگن پردھان ہوتی ہے۔ اُس وقت
اُس سے آکاش۔ وایو۔ تیج۔ جل۔ اور پرتھوی معہ اپنے گنوں۔ شبد۔ سپرش
روپ۔ رس گندھ کے سلسلہ وار بالترتیب پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جو
جیسا ہے اُس میں ایک گُن اپنا اور دوسرے گُن دوسرے تتوں کے ہوتے
ہیں۔ مثلاً

(۱) آکاش پہلا تتو ہے۔ اس کا گُن شبد ہے +

(۲) وایو آکاش سے پیدا ہوتا ہے اُس میں شبد تو آکاش کا گُن ہے
اور سپرش اپنا گُن ہے +

(۳) تیج (آگ) وایو سے پیدا ہوتا ہے اُس میں روپ اپنا گُن ہے اور
سپرش وایو کا اور شبد آکاش کا گُن ہے +

(۴) جل تیج سے پیدا ہوتا ہے اُس میں رس اپنا گُن ہے۔ روپ
تیج کا۔ سپرش وایو کا اور شبد آکاش کا گُن ہے +

(۵) پرتھوی جل سے پیدا ہوتی ہے اُس کا اپنا گُن گندھ (بُو) ہے
رس جل کا روپ تیج کا۔ سپرش وایو کا اور شبد آکاش کا گُن ہے +

الغرض ان پانچ تتوں میں سے سب اپنا اپنا گُن رکھتے ہیں اور ساتھ
ہی اُن میں اُن کے کارن یا کارنوں کے گُن بھی موجود رہتے ہیں مثلاً

(۱) آکاش میں آواز یونہی رہتا ہے +

(۲) وایو میں سی سی کرنا شبد۔ اور گرمی سردی کا چھوکر پتا لگنا
سپرش ہے +

(۳) اگنی میں بُھک بُھک شبد - گرمی سپرش - اور پرکاش اُس کا اپنا گُن روپ ہے +

(۴) جل میں چُل چُل شبد - سردی سپرش - سفیدی روپ اور مٹھاس وغیرہ اس سے ہے +

(۵) پرتھوی میں ٹک ٹک شبد - گرمی سردی سپرش - سفید نیلا پیلا وغیرہ روپ - میٹھا کھارا نمکین وغیرہ رس اور خوشبو بدبُو اُس کے اپنے گُن گندھ کہلاتے ہیں +

اس حساب سے آکاش میں ایک وایو میں دو - تیج میں تین جل میں چار اور پرتھوی میں پانچ گُن ہیں - ان میں سے جیسا میں نے پہلے کہا ہے ایک ایک اپنا اور باقی اُن سے پہلے کے کارن کے ہیں - اور اِنھیں تتوں سے سارے جگت کی رچنا ہے - اور یہ سب ایشور کے آدھار پر رہتے ہیں اِس ایشور کے تم دو بھاگ سمجھ سکتے ہو - ایک متھیا پنا کا بھاگ جس کو مایا کہتے ہیں اور دوسرا چیتن بھاگ +

پانچویں فصل

پران - انتہ کرن - اور اندریاں

تینج بھوت جو اوپر بیان کئے گئے ہیں - اُن کے ستوگُن انش سے انتہ کرن - یعنی اندرونی اِندری پیدا ہوتی ہے - انتہ کرن گیان کا سادھن ہے اور گیان کا پیدا ہونا ستوگن سے مانا گیا ہے - اس لئے انتہ کرن بھوتوں کے ستوگُن انش کا کارج کہا جاتا ہے - اور وہی پانچ گیان اندریوں کا مددگار ہے

اس انتہ کرن کے پریناًم یعنی تبدیلی کا نام ورتی ہے - جس وقت انتہ کرن میں حرکت پیدا ہوتی ہے اُس سے چار دھاریں نکلتی ہیں ان دھاروں کو ورتی کہتے ہیں اور وہ چار قسم کی ہوتی ہیں - بُدھی - من - چت - اہنکار +
جو ورتی کسی چیز کی بُرائی بھلائی کا یقین دلاتی ہے اُس کو بُدھی کہتے ہیں +
جس سے سنکلپ وکلپ پیدا ہو وہ من ہے +
جس سے چنتا کی اُتپتی ہو وہ چت ہے اور
اہم ورتی یعنی غرور اور "میرے پنے" کے سادھک ورتی کو اہنکار کہتے ہیں
یہاں تو انتہ کرن کا بیان ہوا - جو بھوتوں کے ستوگن انش سے تعلق رکھتے ہیں اب پرانوں کی نسبت سُنو +
پانچ بھوتوں کے رجوگن انش سے پران ہوتے ہیں اور اپنے کرم کے لحاظ سے اُن کی پانچ قسمیں ہیں - پران - اپان - سمان - اُدان - ویان
جو ہردے میں رہتا ہے - بھوک پیاس پیدا کرتا ہے وہ پران ہے +
جو پاخانہ کے مقام میں رہتا ہے اور پیشاب پاخانہ خارج کیا کرتا ہے وہ اپان ہے +
جو نابھی (ناف) میں رہتا ہے اور کھانے کو تحلیل و ہضم کرتا ہے وہ سمان ہے +
جو گلے میں رہتا ہے اور سانس کو کھینچتا اور باہر پھینکتا ہے - وہ اُوان ہے +
جو سارے شریر میں رہتا ہے اور ہر جگہ رس پہنچایا کرتا ہے - وہ ویان ہے +

ان پانچ پرانوں کے سوا پانچ اُپ پُران بھی کسی کسی نے مانے ہیں جو پانچ بھوتوں کے رجوگُن انش سے پیدا ہوئے ہیں - اُن کے نام یہ ہیں - ناگ کورم کرکل - دیودت - دھننجے - اِن کے کام اُدگار - پل مارنا - جمہائی لینا - چھینک لینا - مُردہ شریر کو پھولانا - وغیرہ ہیں - ادوّیت گرنتھوں میں اِن کا ذکر نہیں آتا اس لئے ان کا خیال بھی بہت کم کیا گیا ہے +

ان پرانوں کو بھوتوں کے رجوگُن انش سے پیدا شُدہ ماننے کا سبب یہ ہے کہ رجوگُن میں کریا ہے - اور پران چنچل ہیں اس لئے اُن کی اُتپتی رجوگُن سے مانی گئی - یہاں تک پرانوں کا ذکر ہُوا - اب گیان اور کرم اندریوں کا حال سُنو +

ایک ایک بھُوت کے ستوگُن انش سے پانچ گیان اندریاں پیدا ہوئی ہیں جو گیان کی سادھک ہیں اور ایک ایک بھُوت کے رجوگُن انش سے کرم اندریاں پیدا ہوئی جو کرم کی سادھک ہیں - گیان اندریوں میں سے

کان آکاش کے ستوگن بھاگ سے بنا ہے +

توچا (چرم - سپرش کی اِندری) وایو کے ستوگُن بھاگ سے بنی ہے +

آنکھ آگ کے ستوگن بھاگ سے بنی ہے +

رسنا (حواس ذائقہ) جل کے ستوگُن بھاگ سے بنی ہے اور

ناک پرتھوی کے ستوگن بھاگ سے بنی ہے +

کان آکاش کے گُن شبد کو گرہن کرتا ہے - توچا وایو کے گُن سپرش کو - آنکھ اگنی کے گُن روپ کو - رسنا جل کے گُن رس کو اور ناک پرتھوی کے گُن گندھ کو گرہن کرتی ہے - اسی طرح

آکاش کے رجوگن انش سے قوّت کلام واک اندری (زبان) +

وایو کے رجوگن انش سے ہاتھ +
تیج کے رجوگن انش سے پاؤں +
جل کے رجوگن انش سے اُپستھی (آلہ تولید) اور
پرتھوی کے رجوگن انش سے گدا - مل اندری بنی ہیں - اور یہ
سب کریا کے سادھن ہیں اور ایک ایک کا ایک ایک بھوت سے سنبندھ
ہے +
پنچ بھوتوں - اُن کے کارج انتہ کرن - پران - کرم اندری و گیان اندری
تک کو سوکشم سرشٹی کہتے ہیں - یہاں تک بھوتوں کا پنچی کرن نہیں ہوتا +

چھٹویں فصل

پنچی کرن وستھول برہمانڈ کی اُتپتی

پنچی کرن نام میل جول کا ہے - اوپر جس رچنا کا ذکر کیا گیا - وہ اپنچی
کرن ہے - اب اختصار کے ساتھ پنچی کرن کا ذکر سُنو +
ویدانت کے گرنتھوں میں ایک طرح پر پنچی کرن کی صورت اس طرح
بیان کی ہے - ایک ایک بھوت کے دو دو برابر حصوں میں سے ایک ایک
حصہ کے چار چار حصے کئے - پانچ بھوتوں کا آدھا آدھا حصہ تو جیوں کا
تیوں رہنے دیا - آدھے حصہ کے جو چار چار حصے ہوئے وہ علیحدہ رہے
بڑے آدھے آدھے حصوں میں اپنے اپنے حصوں کو چھوڑ کر آدھا حصہ اپنا
اور باقی اپنے علاوہ چار حصہ اور بھوتوں کا ملا کر پنچی کرن بنایا +
دوسرا طریقہ اس طرح بتایا گیا ہے ایک ایک بھوت کے دو دو حصہ کئے

مگر یہ حصے برابر نہیں تھے۔ ایک حصہ چار انش کا اور ایک حصہ پانچویں انش کا تھا۔ اس طرح کمی وبیشی کے ساتھ دو دو حصے کئے گئے۔ اُن میں سے بڑا حصہ تو جیوں کا تیوں رہا۔ اور پانچ بھوتوں کے جو چھوٹے پانچ پانچ حصے تھے۔ اُن میں سے ایک ایک کے پانچ پانچ حصے کرکے علیحدہ علیحدہ پانچ بھاگوں کے بڑے حصے سے ایک ایک کرکے ملا دیا۔ اس کو پنچی کرن کہتے ہیں

پہلے پکش میں ایک حصہ کے چار بھاگ الگ رہے آدھے حصوں میں اپنے اپنے حصہ کو چھوڑ کر ملے۔ دوسرے پکش میں کم حصہ والے کے پانچ بھاگ علیحدہ رہے۔ زیادہ پانچ حصوں میں معہ اپنے حصہ کے ملے +

پہلے پکش میں پنچی کرت بھوتوں میں اپنا انش آدھا اور آدھا دوسروں کا ہے دوسرے پکش کے پنچی کرن میں اپنا انش اکیس اور دوسروں کا انش صرف چار تھا +

دوسرے پکش کی سوگم ریتی یہ ہے۔ ایک ایک بھوت کے پچیس پچیس حصے ہوئے۔ اکیس اکیس حصے اور چار چار حصے الگ الگ رہے چار چار حصوں میں ایک ایک حصہ اکیس اکیس حصوں سے ملے اور اپنے اکیس حصوں سے علیحدہ رہے +

اس طرح دو طرح کی پنچی کرن گرنتھوں میں سمجھانے بجھانے کے لئے مانی ہے۔ مطلب صرف اتنا ہے کہ ایک ایک بھوت میں پانچ پانچ بھوتوں کے ملانے کا نام پنچی کرن ہے +

پہلے اپنچی کرت بھوتوں کی سرشٹی میں اندریوں کا بیان آ چکا ہے۔ پنچی کرت سرشٹی سے وہ سب چیزیں بنیں جو اِن اندریوں کی وِشے (بھوگ) تھیں۔ یعنی جن کو اندریاں دیکھ سکتی۔ سونگھ سکتی اور چھو سکتی ہیں

وعلیٰ ہذالقیاس +

اسی پنچی کرت بھوتوں کے میل سے برہمانڈ بنا-جس کے اوپر کے ساتت حصّے یا طبقے بُھور لوک-بھُووَر لوک-مَہَر لوک-جن لوک-تپ لوک اور ستیہ لوک ہیں-اور نیچے کے سات حصّے یا طبقے اَتل-سوتل پاتال-وِتل-رساتل-تلاتل اور مہاتل ہیں +

اِن چودہ لوکوں میں جیوُں کے بھوگنے کے لئے اناج وغیرہ اور بھوگنے کے قابل دیوتا-منشیہ-اور جانور وغیرہ کے شریر اُن کے مطابق بنائے گئے +

ساتویں فصل

جیو و ایشور کے تین شریر

مدّھیم-بھگون! آپ نے سرشٹی کے مدارج کے بیان کرتے وقت صرف ایک شریر کا ذکر کیا ہے جو دیوتا-منشیہ وغیرہ کے بھوگ بھوگنے کے لئے بنا ہے-ہیں نے تین شریر اور پنچ کوشوں کا بھی نام سُن رکھا ہے +

گورو-میں خود ان کے بارہ میں بیان کرنے والا تھا-ابھی میں نے اپنی تقریر ختم نہیں کی-خیر-اب سُنو +

شریر دراصل تین ہی ہیں-کارن-سوکشم اور ستھول-اور جس طرح جیوُں کے شریر ہیں ویسے ہی ایشور کے بھی شریر ہیں +

مدّھیم-لوگ ایشور کو بغیر شریر کا مانتے ہیں آپ اُس کو شریر دھاری کہتے ہو یہ کیا بات ہے؟ +

گورو۔ ایشور کے جس بھاگ کو بغیر شریر کا کہا جاتا ہے وہ اُس کا چیتن بھاگ ہے۔ یہ تم کو پہلے بتا دیا گیا ہے کہ ایشور میں دو انش ہیں۔ ایک جڑ مایا دوسرا چیتن اور اِن دونوں کے نظر سے کبھی اُس کو ساکار سگُن کہا جاتا ہے اور کبھی نراکار اور نرگُن نام دیا جاتا ہے۔ جس طرح ایشور کا حال ہے ویسے ہی تمہارا بھی تو ہے۔ تمہارا جڑ بھاگ ساکار اور سگن ہے اور چیتن بھاگ نراکار اور نرگن ہے۔ چیتن بھاگ میں جیو اور اور ایشور میں کوئی بھید نہیں۔ جو کچھ بھید ہے وہ جڑ بھاگ میں ہے جس کا تعلق مایا سے ہے۔ چیتن درشٹی سے وہ ایک ہیں۔ مایا کی درشٹی سے اُن میں علیحدگی نظر آتی ہے +

ایشور کا ستھول شریر یہ سارا برہمانڈ ہے۔ اِس کو سمشٹی شریر بھی کہتے ہیں اور عالم کبیر ہی نام رکھتے ہیں۔ جیئوں کا ستھول شریر یہ ہے جو بھوگ کا ستھان ہے اور جو ناج وغیرہ سے پرورش پاتا ہے۔ اس کو بیشٹی شریر اور "عالم صغیر" بھی کہتے ہیں۔ اگر ایشور کا ستھول شریر بڑا برہمانڈ ہے تو جیئوں کا ستھول شریر یہ چھوٹا برہمانڈ ہے۔ "پنڈے سو برہمانڈے" ان دونوں میں مطابقت مناسبت اور مشابہت ہے +

پانچ سوکشم بھوت۔ من بُدھی چت اہنکار۔ پانچ پران۔ پانچ کرم اندریاں اور پانچ گیان اندریاں۔ جس ڈھانچے میں یہ سب ملکر ایک دوسرے سے گتھے ہوئے کام کرتے ہیں وہ جیئوں کا سوکشم شریر ہے۔ اور سارے جیئوں کا سوکشم شریر ملکر ایشور کا سوکشم شریر بنا ہے۔ اسی وجہ سے ایشور سب میں ویاپک کہا جاتا ہے +

شُدھ ستوگُن سہت مایا ایشور کا کارن شریر ہے۔ اور ملین ستوگن

سہت اوِدّیا جیوؤں کا کارن شریر ہے - مایا اور اوِدّیا کی نسبت پہلے ذکر کر آئے ہیں اب دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - اسی اِدّیا کے کلپت میل سے جڑ - چیتن کی گرنتھی جیوؤں میں پڑ گئی ہے - ایشور میں وہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہاں مایا کے ساتھ شُدّھ ستوگُن ہے - شُدّھ ستوگُن کی وجہ سے اُس میں پرکاش ہے لیکن ستوگُن یعنی کثیف ستوگُن کی وجہ سے جیوؤں میں اندھکار ہے - ایشور کے سروپ پر کوئی آورن یا پردہ نہیں ہے - جیون کے سروپ پر آورن آگیا ہے +

آٹھویں فصل

پنچ کوش

گورو - انہیں تین شریروں میں پانچ کوش یا غلاف بھی ہیں - اُن کی تقسیم اور ترتیب اس طرح پر ہے +

کارن شریر آنندمے کوش ہے - کیونکہ سوشپتی میں جیو کو آنند پراپت ہوتا ہے +

سوکشم شریر میں وگیان مے - منومے اور پران مے کوش ہیں - پانچ گیان اندریاں اور نشچے دلانے والی انتہہ کرن کی ورتی جس کو بُدھی کہتے ہیں یہ چھ مل کر وِگیان مے کوش کہلاتی ہیں - پانچ گیان اندریاں اور انتہہ کرن کی سنکلپ وِکلپ کرنیوالی ورتی جس کو من کہتے ہیں یہ چھ ملکر منومے کوش ہوتے ہیں - پانچ پران (پران - اپان - اُوان - سمان - ویان) اور پانچ کرم اندریاں یہ دس ملکر پران مے کوش کے نام سے موسوم ہیں +

ستھول شریر کو آن مے کوش کہتے ہیں +

یہ پانچ کوش کی مختصر تفصیل ہے +

ایشور کے شریر میں ایشور کے کوش ہیں اور جیو کے شریر میں جیو کے کوش ہیں +

نویں فصل

کوشوں کی وجہ سے آتما کے بارہ میں مختلف قسم کی رائیں اور بھرانتی اور ایشور و جیؤں کے کوشوں کا مقابلہ

مدّھیم - مہاراج! میں نے ایسا بھی کبھی سنا ہے کہ بہت سے متوں کے ماننے والے - انہیں کوشوں کو آتما مانکر گمراہ ہوگئے - گو میں ان کوشوں کو آتما نہیں سمجھتا - تاہم آپ کی زبان سے اِن مت والوں کی رائے اور اُس کی تردید سُننا چاہتا ہوں - تاکہ مجھ کو آتم پد کی زیادہ سمجھ آ جائے +

گورو - راکشسوں کے گورو ویروچن آن مے کوش یعنی اِسی ستھول شریر کو سب کچھ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ منشیہ کو جو کچھ اہم بُدّھی ہوتی ہے یا کسی بات پر ناز اور اہنکار ہوتا ہے وہ یہی استھول شریر ہے - اور یہی وجہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں "میں منشیہ ہوں" - "میں براہمن ہوں" - "میں شودر ہوں" یہ منشیہ پنا - یہ براہمن اور شودر پنا صرف ستھول شریر میں ہی ہوتا ہے اس لئے یہی استھول شریر "آتما" ہے اس کے سوا سنسار کے جتنے تعلقات ہیں سب اسی ستھول شریر سے وابستہ اور اسی کے محتاج ہیں - ستری - پُتر - مال و اسباب - گھر دوار اسی کے بھوگ اور

اُپکار کے لئے ہیں اور سب کچھ اسی کے واسطے کیا جاتا ہے۔ ستری بہ حیثیت ستری پیاری نہیں ہے بلکہ اسی کے لئے پیاری ہے۔ مال بہ حیثیت مال پیارا نہیں ہے بلکہ اسی کے لئے پیارا ہے اور چونکہ سب کا بھوگنے والا یہ ستھول شریر ہی ہے اس لئے یہی "آتما" ہے اِس کے سوا اور کوئی آتما نہیں ہے اور اسی کی آسائش و آرام - شرنگار اور پالن پوشن کرتے رہنا پرم پُرشارتھ ہے۔ اس کے سوا جو کوئی اور آتما کی تعلیم دیتا ہے وہ غلطی پر ہے جب آدمی کہتا ہے "میں دیکھتا ہوں"۔ "میں سنتا ہوں" تو یہ دیکھنا سننا سوائے اس ستھول دیہہ کے اور کس میں گھٹتا ہے۔ اس لئے یہی "آتما" ہے۔ اس قسم کے مت والوں کو "دیہہ آتم بادی" کہتے ہیں +

ایک دوسرا فرقہ اِس کے خیال کی تردید کرتا ہوا کہتا ہے ستھول شریر اِندریوں سے بنا ہے اندریوں کا محتاج ہے۔ اگر اندریاں نہ ہوں تو یہ ناکارہ ہے اور مر جاتا ہے جب تک اندریاں ہوتی ہیں تب ہی تک یہ دیکھ سُن سکتا ہے۔ دیکھنے و سننے والی چیزیں بھی اندریاں ہیں۔ اس لئے مجموعی طور پر سموہ آتما کہنے کے قابل ہے۔ کیونکہ انہیں اندریوں میں اہم بُدّھی اور ماننا ہوتی ہے اس فرقہ کو "اِندریہ آتم بادی" کہتے ہیں +

ھِرنیہ گربھہ کے اُپاسنا کرنے والے "اِندریہ آتم وادیوں" کے مخالف بن کر پران کو 'آتما' بتاتے ہیں۔ اُن کا دعوےٰ یہ ہے کہ سارا شریر پران کے آدھار پر رہتا ہے۔ پران نہ ہوں تو شریر بیکام۔ بیہوش اور بیجان ہو جاتا ہے۔ اس لئے پران مُکھیہ چیز ہے۔ کان میں پران نہ ہو تو کان بہرا ہو جائے۔ آنکھ میں پران نہ رہے تو آنکھ کو دکھائی نہ دے۔ ہاتھ میں پران نہ رہے تو ہاتھ کچھ پکڑ نہیں سکتا۔ اور علےٰ ہذالقیاس۔ اس لئے پران ہی

آتما ہے - اور یہ پران ہی ہے جو اہم بدھی کے ساتھ کہتا ہے - میں اپنی آنکھ سے دیکھتا اور اپنے کان سے سنتا ہوں - اور چونکہ شریر کا زندہ رہنا پران کے آدھار پر ہے اس لئے پران کے سوا اور کسی کو "آتما" ماننا غلطی ہے - اس فرقہ کو پران آتم بادی کہتے ہیں کیونکہ یہ پران مے کوش کو آتما سمجھتے ہیں

اس کے مخالف "من آتم بادی" ہیں جو من کو آتما مانتے ہیں اُن کی دلیل یہ ہے کہ پران جڑ ہیں - اور پران من کے ماتحت ہے - کیونکہ اکثر من اپنی طاقت سے پران کو کہیں کم کہیں زیادہ کر دیا کرتا ہے - اور من ہی بندھ اور موکش کا کارن ہے - جب یہ وِشے بھوگ میں پھنسا رہتا ہے تب بندھن ہے جب وشے بھوگ کی باسنا چھوڑ دیتا ہے تب موکش ہے - اور سواء من کے پریرنا کے کوئی اندری کام نہیں کر سکتی اس لئے من ہی آتما ہے - یہ منو مے کوش کو آتما ماننے والوں کی رائے ہے +

مگر چھنک وگیان وادی اس مت کا کھنڈن کرتے ہیں - وہ کہتے ہیں من کے سارے کام بدھی کے اختیار میں ہیں بدھی جس طرف چاہے اُس طرف لیجائے - من لگام ہے بدھی اُس کو اپنے ہاتھ میں رکھتی ہے - اور اپنی خواہش کے مطابق اُس کو پھیرتی رہتی ہے اور لحمہ لحمہ بڑھتی رہتی ہے اس لئے بدھی ہی آتما ہے اور جگت میں ہر جگہ بدھی ہی کا بیوہار بھی ہوتا ہے "وگیان مے کوش" کو "آتما" ماننے والے اس طرح کہتے ہیں +

آنند مے کوش کو آتما ماننے والے - پورب میمانسا کی ایک شاخ وارتک کار بھٹ کے پیروکار یہ کہتے ہیں کہ آتما لحمہ لحمہ تبدیل نہیں ہوتا - بلکہ وہ قائم رہنے والا جڑ سروپ اور چیتن سروپ ہے - دلیل یہ ہے کہ آدمی جب سو کر اُٹھتا ہے تو کہتا ہے کہ میں "جڑ" کی طرح سو گیا تھا - اس لئے وہ

جڑ سروپ ہے - اور چونکہ جاگنے پر اُس کو پہلی حالت کی یاد آتی ہے - اس لئے
وہ گیان سروپ بھی ہے - کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آتما کے دو سروپ ہیں -
جڑ اور چیتن - اور وہ دونوں کا بیوہار کرتا ہے - جب سوشپتی میں جاتا ہے
تو جڑ کی طرح سو رہتا ہے اور سوشپتی سے اُٹھ کر سمرتی سے سب کچھ جاننے
سمجھنے لگتا ہے اس لئے وہ گیان سروپ ہُوا - اس طریق کے پیروکار اسی آنند
مے کوش کو آتما مانتے ہیں +

شونیہ وادی بودھ اور مادھیہ مِک بودھ گو آنند مے کوش ہی کو آتما
کسی نہ کسی طرح مانتے ہیں مگر وہ بھٹ کی رائے کی تردید کرتے ہیں - وہ کہتے
ہیں کہ آتما انش والا نہیں ہے جس کا ایک انش میں پرکاش ہو اور دوسرے
انش میں پرکاش نہ ہو - اُس کو جگنوں سے مشابہہ کرنا اچھا نہیں - کیونکہ
انش والی چیزیں مثل گھڑے وغیرہ کے ناشمان ہو جاتی ہیں - اور جو ناشمان
ہونے والی ہوتی ہیں وہ است ہوتی ہیں اور اس لئے اگر آتما میں انش
مانا جائیگا تو وہ است ٹھہریگا - اس لئے شونیہ ہی پرم تتو ٹھہرتا ہے یہ
شونیہ وادیوں کا مت ہے - اور یہ بھی آنند مے کوش ہی کے ماننے والے
ٹھہرتے ہیں +

اس مت کا کھنڈن نیائے والے کرتے ہیں وہ کہتے ہیں آتما "شونیہ" سے
وِلکشن ہے - کیونکہ اگر تم کو شونیہ کا انبھو ہو گیا - تو وہ "شونیہ" "شونیہ" نہیں رہا -
اور تم اس سے الگ ثابت ہوئے - اور اگر یہ کہو کہ شونیہ کا روپ انبھو میں
نہیں آیا تو پھر تم اُس کو شونیہ کیسے کہتے ہو - اس لئے ہر دو حالت میں
آتما شونیہ نہیں ہے - اُس میں من کے سنجوگ سے گیان ہوتا ہے - اور
اسی گیان گُن کی وجہ سے وہ چیتن کہلاتا ہے - ورنہ سروپ سے گو آتما

جڑ ہی ہے - اُس کے گُن - دُکھ - سُکھ - اِچھیا - دویش - پریتن - گیان - دھرم - ادھرم ہیں - یہ نیایک بھی آنندمے کوش سے آگے نہیں بڑھے - وگیان مے کوش میں جو بُدھی ہے اُس کو آتما کا گیان گُن سمجھ رہے ہیں اور سُوشپتی میں اُس کو گیان سے خالی مانکر سروپ سے جڑ بتاتے ہیں - اس لئے ان کو بھی بھرانتی ہے +

اگر آتما کو جڑ مان لیا جائے تو جڑ چیز ہمیشہ عارضی ہوتی ہے - آتما بھی عارضی یا انت ٹھہریگا - اور اگر آتما انت ہوگا تو موکش کا سادھن بالکل بیفائدہ ہوگا - اس لئے یہ سب کے سب غلطی پر ہیں ان کو سچائی کا علم نہیں ہے +

جس طرح ان کوشوں کی وجہ سے آتما کے بارہ میں لوگوں کو بھرانتی ہوئی ہے ویسے ہی سمشٹی پنچ کوشوں کی بابت بھی بھرانتی ہے - اور وہ ایشور کے سروپ کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے - کوئی شخص تو مایا شبل کو انتریامی سمجھ کر پرم تتو کہتا ہے - کوئی - ہرنیہ گربھ - ویشوانر - وشنو - برہما - شیو - گنیش دیوی - دیوا - پیپل - پانی - تلوار وغیرہ میں پرماتما مانتا ہے - اس میں شک نہیں کہ سب پدارتھوں میں لکش بھاگ پرماتما سے علیحدہ نہیں ہے - مگر چونکہ لوگ اُپادھی تک کو پرماتما کہنے لگے اس لئے اُن کو بھرانتی ہے +

دسویں فصل

آتما - تین شریر اور پنچ کوشوں سے نیارا ہے

گورو - بیٹے! تو نے سُن لیا کہ تین شریر اور اُن کے پنچ کوش کیا ہیں

میں پھر ایکدفعہ تیری یادداشت کے لئے اُن کا دوبارہ ذکر کرتا ہوں +
استھول شریر - ان مے کوش ہے - کارن شریر - آنند مے کوش ہے
اور سوکشم شریر میں پران مے کوش منو مے کوش اور وگیان مے کوش ہیں
یہ تین شریر اور اُن میں موجود پنچ کوشوں کی تفصیل ہے - اب تو ذرا سوچکر
دیکھ کہ تیرا آتما ان سے نیارا ہے کہ نہیں ہے +

جب تو سو جاتا ہے تو ستھول شریر یعنی ان مے کوش کا بھان نہیں
ہوتا - سوکشم شریر کا بھان ہوتا ہے اور سوپن میں وہی شریر کام کرتا ہوا بھاستا
ہے - سوشپتی میں ستھول شریر اور سوکشم شریر دونوں نہیں بھاستے صرف
آنند مے کوش یعنی کارن شریر کا بھان ہوتا ہے - اور اُس میں سُکھ کا
انبھو ہوتا ہے کیونکہ اگر اُس میں سُکھ کا انبھو نہ ہوتا تو جاگنے کے بعد کوئی
ایسا نہ کہتا کہ مجھ کو سُکھ ہوا - خواہ میں بڑے سُکھ سے سویا تھا - ان
شریروں میں سے چاہے کوئی ہو - آتما کا برابر بھان ہوتا ہے - ایک شریر کا
دوسرے شریر کے بھوگ کے سمے ابھاو پرنیت ہوتا ہے جیسے سوشپتی
میں ستھول دیہہ کا ابھاو ہوتا ہے مگر "آتما" کا ابھاو نہیں ہوتا - وہ تینوں
حالت جاگرت - سوپن اور سوشپتی میں برابر ایک رس بنا رہتا ہے - اس
لئے یہ دیہہ وکاری ہے ایک اوستھا کے بدلنے پر دوسری اوستھا میں نہیں
بھاستا ہے - مگر آتما کا تینوں میں بھان ہوتا ہے اس لئے آتما ان سے
نیارا ہے اور شریر میں سے کسی ایک سے بھی سمبندھ نہیں رکھتا +

اسی طرح جب یوگی سمادھی میں جاتا ہے تو آنند مے کوش کے اگیان
کا بھی بھان نہیں ہوتا - بلکہ آتما کا پرکاش ہوتا ہے - جس سے یہ ثابت ہوتا
ہے کہ آتما سوئم پرکاش ہے کیونکہ سمادھی کی اوستھا میں نہ سوکشم شریر کے

پدارتھ رہتے ہیں نہ کارن شریر ہی کا کچھ ہوتا ہے صرف آتما ہی آتمارہ جاتا ہے اور وہ چیتن ہے۔ جو سب سے نیارا ہے +

اسی طرح ایشور کے تین شریر اور پنچ کوش کو دور کر کے دیکھا جائے تو باقی چیتن ہی رہ جاتا ہے جو سب سے نیارا ہے۔ اے شِشیہ! اس طرح چیتن درشٹی سے جیو اور ایشور کی ایکتا ہے۔ چیتن میں کوئی بھید نہیں ہے۔ جیسے گھٹاکاش مٹھ آکاش اور مہاکاش کے بیان میں تو نے سن لیا ہے کہ اُپادھیوں کے دور ہو جانے سے صرف آکاش ماتر رہ جاتا ہے وہ ابھید ہے اسی طرح جیو اور ایشور میں شریر اور پنچ کوشوں کی اُپادھی کا خیال دور کر دینے سے پھر چیتن ماتر ابھید رہ جاتا ہے۔ یہی مہاواکیہ "تتّومسی" کا مطلب ہے۔ تت۔ توم۔ اسی۔ تو۔ وہ۔ ہے۔ تو برہم سروپ ہے۔ اُپادھی سے تیرا کچھ نقصان نہیں ہے وہ اَنِت۔ متھیا۔ اور تُچھیہ ہے۔ نیند کے سوپن میں راجہ کے غریب اور بھکاری ہونے سے اُس کے راجہ ہونے میں فرق نہیں آتا۔ اسی طرح متھیا سانپ جو رسّی میں بھاستا ہے کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔ نہ مرو تھل کے پانی سے زمین گیلی ہوتی ہے۔ اگر تجھ میں جگت کا بھرم بھی ہے تو اس سے تیرا کیا بگڑتا ہے۔ کلپت چیز ادھشٹان کو نہیں بگاڑ سکتی۔ تو ادھشٹان برہم ہے تجھ میں متھیا سُکھ دُکھ۔ سُورگ نرک۔ پاپ۔ پُنیہ۔ صرف اودیا کی وجہ سے کلپت ہیں۔ اُس سے کیوں خوف ہوتے ہیں +

فصل گیارھویں

شرون - منن کی ضرورت - گیانی اور اگیانی کے لکشن

ندھیم - اگر اس طرح مان لیا جائے کہ چیتن چیتن سب ایک ہے تو پھر ویدانت کے شرون منن کی ضرورت کیا رہتی ہے؟ اس کا گیان ہی کافی ہے +

گورو - ماننے یا منوانے کا تو یہاں سوال نہیں ہے - حقیقت یہ ہے کہ ایک چیتن کے سوا دوسری چیز نہیں ہے نہ ہو سکتی ہے - جس طرح آدمی کا من چاہے اس پر وچار کرے - مگر جگت کا بھرم ہو گیا ہے - اور جگت کے دُکھ سے لوگ دُکھی ہیں - جگت چاہے کلپت ہی سہی مگر اس کا اثر پرتیت ہو رہا ہے - جیسے ٹھونٹھ میں گو کوئی چیز نہ رہی ہو مگر بھوت کا بھرم ہُوا - بھرم کی وجہ سے بیماری پیدا ہو گئی - اب اُس کے دور کرنے کی فکر کرنی پڑی - مانا کہ سب بھرم ہی بھرم تھا - علاج بھی بھرم ماتر ہے مگر بیوہارک ستا کے انوسار ہے - اس لئے جب جگت کے دُکھ سے دُکھ ہے اور دُکھ پرتیت ہو رہا ہے تو پھر اُس کے دور کرنے کا اوپائے یہی ہے کہ شرون - منن - ندھیاسن سے کام لیا جائے - جس سے سروپ کا سچا گیان ہو جائے اس وقت جب سروپ سمجھ میں آ جائیگا - تب دُکھ نہ ہوگا - ہمیشہ کے لئے مُول اودیا سہت جگت کی نورتی ہو جائیگی - اس لئے شرون وغیرہ کی ضرورت ہے - جو گیانی ہے اور موکش ہے اُس کو اس کی کچھ ضرورت نہیں - کیونکہ اس کے لئے اب جگت نہیں بھاستا - اور چونکہ وہ یہ نہیں کہتا کہ "میں کرتا بھوکتا ہوں" بلکہ یہ ذہن نشین ہو گیا ہے کہ "میں برہم ہوں" کرم کرتے ہوئے بھی وہ کرم نہیں کرتا اور نہ کرم کرتے ہوئے بھی کرم کرتا ہے - اب اُس کے لئے کوئی کرتب نہیں ہے

کیونکہ اب اُس کے سارے بندھن چھوٹ گئے اور وہ آتم پد میں نشچل ہو گیا ہے +

گیانی اور اگیانی میں صرف اتنا ہی بھید ہے - گیانی اگر پراربدھ کے انوسار کچھ کرم کرتا بھی ہے تو اُس کو اُس کا پھل نہیں ہوتا - کیونکہ اُس میں میرا پنا - اور تیرا پنا نہیں ہے - اگیانی کام کو اپنا سمجھتا ہے اور اس وجہ سے وہ اُس کے پھل کا خواہشمند رہتا ہے - اور سُکھ دُکھ بھوگتا ہے - گیانی اس طرح سنسار میں رہتا ہے - جیسے پانی میں کنول رہتا ہے مگر پانی اُس کو تر نہیں کر سکتا - اگیانی سنسار میں اس طرح رہتا ہے جیسے ریشم کا کیڑا اپنے ہی اندر سے تاگے نکال کر میرا تیرا پنا روپ رسی بنا کر اُس میں قید ہو جاتا ہے اور چلّاتا روتا ہے +

مدھیم - گیانی اور اگیانی کے لکشن سب آپ نے سُنا دئے - کیا کسی کتھا کی مدد سے اُس کو زیادہ ذہن نشین کرا دیجئے گا +

گورو - گیانی اور اگیانی میں صرف اُن کے دلی اور خیالی حالت کا فرق ہے اور اصل میں کوئی بھی فرق نہیں - ایک اپنے کو کرتا مانتا ہے دوسرا اکرتا مانتا ہے - اور اس اکرتاپنے کا بھی اُس کو کوئی گھمنڈ نہیں ہے - اور نہ اُس طرف اُس کے چت کی ورتی جاتی ہے - نہ وہ مُکت ہے نہ بدھ ہے - وہ چیتن کا سوبھاوک روپ ہے یہ گیانی اور اگیانی کے درمیان بڑا فرق ہے - اندریاں اپنا کام کرتی ہیں من اپنا کام کرتا ہے وہ ہمیشہ ان سے اسنگ ہے - اور نرلیپ ہے +

اس بات کی ذرا بھی ضرورت نہیں کہ سب خواہ مخواہ گھر بار چھوڑ کر جنگل میں رہیں - گرھست اور ورکت دونوں ہی گیانی ہو سکتے ہیں - [illegible]

شُودر سب گیانی ہوتے ہیں - اس میں تمیز کی ضرورت نہیں ہے - ویدانت نے جس طرح کے تپ کا سادھن بتایا ہے وہ صرف دل کی حالت کے ایک طرح پر قایم کرنے کا ڈھنگ ہے اور کسی سادھن کی ضرورت نہیں محسوس کرتا - منشیہ سنسار میں رہے مگر سنسار کا ہوکر نہ رہے - راجہ جنک راج کاج کا کام کرتا ہوا بہت بڑا گیانی تھا - یاگیہ ولکیہ رشی اُس وقت تک بالکل گرہستی تھا - جب تک جنک نے اُس کو ورکت نہیں بنایا تھا - گیانی کے لئے کبھی کسی وقت بھی گرہن اور تیاگ کا سوال ہی نہیں آتا - وہ تو ایک خاص حالت کا نام ہے جو حالت آتما کی ہے - اور جہاں گیان دوارا شریر - اور پنچ کوشوں سے آتما میں نیارا پنا آیا - پھر وہ گیانی ہوکر سنسار میں وچرتا ہے اور سنسار اُس کو دُکھی نہیں کر سکتا - کیونکہ سنسار کو اُس نے است مان لیا ہے اور اَست وستو کبھی دُکھدائی نہیں ہوتی +

مثال کے طور پر - میں تجھ کو ایک کتھا سناتا ہوں :-

کسی جگہ ایک راجہ کے لڑکا پیدا ہوا - جو دائی اُس لڑکے کی پرورش کے لئے مقرر کی گئی تھی اُس نے اپنے لڑکے کو راجہ کا لڑکا ظاہر کر دیا - تاکہ وہ راجہ کے بعد سنگھاسن کا مالک بنے اور راجہ کے لڑکے کو اپنا لڑکا مشہور کیا - دونوں لڑکے بڑے ہوئے - جب راجہ کا اصلی لڑکا جو اب دایہ کا لڑکا کہلاتا تھا زیادہ عمر کا ہوا - اُس کو تجارت کے شوق نے غیر ملک میں رہنے کے لئے مجبور کیا - اور دایہ کا اصلی لڑکا شہزادہ بنا ہُوا - راجہ کے دربار میں آتا جاتا رہا - سولہ برس کی عمر میں اُس کی موت ہو گئی راجہ کو جو رنج تھا بیان سے باہر تھا - کیونکہ تاج و تخت کا کوئی وارث نہیں رہ گیا - آخر راجہ کی مصیبت دیکھ کر دائی نے جو دل میں خود دُکھی تھی سارا حال اپنی چالاکی کا

کہہ سنایا- اور راجہ کو معلوم ہو گیا کہ میرا لڑکا دور دراز ملک میں اب تک زندہ ہے - یہ جو مرا تھا- صرف دائی کا لڑکا تھا- اُس کی حالت بدل گئی- اور وہ اُس لڑکے کی تلاش میں جا نکلا جو گھر سے دور گیا ہوا تھا اور اُس کو واپس لاکر اپنے تاج و تخت کا مالک بنایا +

اب سوچو- لڑکے تو دونوں حالت میں ایک ہی تھے - مگر باپ کی دلی حالت میں تبدیلی آگئی - اس طرح اس سنسار میں موکش اور بندھن کا سوال صرف منشیہ کے من سے سمبندھ رکھتا ہے - اصل میں کچھ نہیں ہے - گیانی اس کو سمجھتا ہے - اگیانی اس کو نہیں سمجھتا - یہ اِن دونوں کے درمیان فرق ہے +

فصل بارھویں

نے - چنتن

گورو نے اس قدر تعلیم دینے کے بعد دیکھا کہ مدھیم نے تعلیم کی رُوح کو جذب نہیں کیا اور اُس کا من بہت پرسن نہیں ہوا یہ ثبوت تھا کہ اُس کو اب تک سچائی کی خبر نہیں لگی - تب پھر گورو نے اُس کو مخاطب کیا +

گورو - تو نے غور کرکے جو کچھ میں نے کہا ہے سمجھا یا نہیں +

مدھیم - میں نے سمجھ تو کچھ لیا ہے - مگر جیسا چاہیئے - ویسا ساکشاتکار نہیں ہوا - اس لئے دیا کرکے کسی اور طریقہ سے مجھ کو یتھارتھ گیان بخشئے

گورو - اگر تجھ کو میری باتوں کے سننے سے اب تک اصلیت کا پتہ نہیں لگا - اور تو نے برہمہ کے سروپ کا ساکشاتکار نہیں کیا تو بہتر ہے

تُو لے چنتن کا عمل کر۔ اِس سے تیری سمجھ میں یتھارتھ پد آ جائیگا +

پہلا طریقہ۔ تو اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ مٹی سے سارے برتن گھڑے۔ وغیرہ بنتے ہیں۔ یہ اصل میں مٹی ہی ہیں صرف نام وروپ کا بھید ہے۔ اور آخر میں پھر اِن کو مٹی میں مل جانا اور ملکر رہنا ہے۔ وہ وہ پہلے بھی مٹی ہیں تھے اور آخر میں مٹی ہی ہونگے۔ نام روپ کی حالت صرف درمیانی ہے۔ اور وہ انِت ہے۔ اسی طرح یہ جگت بھی ایشور سے بنا ہے۔ اور آخر میں ایشور میں لے ہوگا۔ برتنوں کی طرح نام و روپ کی وجہ سے الگ الگ بھاستا ہے۔ اور اَنِت ہے +

سمندر ایک ہے۔ سمندر میں لہر۔ جھاگ۔ بُدبُدے۔ وغیرہ انیک پرکار کے پیدا ہوتے ہیں اور اُسی میں لے ہوتے رہتے ہیں صرف نام روپ کی وجہ سے وہ الگ الگ معلوم ہوتے ہیں ورنہ حقیقتاً میں سمندر روپ ہی ہیں۔ اسی طرح تو بھی ایشور کا روپ ہی ہے سمندر کے لہر کی طرح اُس سے نیارا نہیں ہے تیرا انت سروپ سمندر کی طرح ایشور کا ہے اور جیسی لہریں سمندر میں لے ہوتی ہیں تو بھی نام وروپ کو تیاگ کر ایشور میں لے ہوگا۔ درمیانی حالت صرف برائے نام ہے اَنِت ہے۔ اور است ہے کیونکہ ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے +

دوسرا طریقہ۔ یا تو اس طرح لے چنتن کر۔ وستو صرف ایک ہے دو نہیں ہیں۔ اُسی کو برہم کہتے ہیں۔ مایا اُسی برہم کی شکتی ہے۔ شکتی سبھی شکتی والے سے علیحدہ نہیں بلکہ اُسی کا رُوپ ہے۔ اُسی شکتی سے پانچ بھوت پیدا ہوئے۔ اور ان کے ستوگن انش سے من۔ بُدھی۔ چت اور اہنکار گیان اندریہ پیدا ہوئے۔ اور رجوگن انش سے پران اور کرم

اندریہ پیدا ہوئے۔ جو جس سے پیدا ہوتا ہے وہ اُس سے علیحدہ نہیں ہوتا
ساری اندریاں۔ پران۔ اور انتہ کرن۔ بھوتوں سے پیدا ہونے کی وجہ سے
بھوت سروپ ہی ہیں۔ بھوت مایا سے پیدا ہوئے اس لئے وہ مایا سے
جدا نہیں ہیں۔ مایا برہمہ سے پیدا ہوئی۔ اس لئے وہ برہمہ کا سروپ ہے
تیسرا طریقہ۔ پرتھوی جل سے پیدا ہوئی اس لئے وہ اصل میں
جل ہے۔ اور جل کے روپ میں لے ہوگی۔ جل اگنی سے پیدا ہوا اس لئے
اگنی روپ ہے اور اگنی کے روپ میں لے ہوگا۔ اگنی وایو سے پیدا ہوا اس
لئے وایو روپ ہے۔ اور وایو کے روپ میں لے ہوگا۔ وایو آکاش سے
پیدا ہُوا۔ اس لئے وہ آکاش روپ ہے اور آکاش کے روپ میں لے ہوگا
آکاش مایا سے پیدا ہوا اس لئے مایا روپ ہے اور مایا کے روپ میں لے
ہوگا۔ اسی مایا کو پرکرتی۔ پردھان۔ اودیا۔ اگیان۔ شکتی کہتے ہیں۔ یہ
برہمہ میں ہے برہمہ کے آدھار پر ہے برہمہ سے ہے اور بازیگر کے تماشہ کی
طرح اُس سے پیدا ہوئی اور اس لئے وہ برہمہ سروپ ہی ہے اور برہمہ
کے روپ میں لے ہوگی۔ اور چونکہ یہ سارا برہمانڈ اسی برہمہ سے مکڑی
کے جال کی طرح نکلا ہے اُس سے علیحدہ نہیں ہے میں بھی اصل میں
وہی تتو ہوں اور اُس سے جدا نہیں ہوں +

چوتھا طریقہ۔ جس طرح آدمی کے دل میں کوئی خیال پیدا ہوتا ہے
اور وہ اُس اپنے ہی خیال سے متاثر ہوکر کچھ کا کچھ بن جاتا ہے۔ یہ بن
جانا متھیا ہے۔ اُسی طرح برہمہ میں سنکلپ دوارا یہ جگت بنتا ہے۔ اور
اُسی کا روپ ہے۔ اور جیسے خیال۔ خیال کرنیوالے آدمی سے جدا نہیں
ہے۔ ویسے ہی میں بھی ادویت برہمہ ہوں +

اس نے چنتن کی تقریر سُننے کے بعد مدھیم ادھکاری کا چت پرسن ہو گیا اور گورو کی کرپا سے اُس کو برہم پد کا بھان ہو گیا +

پنچم شاکھا جو پڑھے - شردھا ست سو جان
گورو دیا سے نت لہے - پُورن آتم گیان

چھٹویں شاکھا

کنشٹ ادھکاری اُپدیش

پہلی فصل

جگت سوپن کی طرح متھیا ہے

دو بھائی تو پرسن چت ہو گئے - اب اُن کو زیادہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوئی - تیسرا جس کا نام کنشٹ تھا اور جس کی بُدھی بہت تیز تھی - ان کو چپ پاکر گورو سے مخاطب ہوا اور اس طرح بات چیت کرنے لگا +

کنشٹ - بھگون! آپ نے ایک مرتبہ یہ فرمایا تھا کہ یہ سنسار خواب کی طرح ہے - مگر یہاں یہ شنکے ہوتے ہیں - (۱) اول تو خواب میں وہی چیزیں دکھائی دیتی ہیں جن کو پہلے دیکھ رکھا ہے - سنسار کو کسی نے پہلے نہیں دیکھا تھا کہ جس کی یاد رہتی - (۲) دوسرے - ایسا بھی ممکن ہے کہ ستھول شریر سوپن کی دشا میں ایک جگہ پڑا رہے اور سوکشم شریر سوکشم ہونے کی وجہ سے باہر جاکر جنگل میدان کی سیر کرتا پھرے - اس لئے وہ ست ہے متھیا نہیں ہے - اس لئے سنسار سے اور خواب سے کوئی سمبندھ نہیں ہے - اور یہ درشٹانت وِشم ورشٹانت کہی جا سکتی ہے +

گورو - تم نے میری بات کو غور سے نہیں سُنا تھا - ورنہ یہ سنشے نہ پیدا ہوئے ہوتے - درشٹانت وِشم نہیں ہے - تم نے اُس کے صرف اُن انگوں کو نگاہ کے سامنے نہیں رکھا - جن کے خیال سے مثال دی گئی تھی - یہ ضرورت نہیں ہے کہ ساری باتیں ایک سی ہوں میں نے کہا کہ موہن سوہن کی طرح ہے وہاں سننے والے نے یہ سمجھ لیا کہ موہن کی سوہن کے ساتھ مشابہت بہت سے معمولی اور بہت سی غیر معمولی باتوں میں ہوگی - اُس سے کبھی یہ مقصود نہیں تھا کہ موہن ہر بات میں سوہن سے مشابہہ ہے کیونکہ اس سنسار میں تم کسی حالت میں کسی دو چیز کو پورے طور پر آپس میں مشابہہ نہ پاسکوگے - ایک درخت کے دو پتے آپس میں نہیں ملتے - ایک ہی آدمی کے لکھے ہوئے دو حرف ایک طرح کے نہیں ہوتے ایک باپ کے دو بیٹے ایک صورت کے نہیں دیکھے جاتے - پھر ایک ہی خیال کی دو صورتیں ایک سی نہیں ہوتیں - تم تین بھائی ہو - معمولی باتوں میں ایک سے کہے جا سکتے ہو - سارے اوصاف میں کہاں ایک سے ہو - جیسے تم میں ہاتھ پاؤں ہیں ویسے ہی ان میں بھی ہیں لیکن اگر ہاتھ پاؤں کی رنگت - مضبوطی - ہڈی - چمڑے - نس - ناڑی سب کو ملاکر یہ اُمید کرنی چاہو کہ سب کے ایک طرح کے ہوں یہ ممکن نہیں - اس لئے اس میں وِشم درشٹانت کا دوش نہیں ہے - تم کو درشٹانت کا صرف ایک انگ لینا چاہئے +

پہلے اعتراض کا جواب - تم نے پہلے یہ اعتراض کیا تھا کہ خواب میں سمرتی (یادداشت) کی وجہ سے چیزوں کا بھاس ہوتا ہے - اور دوسرے اعتراض میں تم نے سوکشم شریر کو باہر جاکر سیر کرتے ہوا مانا ہے - یہ تمہارے

گفتگو میں اجتماع ضدین ہے۔ اس کا جواب فضول تھا۔ کیونکہ تم نے اپنے ایک بات کو دوسرے سے کاٹ دی۔ تاہم میں تمہارے سمجھانے کے لئے پھر بھی تمہارے اعتراضات کو سامنے رکھ کر اُن کا جواب دونگا +

سمرتی یادداشت کو کہتے ہیں۔ جو چیز پہلے دیکھی ہو۔ اُس کی یاد سمرتی کہلاتی ہے۔ تمہارا دعوے ہے کہ ہم نے جو چیز پہلے دیکھ رکھی ہے۔ وہی سوپن میں دیکھتے ہیں۔ فرض کیا تم نے خواب میں گھوڑا دیکھا۔ نیند سے بیدار ہوکر تم شاید یہ کبھی نہ کہتے ہوگے کہ میں نے خواب میں وہی گھوڑا دیکھا جو پہلے جاگرت اوستھا میں دیکھ چکا تھا۔ اگر اس طرح کہتے تو ہم اس کو سمرتی گیان سمجھتے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں اُس موقع پر ایسا نہیں کہا جاتا اور نہ در اصل ایسا ہوتا ہے اس لئے وہ سمرتی گیان نہیں بلکہ پرتیکش گیان ہے۔ کیونکہ جاگرت کی طرح سوپن میں بھی تم کہتے ہو"یہ ندی ہے"۔ "یہ ہاتھی ہے"۔ "یہ باغ ہے"۔ اس سے سمرتی گیان نہیں بلکہ پرتیکش اندریوں کا گیان ہوتا ہے +

اگر یہ کہو کہ اس طرح کی سمرتی نہیں ہوتی۔ جاگرت میں دیکھی ہوئی چیزوں کا سنسکار انتہ کرن میں رہ کر پھرتا ہے۔ جاگرت میں گھوڑے ہاتھی اور اونٹ وغیرہ دیکھے اُن کا سنسکار انتہ کرن میں قائم ہے۔ وہی سوپن میں پھر اُٹھا۔ سو یہ درست نہیں۔ کیونکہ اول تو تم خواب میں ایسے سامان کبھی کبھی دیکھتے ہو جو جاگرت اوستھا میں کہیں پرتیت نہیں ہوتے۔ ایسے وچتر شہر اور جانور کبھی کبھی نظر آ جاتے ہیں جن کا دُنیا میں وہم بھی نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی ہم ایسے کام کر گذرتے ہیں۔ جو جاگرت اوستھا میں کبھی بھی نہیں کیا تھا۔ اس لئے اُس کو سمرتی روپ نہیں کہا

جا سکتا۔ دوسرے وہ اُس وقت پرتیکش اِندریہ گیان کی طرح پرتیت ہوتے ہیں۔ اِندریوں کا ایک گیان تو یہ ہے جو آنکھ اور کسی شے کے سمبندھ میں آ جانے سے ہو۔ جیسے آنکھ کے سامنے ہاتھی کھڑا ہے اور آنکھ اُس کو دیکھ رہی ہے۔ دوسرے پہلے دیکھی ہوئی چیز کا گیان اور پھر موقع پر اِندریہ کے ساتھ اُس کا سمبندھ۔ ان دونوں حالتوں کے میل ملاپ سے بھی جو گیان ہوتا ہے وہ بھی اِندریہ گیان کہلاتا ہے۔ خواب کی حالت میں جو ہاتھی وغیرہ کا گیان ہوتا ہے وہ صرف سنسکار سے نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ وہاں خواب کا نقص بھی ہوتا ہے اور وہی اُس کے پیدا کرنے کا باعث ہیں جاگرت کی طرح سوپن میں بھی کلپت اندریاں ہوتی ہیں اور اس لئے اُس کا گیان بھی اندریوں کا پیدا کیا ہوا گیان ہے اور اس لئے یہ کہنا کہ جاگرت کی یاد داشت سے سوپن دکھائی دیتے ہیں۔ غلط ہے۔ خواب میں کبھی کبھی آدمی ایسے خواب دیکھتا ہے گویا اُس کا سر کٹا ہوا ہے اور سر دھڑ سے الگ ہے اور سر بات کر رہا ہے۔ جاگرت میں ایسا کبھی دیکھنے سُننے میں نہیں آیا۔ اس لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ گیان سمرتی کا پیدا کیا ہُوا یا سنسکار کا پیدا کیا ہوا ہے۔ سوپن بھی جاگرت کی طرح ایک وِلکشن اوستھا ہے۔ اور جیسے یہ مِتھیا ہے ویسے وہ بھی متھیا ہے +

دوسرے اعتراض کا جواب۔ تو نے یہ کہا کہ سوکشم شریر اِس ستھول شریر سے باہر نکل کر سچے ندی نالے دیکھتی ہے۔ متھیا نہیں دیکھتی۔ یہ خیال بالکل ہی غلط ہے۔ کیونکہ اگر سوکشم شریر اِس دیہہ سے علیحدہ ہو جائے تو پھر یہ دیکھنے میں بھیانک نظر آوے اور موت کی اوستھا کی طرح خوفناک اور مکروہ ہونے لگے۔ اس کے سوا تم نے میری زبانی سُن لیا ہے کہ پران

مے کوش - منومے کوش اور وگیان مے کوش کے مجموعہ کا نام سوکشم شریر ہے
تم سوتے وقت برابر دیکھتے ہو کہ سانس چلتی رہتی ہے - سانس پران ہیں اس
لئے اگر سوکشم شریر باہر چلا جاتا تو پھر پران بھی باہر چلے جاتے - پران باہر
نہیں جاتے یہ تم کو معلوم ہی ہے اس لئے سوکشم شریر باہر نہیں جاتا +
اِندریوں میں مُکھیہ پران ہی ہیں - اس لئے یہ کبھی خیال نہ کرنا کہ
سوکشم شریر اس دیہہ سے سوپن میں باہر جا سکتا ہے - اُپ نشدوں میں
اس پران کے بارہ میں بڑی خوبصورت گاتھا آتی ہے - اس طرح لکھا ہوا
ہے کہ" اِندریاں اور پران ایک مرتبہ سب پرجاپتی کے پاس جاکر پوچھنے
لگے - بھگون! ہم میں سے کون سریشٹ ہے؟ پرجاپتی بولے - تم ستھول
شریر سے ایک ایک کرکے نکلتے جاؤ - جس کے چلے جانے سے ستھول شریر
بگڑنے لگے وہی سب میں سریشٹ ہے - پرجاپتی کا حکم پاکر - آنکھ - ناک - کان
توچا - من وغیرہ ایک ایک کرکے نکل گئے - مگر شریر قائم رہا کیونکہ اُس کے
بیوہار میں تھوڑا ہی سا فرق آیا - اور شریر برباد نہیں ہوا - اگر آنکھ نہیں
ہے تو اس کا کام ہاتھ سے لوگ لیتے ہیں اور بعض اِندریوں کی کمی یُوں محسوس
تک نہیں ہوتی - سب کے آخر میں پران نکلنے لگے - ابھی پران نے باہر
قدم بھی نہیں رکھا تھا کہ ساری اندریوں کی حالت بگڑنے لگی - اس وقت
سب نے ہاتھ باندھکر کہا - تو شریر سے باہر مت جا - تو ہمارا سردار ہے
اور ہم تجھ کو نذر دینگی" +

اس گاتھا سے بہت اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتا ہے کہ پران سب
میں سریشٹ ہے اور وہ باہر نہیں نکلتا اور جب وہ باہر نہیں نکلتا تو من
بھی باہر نہیں نکلتا نہ بُدھی باہر نکلتی ہے بلکہ سب ستھول شریر میں بنے

رہتے ہیں +

اس کے سوا اگر یہ صحیح ہوتا تو لوگ سوپن میں کسی سے ملکر جاگرت میں لوگوں سے کہتے کہ ہم فلاں شخص سے جاکر ملے تھے اور اُس سے اس قسم کا قول قرار شرط بیفائدہ - یا بیوہار بیوپار کر آئے ہیں - اس لئے سوکشم شریر کبھی سوپن میں باہر نکل کر نہیں جاتا - بلکہ اُس کے اندر خیالی جگت کی کلپنا ہوتی رہتی ہے اور وہ متھیا باتوں کو دیکھتا ہے +

اسی سے نہ سمجھو - سوپن رات کو آتے ہیں - رات کو سورج نہیں رہتا - مگر سونیوالا ایک خواب دیکھتا ہے کہ میں ہردوار کے ریت پر پڑا ہُوا سورج کی دھوپ سے تکلیف اُٹھا رہا ہوں - اور پریشان ہوں - اگر سوکشم شریر سچ مچ باہر گیا ہوتا تو ہردوار میں اس وقت دھوپ کی گرمی کیسے محسوس کر سکتا تھا - کیونکہ رات کو سورج کہاں! یہ صرف اُس کی کلپنا ماتر ہے اور کچھ نہیں - اور اس لئے متھیا ہے +

دوسری فصل

جاگرت اور سوپن کی برابری

گورو - یہ سب کچھ ہے - مگر جیسے جاگرت میں گیاتا - گیان - گے یعنی عالِم - علم - معلوم - جاننے والا - جاننا - جانی ہوئی شے کی ترپُٹی یعنی تثلیث بنتی ہے ویسے ہی سوپن میں بھی ہوتی ہے - اور یہ سب گلے کی ایک ناڑی میں یُونہی پیدا ہو جاتے ہیں - پہاڑ - ندی - نالے - یہ سب ہی کچھ ہوتے ہیں - اگر نہ ہوں تو پھر نظر کس طرح آویں - ماتا

خواب کی چیزیں ساکشی بھاس ہی ہیں انتہ کرن اور اندریوں کی پیدائش
مانی ضروری نہیں تھی مگر سوپن میں وہ ستھول شریر کی طرح پرتیت ہوتے
ہیں - اُن کی پیدائش بھی مانی جا سکتی ہے - اور پیدائش ماننے کے سبب
بھی ہیں - کیونکہ بیوہار کرنے والے اِندریہ جو جاگرت میں کام کرتے ہیں وہاں
کام نہیں کرتے اور وہاں اندریوں کا کام کرنا نظر آتا ہے - اور سُکھ دُکھ کا
گیان بھی ہوتا ہے - اور سُکھ دُکھ کے گیان کا آدھار انتہ کرن بھی پرتیت ہوتا
ہے - اس لئے جاگرت کی طرح سوپن میں بھی نرپٹی ہوتی ہے - اور اُس
کی جاگرت کے ساتھ اس خصوصیت میں برابری ہے +

یہ پہلے کہہ آئے ہیں کہ جتنے بھرم گیان ہوتے ہیں سب اَنروچنی
ہوتے ہیں - یعنی وہ ست اور اَست دونوں سے وِلکشن ہوتے ہیں اور ان
کے سلسلہ میں جو سامان پیدا ہوتے ہیں وہ بھی اَنروچنی ہوتے ہیں اور
شاستر بھرم اُس کو کہتا ہے جو یتھارتھ گیان نہ ہو - یعنی جس چیز کا گیان
اُس کی اصلیت سے برخلاف ہو - چیز اپنے روپ میں نہیں بلکہ دوسرے
روپ میں نظر آوے وہ بھرم ہے - اور بھرم کے موقع پر اُس کے سلسلہ
کے سامان کا پیدا ہو جانا دیکھا جاتا ہے جیسے رسّی میں سانپ کے گیان
کے ہوتے ہی سانپ کے متعلق جتنی باتیں ہیں سب پیدا ہو جاتی ہیں
اس لئے وہاں بھی پیدائش ماننی پڑتی ہے - اس لئے جاگرت اور سوپن
دونوں میں نُرپٹی ہے - اور اتنی بات میں وہ برابر ہیں +

کنشٹ - مگر ظاہری درشٹی سے سوپن کے سامان بغیر سبب کے پیدا
ہوتے ہیں - اور اُن میں دیش کال نمت نہیں ہوتا - اس لئے وہ متھیا ہیں
مگر جاگرت کے سامان میں دیش کال نمت ہوتا ہے اس لئے وہ متھیا نہیں

ہیں اور نہ جاگرت کی سوپن کے ساتھ برابری ہے +

گورو- حقیقت تو یہ ہے کہ بغیر کارن کے کارج نہیں ہو سکتا- اور اس لئے اگر جاگرت میں تم کو کارن اور کارج نظر آتے ہیں تو ویسے کارن اور کارج سوپن میں بھی ہیں- یہاں اور طرح پرتیت ہوتے ہیں وہاں اور طرح- جاگرت اوستھا ایشور کے آشرے رہنے والی مایا کی وجہ سے ہے- سوپن اوستھا جیو کے ساتھ رہنے والی اوّدیا اور سوپن دوش کی وجہ سے ہے- دونوں جگہ اِس نظر سے کارن کارج کا کچھ نہ کچھ سمبندھ ہے- ایک جیو کی سرشٹی ہے دوسری ایشور کی سرشٹی ہے- ایک کا آدھار ساکشی چیتن ہے دوسرے کا برہمہ چیتن ہے- ایک میں بیوہارک ستا ہے- دوسرے میں پرتی بھاسِک ستا ہے- اتنی باتوں میں اُن میں برابری ہے +

لیکن اگر اِن باتوں کو نہ مانو تو ہمارا کوئی نقصان نہیں ہے- جس نظر سے تم سوپن کو بغیر سامگری اور سامان کے پیدا شدہ کہتے ہو- اور متھیا بتاتے ہو- اُس نظر سے جاگرت میں بھی سامگری اور سامان نہیں ہے اور وہ بھی متھیا ہے- کیونکہ برہمہ میں دیش- کال اور نمت نہیں ہے اگر برہمہ میں ان کو مانو تو پھر اوّدیت واد کی ہانی ہوگی- برہمہ میں دیش کال نمتّ نام کے لئے بھی نہیں ہے یہ پرپنچ وغیرہ آکاش- جل- وایو وغیرہ یونہی اُس میں پیدا ہوتے ہیں جیسے سوپن کے ہاتھی وغیرہ ہوتے ہیں اور اس لئے سوپن کی طرح جاگرت بھی متھیا ہے- اس معاملہ میں بھی اُن کی یکسانیت ہے +

تیسری فصل

آتما ایک ہے یا انیک (سانکھیہ مت کا کھنڈن)

کنشٹ - جاگرت اور سوپن دونوں میں علیحدہ علیحدہ شخصیتیں نظر آتی ہیں - آپ کہتے ہو - آتما ایک ہے - اس کو ذرا اور واضح کر دیجئے +

گورو - آتما ایک ہی ہے - اگر آتما کرتا بھوکتا ہو - تو بیشک کئی آتمائیں ہونگی - اُن میں سے کوئی دُکھی ہوگا - کوئی سکھی ہوگا - ایک کے بیمار ہونے سے سب بیمار ہونگے - مگر کرتا بھوکتا پنا میں نے پہلے ہی انتہ کرن کے دھرم بتائے ہیں اس لئے آتما ایک ہی ہے - دس بیس ہزار لاکھ خواہ بیشمار نہیں ہیں +

کنشٹ - مگر سانکھیہ مت میں آتما کو کرتا بھوکتا نہ مان کر بھی بیشمار اور اَن گنت آتما مانا ہے - آپ کی بات سانکھیہ کے بات کی برودھی ہے اسی طرح نیائے مت میں بھی آتما بہت سے مانے ہیں +

گورو - تو ذرا اس بات کو تو بتا کہ سانکھیہ مت کیا ہے ؟ +

مدھیم - سانکھیہ مت کے آچاریہ کا سدھانت یہ ہے کہ ست - رج تم - تین گُن ہیں - ست آنند - پرکاش اور سُکھ ہے - رج - وکشیپ چنچل اور دُکھ ہے - تم - آلسیہ - موڑھ اور اندھکار ہے یہ تین گُن ہیں - ان تینوں گنوں کی سامیہ اوستھا یعنی یکسانیت کی حالت کو پردھان بولتے ہیں یہ پردھان پرکرتی ہے - وکرتی نہیں ہے - وکرتی نام کاریج کا ہے - پردھان کسی کا کاریج نہیں اس لئے وکرتی ہے - پرکرتی نام کارن کا ہے - پردھان مہت تتو یعنی بدھی کی اُپادان کارن ہے اس لئے وہ پرکرتی ہے - یہ پرکرتی

انادی ہے اس لئے کسی کی وِکرتی یعنی کارج نہیں ہے (۱)

اس پرکرتی سے سات کارن اور کارج والی تتو پیدا ہوتے ہیں اُن کے نام یہ ہیں - مہت تتو - اہنکار - اور پنچ تن ماترا - یہ ساتوں پرکرتی اور وِکرتی دونوں کہلاتے ہیں - کارن ہونے کی وجہ سے پرکرتی اور کارن ہونے کے سبب سے وِکرتی ہیں - مہت تتو یعنی بُدھی - پردھان سے پیدا ہوئی اس لئے اُس کی کارج یعنی وِکرتی ہے - مگر مہت تتو سے اہنکار پیدا ہوتا ہے اس لئے مہت تتو اہنکار کی پرکرتی یعنی کارن ہے - اہنکار چونکہ مہت تتو سے پیدا ہوتا ہے اس لئے وہ مہت تتو کی وِکرتی یعنی کارج ہے اور چونکہ اہنکار پانچ تن ماتراؤں (یعنی لطیف عنصر) کا پیدا کرنیوالا ہے اس لئے وہ تن ماتراؤں کا پرکرتی ہے - اسی طرح پنچ تن ماترا اپنے باری پر اہنکار کے وِکرتی یعنی کارج ہیں اور چونکہ اُن سے اور اور بھوت پیدا ہوتے ہیں اس لئے وہ اُن کے پرکرتی ہیں - پانچ بھوت - شبد - سپرش - روپ - رس - گندھ ہیں - یہ سات پرکرتی اور وِکرتی دونوں ہیں - (۷)

پانچ بھوت (آکاش - وایو - تیج - جل - پرتھوی) اور دس اندریہ (پانچ گیان اندریہ - آنکھ - ناک - کان - توچا - ذائقہ - اور پانچ کرم اِندریہ - ہاتھ - پاؤں - بانی (زبان) - پیشاب کی اِندری - پاخانہ کی اندری) اور من - یہ سولہ تتو وِکرتی ہیں پرکرتی نہیں - یعنی یہ اور کو نہیں پیدا کرسکتے خود پیدا ہوتے ہیں (۱۶)

پُرش نہ تو پرکرتی ہے نہ وِکرتی ہے - نہ وہ کسی کا کارن ہے نہ کارج ہے نہ کوئی اُس سے پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہُوا (۱)

یہ سانکھیہ مت کے پچیس تتو ہیں +

سانکھیہ[1] ایشور کی ضرورت نہیں سمجھتا صرف پرکرتی کو جگت کا کارن مانتا ہے +

پرکرتی پُرش کے بھوگ اور موکش کے لئے مانی گئی ہے - اور پُرش کے بھوگ اور موکش کے لئے پرکرتی ہی پرورت ہوتی ہے پُرش نہیں اور یہ پرکرتی ہی ہے جو بدلکر پُرش کے لئے بھوگ کا کارن بنتی ہے اور جب پُرش گیان کی مدد سے بُدھی وغیرہ پرکرتی کے روپ کو دیکھ لیتا ہے اور اُسکو اپنے سے علیحدہ مان لیتا ہے اُس وقت موکش ہو جاتی ہے +

سانکھیہ پُرش کو اسنگ مانتا ہے اور اس لئے پرمارتھ کی درشٹی سے اُس میں موکش اور بھوگ نہیں ہو سکتے - مگر اگیان سے اُس کو ایسا بھان ہوتا ہے کہ بُدھی وغیرہ کا دھرم مجھ میں ہے - حالانکہ سُکھ وغیرہ بُدھی کے دھرم ہیں آتما کے نہیں اور جہاں یہ گیان آگیا پھر آتما موکش پا جاتا ہے +

---

[1] یہاں پڑھنے والوں کو اتنا ذہن میں رکھنا چاہئے کہ سانکھیہ کے بھی دو مت ہیں ایک ایشور کا اقرار کرنیوالا دوسرا ایشور کا انکار کرنیوالا ان میں سے کپل کو جو کردم رشی و دیو ہوتی کے پُتر تھے ایشور کا اقرار ہے کوئی اور کپل ہوا ہے جو ایشور کو نہیں مانتا - اور صرف پردھان کو جگت کا کارن مانتا ہے اور اس حیثیت میں وہ بُدھ دھرم کا آدھار مانا گیا ہے - دیو ہوتی کے کپل اور اس دوسرے کپل کے سدھانت کچھ ایسے مل گئے ہیں کہ اب تمیز نہیں کیجا سکتی کیونکہ دو میں سے ایک کی بھی تصنیف نہیں ملتی - صرف ایشور کرشن کی کارکا سے آخری کپل کے سدھانت بتاتا ہے جو آسری نے پنچشکھ کو کہا تھا [illegible] ملتا ہے +

سانکھیہ اس طرح مانتا ہے اور آتما کو بہت سے مانتا ہے +

گورو - جب تُو خود کہتا ہے کہ سُکھ دُکھ آتما کے دھرم نہیں بُدھی کے دھرم ہیں - تو بھید بُدھی کی وجہ سے ہُوا نہ کہ آتما کی وجہ سے - تیری باتوں سے بھی آتما کا ابھید بھاد سِدھ ہوتا ہے - جس طرح ایک ہی ویاپک آکاش میں نانا اُپادھی کے دھرم سے بہت کچھ نام اور روپ کی اوستھائیں پرتیت ہونے لگتی ہیں اور آکاش سدا اسنگ رہتا ہے - ویسے ہی ایک ویاپک آتما میں نانا بُدھی کے دھرم اگیان سے پرتیت ہوتے ہیں - جب سانکھیہ مت میں آتما اسنگ مان لیا گیا اور سُکھ دُکھ وغیرہ بُدھی کا دھرم بتایا گیا تو پھر نانا آتما ماننا فضول ہے +

اگر تم یہ کہو کہ کوئی آتما موکش ہے کوئی بندھ ہے اس وجہ سے آتمائیں الگ الگ ہیں و انیک ہیں تو موکش اور بندھ کو سانکھیہ مت میں پرمارتھ درشٹی سے آتما میں نہیں مانا ہے صرف بُدھی کے اگیان سے اُن کی پرتیتی ہے - تو اب اور زیادہ کیا کہا جائے اِس درشٹی سے بھی آتما نانا نہیں ہوتے +

جو چیز اگیان کی وجہ سے بھاستی ہو - وہی گیان سے دور ہو جاتی ہے اور اس قسم کی چیز رسّی میں سانپ کی طرح متھیا ہے - آتما میں بھی بُدھی کی اگیان سے بندھ پرتیت ہوتا ہے اور گیان سے دور ہوتا ہے اس لئے وہ متھیا ہے +

اس وجہ سے ویاپک آتما میں آکاش کی طرح بھرم کی وجہ سے بندھ اور موکش ہو سکتا ہے - مگر اس سے اُس کا نانا پنا نہیں سِدّھ ہوتا +

فصل چوتھی

نیاء مت آتما کے نانا پنا کا کھنڈن

گورو - اے بیٹے! تیرے سانکھیہ کے نانا پنے کا اتنا ہی جواب کافی ہے اگر تیری تسلی ہو گئی ہو تو اب تو بتا کہ نیاء کے بارہ میں تو کیا کہتا ہے - میں اس کو بھی سن لوں +

کنشٹ - نیائے کا سدھانت یہ ہے کہ جیو میں چودہ گن ہیں جن کے نام یہ ہیں - سکھ - دکھ - گیان - اچھیا - دویش - پریتن - دھرم ادھرم - گیان کے سنسکار - سنکھیا (شمار) - پریمان - پرتھکتو - سنجوگ - وبھاگ اسی طرح وہ سنکھیا - پریمان - پرتھکتو - سنجوگ - وبھاگ گیان - اچھیا - پریتن - آٹھ گن ایشور میں مانے ہیں +

ان میں اتنا فرق ہے کہ ایشور کے گیان - اچھیا - پریتن ہمیشہ (نت) ہیں اور جیو کے انت (عارضی) ہیں - ایشور ویاپک اور نت ہے جیو نانا ہے اور مجموعی حالت کے لحاظ سے ویاپک ہے اور نت ہے - مگر جیو کا گیان انت ہے - اسی وجہ سے جب جیو میں گیان کا گن ہوتا ہے تب وہ چیتن کہلاتا ہے اور جب گیان گن کا ناش ہو جاتا ہے تب وہ جڑ ہو جاتا ہے +

ایشور اور جیو کی طرح آکاش - کال - دشا - من یہ چاروں بھی نت ہیں اور پرتھوی - جل - تیج - وایو کے صرف پرمانو (ذرات) نت ہیں یہ خود نت نہیں ہیں - ان کے پرمانو ہی نت رہتے ہیں اور اسی طرح نیاء میں جاتی وغیرہ بھی نت مانے گئے ہیں +

راگ دویش کا کارن دیہہ کے بارہ میں آتم بھرانتی گیان ہے۔یعنی لوگ کہتے ہیں ۔" میں منشیہ ہوں"۔ "میں براہمن ہوں"۔ ایسے باتوں سے دیہہ کے متعلق بھرانتی ہوتی ہے اور اسی راگ دویش کی وجہ سے دھرم ادھرم میں پرورتی ہوتی ہے اور سکھ دُکھ ہوتا ہے۔ نیاء مت میں بھی آتما کے سنسار کا بھرم بھرانتی گیان سے ہوتا ہے اور یہ بھرانتی گیان تتو گیان سے دور ہوتا ہے اور وہ تتو گیان اس بات کا نشچے ہے کہ دیہہ وغیرہ سے آتما بالکل نیارا ہے +

تتو گیان سے "براہمن پنا"۔ "منشیہ پنا" کا بھرم دور ہوتا ہے اِس بھرم کے دور ہونے سے راگ دویش دور ہوتا ہے۔ راگ دویش کے دور ہونے سے دھرم ادھرم کی پرورتی نہیں ہوتی۔ دھرم ادھرم کی پرورتی نہ ہونے سے پراربدھ تو بھوگ سے کٹ جاتے ہیں اور شریر سمبندھی روپ جنم کا ابھاو ہو جاتا ہے شریر کے سمبندھ کے ابھاو سے اس کے دُکھ کا ناش ہو جاتا ہے اور نیاء کے مت میں دُکھوں کا ناش ہی موکش کہلاتا ہے۔ شریر۔ کھٹ اندریہ۔ اندریوں کے وشئے۔ اندریوں کے گیان اور سکھ دُکھ۔ یہ اکیس قسم کے دُکھ نیاء والوں نے مانے ہیں +

نیاء والوں نے من اور شروتر (کان) کو بھی نت مانے ہیں۔ مگر ساتھ ہی وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ موکش اوستھا میں جس بات کی وجہ سے من اور شروتر دُکھ کے کارن ہوتے ہیں۔ اُس کا ابھاو ہو جاتا ہے اس لئے ایک کی کریا یا دوسری کی کریا کا سنجوگ نہیں ہوتا۔ اور وہ رہتا ہوا بھی دُکھ کا کارن نہیں بنتا +

نیاء کہتا ہے موکش کال میں پرماتما سے علیحدہ رہتا ہُوا جیو دُکھ

سے نجات پاکر ویاپک آتما جڑ روپ ہوتا ہے ـ کیونکہ موکش میں گیان نہیں رہتا یہ نیاء کا سدھانت ہے +

وہ یہ مانتا ہے کہ چونکہ دُکھ سُکھ بندھ موکش آتما کو ہوتا ہے اس لئے آتما نانا ہیں اور سمپورن ویاپک ہیں ـ نیاء مت میں سرب اور الپ پدارتھوں کے سنجوگ کا نام ویاپک پنا ہے ـ سجاتی (ہمجنسی) وِجاتی (غیر جنسی) اور سوگت (اعضاء و حصوں کے لحاظ سے) بھید کے ابھاو کو ویاپک کا لکشن نہیں مانا ـ وہ آتما میں سجاتی (ہمجنسی) کا بھید مانتا ہے ـ جس سے مراد یہ ہے کہ آتما بہت سے ہیں ـ اِسی طرح وِجاتی (غیر جنسی) بھید بھی تسلیم کرتا ہے ـ یعنی آتما کے سوا اور بھی چیزیں اُس سے مختلف ہیں ـ اِن باتوں کو مانتے ہوئے بھی وہ صرف سرب الپ پدارتھوں کے سنجوگ ہی کو ویاپک کا لکشن قرار دیتا ہے ـ اور آتما کو نانا مانتا ہے +

گورو ـ میں نے تیری بات سُن لی ـ نیاء شاستر یہ مانتا ہے کہ سب کا سب کے ساتھ سنجوگ یعنی تعلق ہے ـ یہ مسئلہ تسلیم کرنے کے قابل نہیں ہے ـ کیونکہ اگر ویاپک آتما نانا مان لئے جائیں تو سارے شریروں میں سارے آتما کا سنبندھ اور سنجوگ ماننا پڑیگا ـ اِس سے پھر یہ پتہ نہ لگیگا کہ کون کس کا شریر ہے اور کس کا نہیں ہے ـ کیونکہ اُس کے موافق ایک ایک آتما کے سارے شریر ہونے چاہئیں ـ اور اگر یہ کہو کہ جس کے کرم سے جو شریر پیدا ہوا ہے وہ اُس کا ہے تو نیاء پہلے ہی سے کہتا ہے کہ سب کا سب کے ساتھ سمبندھ ہے اس لئے وہ کرم بھی سارے آتماؤں ہی کے ہونگے +

اگر من کے تعلق کی وجہ سے آتما کا شریر مخصوص کیا جائے تو یہاں

بھی وہی نقص ہوتا ہے۔من کے ساتھ بھی سب کا سمبندھ اور سنجوگ مانا جائیگا اور وہاں کوئی شخص نرنے نہ کر سکیگا کہ کون کس کا من ہے۔یہی حال اندریوں کا بھی ہوگا۔سب کا سب کے ساتھ سنجوگ ہوگا +

اگر یہ کہو کہ جس آتما کو جس دیہہ کا ابھمان ہو وہ اُس کا دیہہ ہے تو یہاں بھی ویدانت کا ویاپک ہونے کا نقص حایل ہوتا ہے۔کیونکہ سارے آتماؤں کا سارے دیہوں کے ساتھ سنجوگ پہلے ہی مانا ہوا ہے۔اس لئے نیاء مت کی یُکتی آتما کے ویاپک اور نانا پنے کے بارہ میں بالکل غلط ہے +

ویدانت میں کرتا بھوکتا پنا صرف انتہہ کرن میں مانا گیا ہے اور یہ انتہہ کرن نانا ہیں اور جس انتہہ کرن سے جس شریر کا سمبندھ ہے وہی اُس کو بھوگتا ہے دوسرا نہیں +

انتہہ کرن ویاپک نہیں ہے اگر اُس کو ویاپک مانیں تو پھر سارے شریر اور سارے بھوگوں کا اُس سے سنجوگ اور سمبندھ ہو جائیگا۔اور ایک جگہ دُکھ سُکھ ہوگا تو سب کو دُکھی سُکھی ہونا پڑیگا۔ایسا نہیں ہوتا اس لئے وہ ویاپک نہیں بلکہ ایک دیشی ہے اور نانا ہے۔اور شریر کے سمان ہے +

اگر تم یہ کہو کہ آتما تو شریر کے ایک دیش میں ہے مگر کستوری کی خوشبو کی طرح اُس کا گیان سارے شریروں میں ویاپت ہے وہ بھی غلط ہے۔کیونکہ گُن اتنے ہی جگہ میں رہتا ہے جتنے میں گُن والا رہتا ہے گُن صرف گُنی ہی میں رہتا ہے اور جگہ نہیں۔اس لئے کسی حالت میں نیاء کا سدّھانت درست نہیں ہوتا +

ویدانت کا سدّھانت آتما کے بارہ میں تم کو بتا دیا گیا وہ ایک ہے

اَنیک نہیں اور آکاش کی طرح ویاپک ہے - دھرم ادھرم - وغیرہ بُدھی سے تعلق رکھتے ہیں آتما سے نہیں ہیں +

پانچویں فصل

آتما کے لکشن

کنشٹ - بھگون! میں نے آپ کی دلیل سُن لی - اب میں آپ کی زبان سے آتما کے لکشن سُننا چاہتا ہوں کہ اُن کو اچھی طرح اپنے ذہن میں قائم کروں +

گورو - آتما کا لکشن کوئی کیا بیان کرے - تمہارے سمجھانے کے لئے میں پھر بھی کچھ کہتا ہوں +

آتما ست ہے - جو تینوں کال میں رہنے والا ہو اور جس کا گیان سے ابھاو نہ ہو وہ ست کہلاتا ہے - جو کچھ پرپنچ ہو رہا ہے وہ آتما کے آدھار پر ہے - اور اُن کی وِرتی کا ادھشٹان بھی آتما ہے - اگر آتما کی وِرتی مانوگے تو پھر اُس کا ادھشٹان کسی اور کو ماننا پڑیگا - اگر یہ کہو کہ اُس کی وِرتی شُونیہ میں ہوتی ہے تو وہ غلط ہے اور اگر کسی اور کو وِرتی کا ادھشٹان مانوگے تو پھر اُس ادھشٹان کا بھی ادھشٹان ماننا پڑیگا - اور اُسمیں اَن اَوستھا (سلسلہ نامقطوع) وِرتی کا نقص واقع ہوگا - اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا - اس لئے کہیں نہ کہیں ٹھہرتا ہے اور جہاں تم ٹھہرتے ہو وہی آتما ہے اُس کے پرے کوئی چیز نہیں ہے وہی سب کا ادھشٹان اور سب کا آشرا ہے - پرپنچ اُسی میں ہوتی [illegible]

ہیں - اور چونکہ وہ ہمیشہ رہتا ہے اس لئے وہ ست ہے +

اور اگر تم خواہ مخواہ آتما کی نورتی مانتے ہی ہو - تو ہم تم سے یہ سوال کرینگے کہ آیا کسی نے آتما کی نورتی کا انبھو بھی کیا ہے یا نہیں - اگر یہ کہو کہ انبھو کیا ہے تو غلط ٹھہریگا - کیونکہ آتما اپنی ذات اور اپنے سروپ کا نام ہے - اور اُس کے نورتی کا انبھو ایسا ہی ہے جیسے اپنی موت خواہ اپنے سر کے کاٹنے کا انبھو ہے اس لئے یہ غیر ممکن ہوگا - اور اگر ایسا کہو کہ اُس کی نورتی ہوتی ہے مگر کسی نے انبھو نہیں کی ہے تو تم کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جس کا انبھو نہیں کیا گیا - اُس شے کا کوئی کیا یقین کرے +

کیا تم کو کبھی اپنی ذات کی نورتی کا کبھی خیال آتا ہے؟ کبھی بھی نہیں - کسی کو بھول کر بھی اپنی موت کا نشچے نہیں ہوتا - اور نہ ہو سکتا ہے اس لئے آتما ست ہے +

آتما چت ہے - چت پرکاش کو کہتے ہیں - اور آتما چونکہ چیتن ہے وہ پرکاش سروپ ہے - اگر تم کہو کہ آتما بن پرکاش نہیں ہے تو پھر کیا جڑ وستو کو پرکاش مانوگے؟ یہ کبھی ممکن نہیں ہے کیونکہ جڑ وستو محدود ہے - اور گھڑے کی طرح کسی نہ کسی کارن کا کاریج ہوتا ہے - اگر انتہ کرن یا مندریہ کو پرکاش مانوگے تب بھی تمہاری غلطی ہوگی - کیونکہ یہ بھی محدود (پرچھن) ہیں - جس کا دیش اور کال سے انت ہو وہ پرچھن یا محدود کہلاتا ہے - اور وہ ہمیشہ جڑ ہوتا ہے +
خاتمہ

اگر تم یہ کہو کہ آتما پرکاش روپ نہیں ہے صرف جڑ ہے اور اُس میں گیان گُن ہے اور اُس گیان سے اِس آتما کا پرکاش ہوتا ہے تو اُس سے یہ سوال ہوگا کہ آتما کا گیان گُن نِت ہے یا اَنِت ہے؟ اگر نت ہے

تو وہ گیان آتما کا سروپ ہی سِدّھ ہوتا ہے - کیونکہ یہ ایک قدرتی بات ہے جو آتما کے علاوہ ہوگا - وہ اَنِت ہی ٹھہریگا - اس لئے اس کو نِت ماننا اور پھر آتما سے مختلف بتانا صریحی غلطی ہوگی اور اگر اَنِت مانوگے تو وہ گھڑے وغیرہ کی طرح جڑ ہوگا اور جڑ ہونے کی وجہ سے اَنِت ہوگا - یہ دوسری غلطی ہوگی - اس لئے گیان کا آتما کے ساتھ کوئی بھید نہیں ہے اور وہ اُس سے مختلف نہیں ہے - گُن کبھی گُنی میں رہتا ہے اور کبھی نہیں رہتا جیسے کپڑے میں نیلا اور پیلاپن - اور وہ ناشمان ہوتا ہے اس لئے گیان کو نِت مانکر پھر ناشمان ٹھہرانا صریحی غلط فہمی ہوگی +

اگر گیان اَنِت ہے تو پھر یہ ماننا ہوگا کہ وہ انتہ کرن اور اندریوں سے پیدا ہوتا ہے - مگر ایسا نہیں ہے - کیونکہ سوشپتی کی اوستھا میں انتہ کرن اور اِندریاں نہیں ہوتیں - اُن کا ابھاو ہوتا ہے - مگر اُس میں سُکھ کے گیان کا انبھو ہوتا ہے - جو بالکل اِندریوں سے پیدا نہیں ہوتا - اس سے ثابت ہے کہ گیان آتما کا سروپ ہے اور اُس سے جدا نہیں ہے جیسے آگ اور آگ کی گرمی ایک ہی شے ہیں - اگر آگ میں گرمی نہ ہو تو وہ آگ نہیں ہے اسی طرح آتما اور گیان بھی دونوں ایک ہی سروپ ہیں اور ایک ہیں - اور ناشمان نہیں ہیں - گیان کی نسبت پیدا ہونے اور دور ہونے کا خیال نہیں کیا جاتا - پیدائش اور کمی یا ناش صرف انتہ کرن کی وِرتی کا ہوتا ہے - گیان کا نہیں - آتم سروپ گیان سے بیوہار نہیں ہوتا - بیوہار تو گیان سہت ورتی یا ورتی میں قائم شدہ گیان سے ہوتا ہے - اگر گیان اس طرح ورتی دوارا نہ ہو - تو بیوہار غیر ممکن

ہو +

اس لیئے سب کا پرکاش کرنیوالا گیان سروپ ہوتا ہے اور اسی وجہ وہ چیتن ہے
آتما آنند سروپ ہے - اگر آتما آنند روپ نہ ہوتا تو
وشیے بھوگ میں جو آنند پرتیت ہوتا ہے وہ کبھی نہ ہوتا - اس کے بارہ میں
پہلے کہہ آئے ہیں +

اگر وشے میں آنند ہوتا تو اُس سے سب کو یکساں آنند ملتا - مگر تم
دیکھتے ہو کہ تندرست کے لیئے ہوا آنند دایک ہوتی ہے مگر وہی ہوا بیمار
کے لیئے نقصان و دُکھ پہنچاتی ہے - اگر ہوا بذات خود آنند دینے والی
ہوتی تو دونوں کو برابر آنند دیتی - اسی طرح اور وشیوں کا حال ہے - نر
سانپ کو مادہ سانپ سے آنند ملتا ہے مگر اوروں کا دُکھ ہوتا ہے شیر
کو شیرنی کے دیکھنے سے خوشی ہوتی ہے اوروں کو نہیں - اس کا سبب
صرف یہ ہے کہ وشے تو بطور خود اِچھیا سے رہت ہے اچھیا والے پُرش
کو اُس میں سُکھ کی اِچھیا سے سُکھ انبھو ہوتا ہے - مگر وہ سُکھ بھی اصل
میں اپنے ہی آتما کا عکس ہے کہیں باہر سے نہیں آتا - پہلے پُرش کو
بھوگ نے سُکھ کی خواہش ہوتی ہے اُس وقت چنچل بُدھی میں آتما کے
سروپ آنند کا بھان ہوتا ہے اور اُس کے سنجوگ سے چونکہ بُدھی تھوڑی
دیر کے لیئے نشچل ہو جاتی ہے اُس میں آتما کا عکس پڑتا ہے وہی آنند
ہے +

اور اسی طرح جو چیز جس آتما کے سمیپ ہوتی جائیگی اُس کو درجہ بدرجہ
اُتنا ہی آنند پراپت ہوگا - جیسے کسی شخص کے لڑکے کا دوست آیا ہے
اُس سے بمقابلہ اوروں کے باپ کو زیادہ آنند ملیگا - اس دوست کے
مقابلہ میں پُتر میں زیادہ آنند کی پرتیتی ہوگی - پُتر سے اپنے ستھول شریر

سے زیادہ پریم ہوگا - ستھول شریر سے سوکشم شریر سے زیادہ پریتی ہوگی اور
سوکشم سے کارن شریر میں زیادہ سکھ انبھو ہوگا - اور سب سے زیادہ آنند
اپنے آتما میں ہی پرتیت ہوگا - کیونکہ آنند آتما کا روپ ہی ہے +

اوپر کی مثال میں دو باتیں ہیں جو غور کے قابل ہیں اول تو جو شے
اپنے آتما سے زیادہ قریب ہوتی گئی ہے اتنا ہی اس میں پریتی بڑھتی گئی۔
دوسرے اتنا ہی زیادہ اس میں آنند کا بھان ہوتا ہے اور سب سے زیادہ
آنند اپنے ہی میں ملتا ہے اس لئے سب کی پریتی اپنے آتما ہی میں ہے
اور یہ کرم دھرم اپاسنا - یوگ - بھگتی وغیرہ جو کی جاتی ہے اپنے ہی آتما کے
خیال سے کی جاتی ہے - چاہے وہ کلپت ہی کیوں نہ ہو - اس سے بحث
نہیں - لیکن یہ حقیقت ہے کہ آتما سے پیارا کوئی بھی نہیں ہے +

جو لوگ غلطی سے وِشے - اور پُتر وغیرہ میں آنند سمجھتے ہیں - اُن کو
سوشپتی اور سمادھی کے آنند پر غور کرنا چاہیئے - یہ سُکھ نہ تو اِندریوں سے
پیدا ہوتا ہے نہ وِشے سے - صرف اتنے ہی پر غور کرنے سے آتما آنند
روپ پرتیت ہوگا - اس طرح آتما ست چت آنند روپ ہے +

چھٹویں فصل

آتما کا وشیش برن

ست چت آنند کا آپس میں بھید نہیں ہے - کوئی یہ نہ
سمجھے کہ ست - چت - آنند تین ہیں - بلکہ وہ ایک ہی ہیں - اگر وہ آتما
کے گُن ہوتے تو آتما سے مختلف ہو سکتے تھے آپس میں بھی اُن کے

درمیان بھید ہوتا مگر وہ تو آتم سروپ ہیں اس لئے بھید نہیں ہے ایک ہی وستو کو تین طرح سے بیان کیا جاتا ہے +

آتما چونکہ ہمیشہ رہتا ہے اس لئے ست ہے ۔چونکہ جڑ وستو سے وِلکشن اور پرکاش روپ ہے اس لئے چت ہے دُکھ سے وِلکشن پریت کا وِشے ہے اس لئے آنند ہے ۔تینوں ایک ہیں ۔تین نہیں ہیں ۔اور آگ اور گرمی کی طرح آپس میں اُن کا ابھید ہے +

اِسی ست ۔ چت ۔ آنند کو برہمہ کہا ہے اس لئے آتما برہمہ سروپ ہے +

برہمہ نام ویاپک کا ہے اس لئے آتما ویاپک ہے ۔اگر دیش اور کال کے درشٹی سے انت والا ہوتا تو ویاپک نہ کہلاتا ۔محدود اور پرچھن ہوتا ۔محدود اور پرچھن انت ہوتے اس لئے وہ بھی اُنت ہوتا ۔ مگر وہ اُنت نہیں ہے ۔ اس لئے ویاپک ہے ۔ اور برہمہ ہے ۔ برہمہ سے علیحدہ کوئی چیز نہیں ہے +

اگر برہمہ کو آتما سے علیحدہ مانوگے تو وہ اناتما ٹھہریگا ۔ اناتم وستو گھڑے وغیرہ کی طرح جڑ ہوتے ہیں اس لئے برہمہ کو بھی جڑ کہنا پڑیگا مگر برہمہ جڑ نہیں ہے اس لئے برہمہ اور آتما دونوں ایک ہی ہیں +

ظاہری درشٹی سے سارے پرپنچ اور مایا کا ادھشٹان برہمہ کہا جاتا ہے ۔ اور بیشٹی اودیا دیہہ وغیرہ کا ادھشٹان آتما کہلاتا ہے ۔ پرپنچ اور دیہہ کا خیال اُڑادو ۔ پھر برہمہ اور آتما ابھید دکھائی دینگے ۔ تت پد کا لکش برہمہ ہے ۔ توم پد کا لکش آتما ہے ۔ اور تم اس طرح بھی کہہ سکتے ہو کہ تت پد کا لکش ایشور ساکشی ہے ۔ توم پد کا لکش جیو ساکشی ہے

اس طرح وچارنے سے 'تتوَمسی' کا ارتھ سمجھ میں آویگا - تت (وہ) توم (تُو) اَسِی (ہے) - تُو وہ ہے - اس جملہ میں تین لفظ ہیں تُو - وہ - ہے تُو - اور وہ کے خیال کے دور کرنے سے صرف "ہے" لفظ رہ جاتا ہے جس سے ہستیٔ مطلق مُراد ہے اور وہی برہم اور آتما ہے - اس لئے جب کبھی جیو کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ جیو ایشور ہے وہاں اُپادھی کا خیال دور کرکے صرف چیتن کی درشٹی سے بات کہی جاتی ہے - ایشور و جیو - میں صرف اُپادھی کا بھید ہے - ایشور کا شریر سمشٹی برہمانڈ ہے - جیو کا شریر یہ بیشٹی دیہہ ہے - سمشٹی اور بیشٹی دونوں کو بھلا دو - باقی چیتن بھاگ - وہ دونوں میں ایک ہی ہے اُس میں بھید نہیں ہے - صرف اُپادھی کا بھید پرتیت ہوتا ہے +

آتما اجنما ہے - یہ برہم - آتما - جنم نہیں دھارن کرتا - کیونکہ اگر اُس میں جنم مانوگے تو جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ ناشمان اور اَنِت ہی ہوتی ہے - اس لئے آتما کو بھی اَنِت کہنا پڑیگا - اگر آتما اَنِت ہے تو پھر پرلوک وادیوں کا نرک سُورگ کی آس وبھئے کا سوال غلط ہے - اور کرم دھرم کی پریاٹی بیہودہ ہے - کیونکہ آتما کے ناشمان مان لینے سے پھر سُکھ دُکھ کا بھوگ کون کریگا - کرم کیسے کٹینگے - اور اگر آتما کو کرتا بھوگتا مانوگے تب بھی یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ جنم اور ناش رَہت ہے +

اگر آتما جنم لیتا ہے تو یہ بتاؤ - کیوں جنم لیتا ہے؟ کیونکہ جنم جب کبھی ہوگا - کسی غرض کے لئے ہی ہوگا - اور غرض کو آتما سے علیحدہ چیز ماننی پڑیگی - اور پھر اَنِت وغیرہ ہونے کے سارے نقص اُس میں آ جائیں گے - حقیقت یہ ہے کہ سارا پرپنچ جنم مرن آتما میں دراصل

نہیں ہے صرف کلپت ہے اور کلپت وستو متھیا ہونے کے کارن آتما
کا چھیتو اور غرض نہیں ہو سکتی - یہ جگت ویسے ہی آتما میں پرتیت ہوتا
ہے - جیسے ایک رسی میں سانپ - لکیر - اور پانی کے دھار کا بھرم ہوتا
ہے - اور رسی کے گیان سے دور ہو جاتا ہے اسی طرح جنما مرنا - آتما
میں بھرانتی کے کارن پرتیت ہوتا ہے اور جہاں ادھشٹان چیتن کا گیان
ہوا - وہ بالکل دور ہو جاتا ہے +

سب چیزوں میں پانچ انش ہوتے ہیں - کوئی چیز ایسی نہیں
ہے - جس میں پانچ انش نہ ہوتے ہوں وہ پانچ انش یہ ہیں - نام
رُوپ - استی - بھاتی - پریہ +

مٹی سے بنے ہوئے برتن کا نام گھڑا ہے +

اُس کی گولی شکل کو روپ کہتے ہیں +

وہ ہے - اس ہے پنے کو ستی یعنے ہستی کہتے ہیں +

گھٹ پرتیت ہوتا ہے اس پرتیت کو بھاتی کہتے ہیں اور
"گھٹ پیارا ہے" یہ پریہ اور آنند کہلاتا ہے - یہ پانچ انش ہر ایک
چیز میں ہوتے ہیں - ان میں سے نام اور رُوپ ہمیشہ کلپت ہوتے ہیں
اور متھیا ہیں - مگر استی - بھاتی - پریہ ویاپک ہیں - گھڑا مٹی میں
کلپت ہے - زیور سونے میں کلپت ہے - مٹی کے گھڑے کا نام وروپ
سونے میں اور سونے کے زیور کا نام وروپ مٹی میں نہیں ہے وہ محدود
اور ناشمان ہیں - اس لئے وہ ویاپک اور نت نہیں ہیں - مگر استی
بھاتی - پریہ سب میں ہیں - اور مالے کے سُوت کی طرح ہر جگہ ہر
سمے اور ہر حالت میں موجود ہیں - اس لئے وہ سچدانند سروپ ہیں

اور آتم سروپ ہیں +

استی نام ہستی کا ہے - ہستی سب میں ہے اور سب کی ایک ہے - بھاتی نام بھاسنے کا یا پرتیت ہونے کا ہے - بھاسنا سب میں ہے اور سب کا ہے - بھاسنا و پرتیت ہونا چت ہے - پریہ نام پیارا اور آنند کا ہے - اور آتما سب کو پیارا ہے - یہ سب چت آنند - یا استی بھاتی - پریہ کا ارتھ ہے +

اس کے سوا جو چیز پیدا ہوتی ہے اُس میں پانچ طرح کے وِکار (نقص) ہوتے ہیں - جن کو ستّا - بردّھی - پرنیام - اپکشے اور وِناش کہتے ہیں پرگٹ ہونے کو ستّا - بڑھنے کو برِدّھی - تبدیلی کو پرنیام - گھٹنے کو اپکشے اور ناش ہونے کو وِناش کہتے ہیں یہ حالتیں نام روپ والی کلپت پدارتھوں میں ہوتی ہے - آتما چونکہ پیدا نہیں ہوتا - اس لئے اُس میں اِن میں سے کوئی بھی نقص نہیں ہیں +

آتما اسنگ ہے - سنگ نام سمبندھ کا ہے - یہ سمبندھ - تین طرح کے ہوتے ہیں - سجاتیہ - وجاتیہ - سوگت +

گھوڑوں کے درمیان آدمی آدمی کے درمیان - حیوان حیوان کے درمیان سجاتی سمبندھ ہوتا ہے - گھوڑے اور کپڑے کے درمیان آدمی اور حیوان کے درمیان - وِجاتی سمبندھ ہوتا ہے - اور اِعضا خواہ ٹکڑے خواہ اجزا کے باہمی تعلقات کا نام سوگت سمبندھ ہے - جیسے کپڑے کا سوت کے تاروں کے ساتھ +

آتما دو نہیں ہیں ایک ہی ہے اس لئے اس میں جاتی سمبندھ نہیں آتما کا وِجاتی یعنی ضد تقابل [illegible] ہے مگر وہ [illegible] اصل میں نہیں

ہے صرف کلپت ہے اس لئے اس کا وجاتی سمبندھ بھی کسی سے نہیں ہے - جیسے مرگ ترشنا کا جل اور پرتھوی کا سمبندھ اگر مانا جائے تو وِجاتی ہے - مگر کلپت ہے کیونکہ مرگ ترشنا کا جل اگر سچا ہوتا تو زمین کو تر کرتا مگر اصل میں نہیں ہے اس لئے اُن کے درمیان کیا سمبندھ ہو سکتا ہے اسی طرح آتما میں وِجاتی سمبندھ بھی نہیں ہے - اگر آتما میں جزو ہوتے یا اعضا ہوتے تو سوگت سمبندھ ہوتا - وہ نہیں ہیں اس لئے آتما اسنگ ہے اور ایک ہے اَدْوَیتیہ ہے +

اے بیٹے ! آتما ایسا ہے اور وہ "تو" ہے کوئی دوسرا نہیں ہے یہ سانکھیہ اور نیائے کے مت پر غور کر کے تیرے سوال کا جواب میں نے دیا ہے +

ساتویں فصل

کنشٹ - بھگون ! گو آپ نے پہلے سب کچھ بیان کر دیا تھا مگر پھر بھی اُنہیں باتوں کے سُننے کی اِچھیا ہوتی ہے تاکہ سچائی کے سمجھنے میں مدد ملے - میں پھر اس جگت کے کرتا ایشور اور نیز جیو کے بارہ میں واضح طور پر آپ کی زبان سے سُننا چاہتا ہوں +

گورو - مایا شبل ایشور جگت کا کرتا ہے - وہی اُس کو بناتا اور بگاڑتا رہتا ہے یہ جگت خود بخود نہیں ہے - ایشور اس کو رچتا ہے - جو لوگ بیوہار اوستھا میں رہ کر ایشور کی ہستی سے انکار کرتے ہیں اُنہوں نے بالکل ایشور کی ذات کے بارہ میں وچار نہیں کیا - ورنہ ایسی رائے کبھی قائم نہ کرتے

تم اِس بات کو دیکھو - سنسار میں کوئی ایسی چیز نظر نہ آویگی - جو چار باتوں سے خالی ہوگی - نام - سروپ - منڈل - اور کریا - مثال کے طور پر سمجھو ایک سورج ہے - سُورج اُس کا نام ہے - گولاکار روشن اُس کا سروپ ہے - جتنی وسعت میں وہ پھیلا ہے وہی اُس کا منڈل ہے - اور گرمی دنیا وغیرہ اُس کی کریا ہے - اس منڈل کا جو ابھمانی پُرش ہے - وہی سورج ہے - جو ہر جگہ اُس میں ویاپک ہے - اِسی طرح تم چندر- تارگنُ دیوتاگن - اگنی منڈل - وایو منڈل - آکاش منڈل وغیرہ کا حال سمجھو- جو شکتی کہ اپنے منڈل کے تمام پرمانوؤں کو گُتھ کر باقاعدہ چلاتی اور بناتی بگاڑتی ہے وہی اُس کی ابھمانی ہے - یہی حال تمہارا بھی اِس اپنے شریر کے سمبندھ میں ہے - یہ شریر تمہارا منڈل ہے - منشیہ تمہارا نام ہے - منشیہ آکار تمہارا سروپ ہے اور منشیہ کا کرم کرنا تمہاری کریا ہے جیسے ان سب منڈلوں میں ایک ایک شکتی ہے جو اُس میں ویاپک ہوکر چلاتی رہتی ہے ویسے ہی برہمانڈ منڈل کا جو پُرش ابھمانی ہے اُس کو ایشور کہتے ہیں - ایشور اُس کا نام ہے - تیجومے اُس کا روپ ہے - برہمانڈ اُس کا منڈل ہے - اور سرشٹی کی اُتپتی پالن اور سنگھار کرنا اُس کی کریا ہے یہ اُصول تم کو رچنا میں سب جگہ ملیگا - جب تم ہر شے میں اُس کا ابھمانی پُرش جو اُس کی شکتی ہے دیکھتے ہو تو برہمانڈ کس طرح ایشور سے خالی رہ سکتا ہے - اور وہی اس کا کرتا ہے اگر یہ جگت یونہی ہوگیا ہوتا تو گھڑے کو بھی بغیر کُمہار کے بن جانا چاہئے - نیستی سے ہستی نہیں ہوتی یہ ایشور کے ہونے کی ایک دلیل ہے +

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہر چیز میں اِرادہ - کاریگری - اور خوبصورتی

نظر آتی ہے - جو چیز جگت میں تم دیکھتے ہو - اُس کی صورت و شکل کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ وہ کسی خاص مقصد کو نگاہ کے سامنے رکھ کر بنائی گئی ہے مثلاً ہاتھی کی سونڈھ کا بنانے والا جانتا تھا کہ چونکہ اُس کا سر چھوٹا ہے وہ نیچے تک جھک کر نہیں آ سکتا اس لئے اس نے لمبی سونڈھ بنائی کہ چارہ چرنے میں سہولیت ہو - اس کو ارادہ کہتے ہیں - اور اُس سونڈھ کو لچیلا - جگہ جگہ سے باقاعدہ بنایا یہ کاریگری ہے اور وہ خوبصورت ہے - اسی طرح جس جانور کو جس چیز کو تم دیکھوگے اِرادہ - کاریگری اور خوبصورتی سے خالی نظر نہ آویگی - چونکہ برہمانڈ سے بھی یہ تین باتیں ظاہر ہیں اس لئے اُس کا بھی کوئی نہ کوئی بنانے والا ضرور ہے اور وہ ایشور ہے - یہ کام جیو کا نہیں ہے نہ جڑ کا ہے +

وہ ایشور سروگیہ - سروشکتیمان اور سوتنتر ہے - ایشور کی سروگیہ تا اس سے ظاہر ہے کہ اُس کا کام دانائی کے ساتھ بنا ہُوا نظر آتا ہے - جو کسی کام کو کرتا ہے وہ اُس کا "کرتا" یعنی کرنے والا کہا جاتا ہے وہ کاریَج اور کارَن کو جانکر اپنا کام کرتا ہے - اس وجہ سے ایشور جگت اور جگت کے اُپادان کارن کا جاننے والا ہے اس لئے وہ سروگیہ ہے +

جیو اس جگت کے رچنا کو نہیں جان سکتا - کیونکہ وہ تھوڑی شکتی والا ہے - جگت اَدبُھت ہے - اس لئے اس کا کرتا بھی اَدبُھت شکتی والا ہونا چاہئے - اور اس لئے وہ سروشکتیمان ہے +

جو کسی کے ماتحت رہتا ہے اُس کا کام مکمل نہیں ہوتا - جگت مکمل ہے اس لئے ایشور سوتنتر ہے +

ایشور اور جیو میں جو بھید کہ بیوہارک درشٹی سے دیکھے جاتے ہیں

وہ یہ ہیں - ایشور سروگیہ ہے - جیو الپگیہ ہیں - ایشور سروشکتیمان ہے - جیو الپ شکتیمان ہیں - ایشور سوتنتر ہے جیو پرتنتر ہے - مگر یہ بھید پرمارتھی درشٹی سے نہیں ہے +

ایشور ویاپک اور نِت ہے - ایشور ویاپک ہے کیونکہ اگر اُس کو محدود سمجھو تو پھر وہ سارے برہمانڈ کا کام کیسے کر سکیگا - اور دیش کال سے اُس کا اَنت ہو جائیگا اور وہ اَنت اور ناشمان بھی ٹھہریگا - اگر وہ ناشمان اور اَنت ہے تو وہ کسی اور کا کارج ہوگا اور پھر ایشور کا کوئی اور بنانے والا ماننا پڑیگا - پھر اُس کا بھی بنانے والا ٹھہرانا ہوگا - وعلیٰ ہذالقیاس یہاں تک کہ یہ سلسلہ کبھی ختم ہونے پر بھی نہ آویگا اور ان اوستھا ورتی (سلسلہ نامنقطوع) کا دوش ہوگا - اس لئے ایشور ویاپک ہے اور نِت ہے +

ایشور اور جیو کا سروپ سے ابھید - ایشور اور جیو کا پرمارتھی درشٹی سے کوئی بھید نہیں ہے - بھید صرف اُپادھی کا ہے - سمندر کی سطح برابر ہے اور ایک ہے - اُس پر بُدبُدے پیدا ہوتے ہیں یہ بُدبُدے اُپادھی سے پرتیت ہوتے ہیں اصل میں اُن میں اور سمندر میں کوئی بھید نہیں ہے - مایا میں چیتن کا پرتی بنب ایشور ہے - اگیان میں چیتن کا پرتی بنب جیو ہے - چیتن میں ایشورپنا اور جیوپنا نہیں ہے مایا اور اگیان کی اُپادھی دور ہونے سے چیتن ہی چیتن رہ جاتا ہے اس لئے وہ چیتن درشٹی اور پرمارتھ کی درشٹی سے ابھید ہیں +

اے بیٹے! یہ تیرے پرشن کا مختصر جواب ہے - اور جو کچھ تجھ کو پوچھنا ہے تو پوچھ لے +

آٹھویں فصل

مُکتی کا ھیتو

کنشٹ - میں نے اس کو اچھی طرح سمجھ لیا - اب آپ یہ فرمائیے کہ مُکتی کا ذریعہ گیان ہے یا کرم ہے یا اُپاسنا ہے - ان میں سے کوئی دو ہیں یا ایک ہے ؟ +

گورو - مُکتی کا ھیتو کرم اور اُپاسنا (خواہ دھیان) نہیں ہے مُکتی صرف گیان سے ہوتی ہے - کیونکہ اگر آتما میں بندھ ست ہوتا تو اُس کی نِورتی گیان سے کبھی نہ ہو سکتی - جو چیز ست ہوتی ہے وہ کسی سے دور نہیں ہو سکتی - مگر رسّی میں سانپ کے بھرم کی طرح یہ بندھ متھیا ہے - اور متھیا کی نِورتی ہمیشہ اَدِھشٹان کے گیان سے ہوتی ہے - کرم یا اُپاسنا سے نہیں ہوتی - رسّی میں سانپ کا بھرم سواء رسّی کے گیان کے اَور کسی طرح نہیں جا سکتا - اسی طرح آتما میں جس کلپت بندھ کی پرتیت ہو رہی ہے وہ بھی آتما ہی کے گیان سے دور ہوگا +

کرم اور اُپاسنا - اگر موکش کو کرم کا پھل مانوگے تو وہ موکش اَنِت (عارضی) ہوگی - جیسے کھیتی وغیرہ کے اناج کرم کے پھل ہیں وہ اَنِت ہیں اُسی طرح یگیہ وغیرہ کرم کے پھل سُورگ وغیرہ بھی اَنِتا ہیں اسی طرح کرم کا موکش بھی اَنِت ہوگا +

اُپاسنا کا بھی موکش اَنِت ہوگا - اُپاسنا بھی مانسی کرم ہے - یہ کرم سے جدا نہیں ہے +

موکش کے دو سروپ بیان کئے جاتے ہیں - انرتھ کی نِورتی - اَور

پرمانند کی پراپتی - اور اُس کے ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آتما میں جو
انرتھ یعنی بندھ وغیرہ پرتیت ہوتے ہیں وہ متھیا ہیں اور رسّی کے سانپ
کی طرح اُس کی نت نِورتی ہے - دوسرے آتما خود ہی پرمانند ہے - اُس
کی بھی نت پراپتی ہے - صرف بندھ کی بھرانتی ہو رہی ہے اور اس بھرانتی
کے دور کرنے کے لئے صرف گیان ہی سادھن ہے - اگر نت مُکتی نہ ہوتی تو
کرم کرکے اُسکی پراپتی کی جاتی - مگر وہ ہمیشہ حاصل ہے - صرف بھرم ماتر
ہے - اس لئے ویدانت میں ذرا بھی کسی کرتب کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی
صرف حقیقت کے جان لینے کے واسطے شروَن یعنی مہاواک خواہ ویدانت
کا سُننا اور وچارنا ہی کافی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ویدانت کرم کا حامی نہیں
ہے +

جس کسی کو کسی منزل پر پہنچنا ہو وہ چل کر اُس جگہ پہنچے - مگر جو خود
منزل مقصود ہو اور ہر وقت منزل مقصود پر رہتا ہو اُس کے لئے چلنا
اور حرکت کرنا بے معنی ہے +

کرم اور اُپاسنا کے پھل - کرم کرنے سے مَل دور ہوتا ہے اُپاسنا
کے کرنے سے وِکشیپ دور ہوتا ہے - مَل کثافت اور میل کو کہتے ہیں
وِکشیپ چنچلتا کا نام ہے +

مموکشو میں نہ مَل ہے نہ چنچلتا ہے اُس کو صرف آورن یعنی اگیان ہے
اور وہ برہمہ کے نسبت جاننا چاہتا ہے - اس کے سوا آتما میں سوبھاوِک
نہ مَل ہے نہ وِکشیپتا ہے - وہ نت شُدّھ ہے - اگر تُو کہے کہ اگیان ہی
مل اور چنچلتا ہے تو ہم کو اس سے اعتراض نہیں - جیسے لفظ چاہو ویسے
استعمال کرو - لیکن اس کے ساتھ اِتنا اور وچار کر لینا چاہئے کہ سروپ

کا نہ جاننا ہی اگیان ہے اگیان کوئی اور چیز نہیں ہے - اور اگیان کا بِرودھی گیان ہے - کرم اور اُپاسنا نہیں ہے - اس لئے گیان کے سوا اور کوئی چیز بھی موکش کا ھیتو نہیں ہے +

نویں فصل

گیان کرم اور اُپاسنا

کنشٹ - بعض لوگ کرم اُپاسنا کے ساتھ گیان کو موکش کا ھیتو بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ

(۱) آکاش میں پرند ایک پر سے نہیں اُڑ سکتا - اس لئے موکش لوک کو جانے کے لئے ایک پر تو گیان ہے دوسرا کرم و اُپاسنا ہے +

(۲) ہر چیز کے رہنے کے لئے ستھل کی ضرورت ہے - کرم اور اُپاسنا ستھل بناتے ہیں - یعنی کرم تو مَل کا ناش کرتا ہے اور اُپاسنا وکشیپ ورتی کو دور کرتا ہے - اگر مَل کا ناش نہ ہو - اور من نشچل نہ ہو تو پھر گیان کیسے انتھ کرن میں ٹھہریگا +

(۳) جیسے درخت کے پانی سے سینچتا رہنا اُس کی ترقی کا باعث ہوتا ہے ویسے ہی کرم اُپاسنا کرنے سے گیان کی ترقی ہوتی ہے +

(۴) کرم اُپاسنا سے گیان کی حفاظت ہوتی ہے - اس لئے گیان وان کو کبھی اُس کا تیاگ نہ کرنا چاہئے - ورنہ پیدا شدہ گیان نشٹ ہو جائیگا آدمی پاپ تو کبھی نہ کرے ورنہ انتھ کرن میں پھر مَل آ جائیگا - اور اُپاسنا نہ چھوڑے ورنہ من پھر چنچل ہونے لگیگا - اور مَل وچنچلتا کے آنے سے

گیان، کا ناش ہو جائیگا +

اس لئے مُکتی کے ہیتو - کرم - اُپاسنا - گیان تینوں ہی ہیں +

گورو - جو کچھ تُو نے کہا وہ کسی حالت میں قبول کرنے کے قابل نہیں ہے - کیونکہ جب کسی شخص کو اتنا بویک ہے کہ وہ آتما کو اپنی دیہہ سے الگ نہیں سمجھتا تو پھر وہ کرم کیا کریگا اور کیسے کریگا +

کرم وہ کرے جو یہ سمجھتا ہو کہ میں پاپی ہوں اور پُنیہ پاپ کا کرتا ہوں - گیان وان کو آتما کا ایسا گیان نہیں ہے وہ سمجھتا ہے مجھ میں نہ پاپ ہے نہ پُنیہ ہے - ایسی حالت میں وہ کب کرم کو ماننے لگا - اسی طرح جو اس طرح سمجھے کہ "میں اُپاسک ہوں" وہ اُپاسنا کرے - اور جس کو یہ ذہن نشین ہو گیا کہ یہ جگت سوپن کی طرح کلپت ہے اور چیتن ایک ہے اُس کو کرم اور اُپاسنا میں پریتی کیسے ہوگی - کیونکہ گیان کرم اور اُپاسنا کا برودھی ہے +

پرند کے دو پر کی مثال فضول ہے - آتما میں چلنا - اُڑنا ہوتا ہی نہیں جس کو نہ کہیں آنا ہے نہ جانا ہے وہ کہاں کس میں اور کیسے اُڑیگا - اسی طرح تمہاری اور مثالیں بھی غلط ہیں - موکش سے پہلے ہی انتہ کرن شُدھ ہو لیتا ہے - اب اُس کے شُدّھی کی برّدھی کا سوال کہاں رہا - اور نہ کرم اُپاسنا گیان کے رکشک ہیں - کیونکہ گیان جب آتما کا رُوپ ہوا اور آتما کے سوا کوئی دوسرا ہے نہیں تو رکشا کس کی کی جائیگی - اگر یہ کہو کہ ویدانت سے برہمہ ودّیا روپ گیان پیدا ہوا ہے اُس کی رکشا ہوگی تو یہ سمجھ لو کہ انتہ کرن کی برہمہ آکار ورتی کے ساتھ ہی سارا اگیان نشٹ ہو گیا اور وہ محض بھرانتی ماتر تھا - اب اُس کی رکشا کیا ہوگی +

نہ گیان کا کوئی ستھل ہے - جب گیان آتما کا سروپ ہے اور اُس سے ایک ہے اور نیارا نہیں ہے تو پھر استھل کی کیا ضرورت ہے +

کرم اُپاسنا ہمیشہ بھید بُدّھی میں ہوتے ہیں - دو ماننا بھید بُدّھی ہے - جو شخص جیو اور ایشور کا بھید مانتا ہے - خواہ وہ کہے کہ میں کرتا بھوگتا ہوں - اُس کی کرم اور اُپاسنا میں پریتی ہوگی - اور جس نے ایک مرتبہ سمجھ لیا کہ وہ ہمیشہ نِت - مُکت - شُدّھ ہے - وہ کیا کریگا اور اُس کو کیا کرنا ہے +

گیانی کو تو کرم اور اُپاسنا سے کوئی رُچی نہ ہوگی - اُتم اور مدّھیم جگیاسو کا تو یوں کرم و اُپاسنا کا ادھکار نہیں اور اگر مند جگیاسو کی ویدانت میں پرورِتی ہے تو اُس کو بھی اس سے پریوجن نہیں رہتا - کرم اُپاسنا طرف وہ لوگ کریں جو اپنے آپ کو کرتا بھوگتا مان رہے ہیں اور جن کو آتم سروپ کی سمجھ نہیں ہے +

دسویں فصل

گیان اُپدیش

گورو - اے بیٹے ! میں نے تجھ کو سب کچھ سُنا دیا - کیا اب بھی تیری بھرانتی نہیں گئی ؟ تو سوچتا کیا ہے ؟ - کس بھرم میں پڑا ہے - تو آپ سچدانند برہم سروپ ہے - تو کیوں ناحق کرموں کے خیال سے بندھن کے خیال اور دلیش کال کے خیال سے اپنے آپ کو محدود [illegible] رکھا ہے ؟ تجھ کو کس نے باندھ رکھا ہے محض اپنی بھرانتی تجھ میں کرم کہاں ہیں ؟

سے محض اپنے بھرم سے محض اپنی کلپنا سے تُو بندھا ہوا ہے۔ اِس بھرم ۔ بھرانتی اور کلپنا کی زنجیر کو پاش پاش کر دے۔ اُس کے اپنے پاؤں سے کُچل ڈال۔ تیرے لئے کوئی قانون نہیں ۔ تیرے لئے کوئی بندھن نہیں ۔ تیرے لئے کوئی کرم نہیں ہیں ۔ تو ویاپک اور لامحدود ہے۔ لامحدود میں کرم کا گمان نہیں ہو سکتا ۔ کرم متھیا بھرانتی سے صرف نیچے کے درجہ میں بھاستے ہیں اور وہ کلپت ہیں تو نت مُکت ہے۔ تو ست چت ہے ۔ تو شُدّھ پوتّر ہے ۔ موکش تجھ میں سوبھاؤ سے ہی ہے ۔ موکش تیرا روپ ہے تجھ سے وہ ایک دم کے لئے علیحدہ نہیں ہے +

اگر پراربدھ کے انوسار تیری شخصیتیں بہت سی بنتی ہیں یا بن گئی ہیں تو اس کا کیا مضائقہ ؟ تو لاکھوں صورتوں میں نظر آیا کر۔ تیرا اس سے نقصان ہی کیا ہے ؟ ۔ ستری تجھ کو شوہر کہے ۔ بیٹا تجھ کو باپ کہے ۔ باپ تجھ کو بیٹا کہے ۔ ساس سسر تجھ کو داماد کہیں ۔ محکوم تجھ کو حاکم کہیں ۔ رعیت تجھ کو بادشاہ کہے تیرے ہزاروں روپ نظر آئیں ۔ اُن کو نظر آنے دے ۔ اس سے تیرا کیا بنتا بگڑتا ہے تو ایک ہے ۔ اگر تو ہزاروں صورتوں میں دکھائی دے رہا ہے تو اس کی پرواہ کیا ہے صرف اپنے روپ کو ۔ اپنی ذات کو اور اپنی اصلیت کو سمجھ لے ۔ پھر یہ سنسار تجھ میں بھاستا ہُوا پرنتیت نہ ہوگا +

اگر پراربدھ کی وجہ سے تو اس سنسار میں کھلاڑی بنکر آیا ہے تو کھیل کو دکھا دے ۔ کُھل کھیل ۔ مگر اپنا روپ سمجھتا رہ ۔ یہ سب سنکلپ کی مورتیاں تیرے گرد حلقہ مارے ہوئے ہیں ۔ یہ فرضی ہیں ۔ ان کا خوف

کیا ہے؟ تو ان سب کی کوشش کا مرکز ہے - ہر چہار طرف تو ہی ویاپک اور محیط کُل ہے +

ایک شخص بھکاری بنکر کھیل کر رہا ہے - لوگوں سے بھیک مانگ رہا ہے - اور سب کچھ کہتا سنتا ہے - دوسرا بھکاری گلیوں میں مارا مارا پھر رہا ہے - دونوں کا مقابلہ کرو - ایک تو بھیک مانگتے ہوئے اپنے آنند روپ کو نہیں بھولتا اور خوش ہے دوسرا مصیبت سے چلاتا ہوا ہائے ہائے کر رہا ہے - اِن دونوں میں فرق کیا ہے؟ ایک بندھ ہے دوسرا موکش ہے ایک غلام ہے دوسرا آزاد ہے - کھلاڑی تو یہ سمجھ رہا ہے کہ میرا بھکاری پنا فرضی اور کلپت ہے اور اُس کو دُکھ نہیں ہوتا - دوسرا اپنے بھکاری پنے کو اصلی سمجھ رکھا ہے اور دُکھی ہے - تماشائی کا بھکاری پنا بھکاری کے بھکاری پنے سے مختلف ہے ایک گیانی ہے دوسرا اگیان ہے - حالتیں دونوں کی کلپت - متھیا اور فرضی ہیں - آتما میں بھکاری پنا نہیں ہے یہ تو سمجھتا ہے صرف کلپنا کرلیگئی ہے - مگر ایک اُس کو متھیا سمجھ کر کھیلتا جاتا ہے اور خوش ہے دوسرا سچ سمجھ کر دُکھی ہے اور پریشان ہے - غور کر اصلیت کیا ہے +

ایک شخص کے لڑکا نہیں تھا - کسی کے لڑکے کو گود لے لیا - اور اس کو اپنا سمجھ کر اُس کی پرورش کے لئے دائی مقرر کی - دائی دل کی نیک تھی لڑکا اُس سے مانوس ہوگیا - پالنے والے ماں باپ نے دیکھا کہ لڑکا دائی کو زیادہ پیار کرتا ہے ڈرے کہ کہیں چھن نہ جائے - اور دائی کو موقوف کردیا - یا تو دائی اُس کو گلے کا ہار بناکر رکھتی تھی اور ایک دم کے لئے آنکھوں سے دور نہیں کرتی تھی - یا اب اُس نے بلاکسی رنج

تردد کے بوریا بستر باندھا اور چلتی ہوئی۔ اور اُس کو کسی طرح کا دُکھ تک نہ ہوا۔ اے بیٹے! سوچ لڑکا تو اِن میں سے کسی کا بھی نہیں تھا۔ مگر ماں باپ دُکھی ہو گئے۔ اور دائی کو ذرا بھی دُکھ نہیں ہوا۔ ایک کو اپنے روپ کا گیان تھا دوسرے کو اپنے روپ کا گیان نہیں تھا۔ اس وجہ سے اختلاف کی حالت تھی۔ غور کر اصلیت کیا ہے اور اِن میں سے کون بندھ ہے اور کون موکش ہے +

جب تک ہم میں اگیان ہے جب تک ہم کو اپنے سروپ کا گیان نہیں ہے۔ اُس وقت تک سنسار کے جھکولے ہتانچے مار مار کر ہم کو ادھر سے اُدھر۔ اُدھر سے اِدھر پریشان کرتے رہتے ہیں اور جہاں ہم نے اپنا رُوپ پہچان لیا۔ وہاں ہی سنسار کا خاتمہ ہو جاتا ہے +

سنسار بھرم کا نام ہے۔ ٹھونٹھ میں بھوت کا بھرم ہوا۔ روئے۔ پیٹے چلائے۔ دیوتا۔ دانو۔ سب کو بُلایا۔ کوئی مدد پر نہیں آیا۔ جب رو پیٹ چکے۔ چت کی ورتی ذرا نشچل ہوئی۔ دیکھا کہ یہ تو ٹھونٹھ ہے بھوت نہیں تھا۔ بھرم جاتا رہا خوف دور ہو گیا۔ اُسی طرح یہ سنسار جھوٹا "میرا تیرا اپنا" ہے۔ اس کی اصلیت نہیں ہے۔ بھرم سے لوگ اِس فرضی بھوت کے ساتھ چمٹ کر رو رہے ہیں یہ رونا ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہے۔ سب چلّا رہے ہیں۔ کیونکہ ایک خیال کی لہریں پھیل کر نانا رُوپ سے پرتیت ہو رہی ہیں۔ ذرا شانت بنکر تُو سوچ تو سہی۔ کیا تو یہ شریر ہے۔ کیا تو نس ناڑی ہے۔ کیا آکاش پاتال ہے۔ تیرا رُوپ تو اِن سب سے وِلکشن ہے۔ یہ اَنِت ہیں تو نِت ہے +

رونا۔ چلّانا بند کر۔ صرف اپنی طرف دیکھ۔ اپنے روپ کو پہچان

کسی سے مدد لینے کا خیال نہ کر - تیرے سوا کون ہے - جس سے تو مدد مانگیگا - ایک ادوتیہ برہم تیرا رُوپ ہے - تجھ میں کمی کیا ہے جو تو اوروں کے سامنے ہاتھ پسارتا ہے - اگر پراربدھ چھن گیا تو خیر - نہیں تو پھر بھی تو اُس - اور اِچھیا کو تیاگ کرتے ہوئے اپنے روپ کی طرف دھیان دے اور تو سب کچھ ہو جائیگا - سب کچھ تو تُو پہلے ہی سے ہے - بھرم نے بھرانتی میں ڈال رکھا ہے - اس کو ذرا دھکا دے - اور تاریکی کے بادل خود بخود پھٹ جائینگے اور سورج کا پرکاش ہوگا - اے بیٹے! سورج کا رُوپ تو آپ ہے - تو آپ جگت کا آدھار ہے - مگر اپنے روپ کو جو آدھار ہے نہیں دیکھتا - آشرت وستو جگت کو دیکھتا ہے اور اس سے دُکھی ہوتا ہے +

گیارھویں فصل

کنشٹ ادھکاری اُپدیش

گورو - اے بیٹے! تیرا روپ وِلکشن ہے - وہ اِندریوں سے - دیہہ سے نیارا ہے - تو اس بات کو سمجھ لے کہ میں شریر نہیں ہوں - شریر جنمتا مرتا ہے - مگر کیا تیرے ہردے میں کبھی بھُولے سے بھی مرنے کا خوف ہوتا ہے؟ یہ ثبوت ہے کہ تو مرنے والا نہیں ہے - مرنا کام شریر کا ہے اور جب تو مرنے والا نہیں تو تُو جنم بھی دھارن نہیں کرتا کیونکہ یہ قاعدہ ہے جو جنمتا ہے وہی مرتا ہے - اگیانی دیہہ کو اپنا روپ سمجھتا ہے - دیہہ اور اندریوں میں سے کوئی بھی تیرا روپ نہیں ہے +

تو کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار نہیں ہے - یہ تجھ میں کلپت رجوگن کی ورتیاں ہیں - راگ اور دویش وغیرہ بھی تیرے روپ نہیں ہیں - ان تامسی اور راجسی ورتیوں کو جوگیان کی بر ودھی ہیں دباوے تاکہ تیرا روپ بھاسنے لگے +

آنکھ - ناک - کان - اور ساری اِندریاں تو نہیں ہیں یہ تجھ میں کلپت ہیں - اس کو تو سمجھ آنکھ دیکھتی ہے تب بھی تو اس کو جانتا ہے نہیں دیکھتی تب تو اس کو جانتا ہے - کیا اس سے تجھ کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ تو وہ نہیں تو اُن سے نیارا ہے +

لڑکپن آیا اور گیا - تو ویسا ہی ہے - جوانی آئی اور گئی اور تو ویسا ہی ہے جاگرت آیا و گیا تو ویسا ہی ہے - سوپن آیا و گیا تو ویسا ہی ہے سوشپتی آئی اور گئی تو ویسا ہی ہے - تو اِن کو جانتا ہے ان کی بابت بات چیت کرتا ہے - کیا تُو یہ ہے؟ تُو تو اِن سے نیارا معلوم ہوتا ہے یہ تیرے روپ نہیں ہیں - تو مالا کے سوت کی طرح سب میں پرویا ہے - یہ سب تجھ میں کلپنا سے بھاستے ہیں اور اس لئے تیرے روپ نہیں ہیں +

بازیگر نے کھیل دکھائے - نانا رُوپ کے وستو بنائے - ایک ایک سے ایک وِچتر - جس نے دیکھا وہی چکِت - متھیا تھا سب کھیل پسارا - ایسا ہی ہے یہ سنسارا - تیرا روپ کھیل سے نیارا - نام رُوپ کا تو آدھارا - ایسا سمجھ بھرم تج ڈار - ابھی مٹے کلپت سنسار +

تو ہے برہم سچدانند - تجھ میں کہاں ہے موکش اور بندھ - آپ آپ کو پہچان - کہا کسی کا کبھی نہ مان - رسّی میں کلپت ہے سانپ -

ایسا ہی تو جگ کو بھانپ - ساودھان ہوکر سُن بات - جاسے برہمہ روپ ورسات +

اسے بیٹے! یہ تیرے لئے میرا مُکھیہ اُپدیش ہے - تین طرح کے لکشنا جن کا نام جہتی - اجہتی اور بھاگ تیاگ ہے - اُن کے مطلب کر ذہن نشین کرکے تو میری زبان سے "تتومسی" مہاواک سُن لے اور تو اپنے برہمہ روپ کے دیکھنے کے قابل بن جائیگا +

بارھویں فصل

تین طرح کے لکشنا

کنشٹ - مہاپربھو! یہ لکشنا کیا ہیں - ان کی نسبت کچھ بیان کیجئے

گورو - شبد کا اُس کے ارتھ کے ساتھ جو سمبندھ ہے وہ ورتی کہلاتی ہے - یہ ورتی دو قسم کی ہے - ایک شکتی ورتی - دوسری لکشنا ورتی +

جس لفظ کے سُننے سے جو ارتھ یا مطلب ذہن میں سما جاسے اور اُس کی مراد سُننے والے کے سمجھ میں آجائے وہ شکتی ورتی کہلاتی ہے جیسے کسی نے کہا "گائے" - گائے کے کہنے سے سُننے والا سمجھ گیا - کہ کہنے والے کی مراد ایسے جانور سے ہے جو چار پاؤں والی ہے اور دُودھ دیتی ہے - یہ سمجھانے کی طاقت شکتی کہلاتی ہے اور وہ ایسی ہی ہے جیسے آگ میں ہر چیز کے جلانے کی طاقت ہے +

جہتی لکشنا - جہاں واچیہ ارتھ کو بالکل چھوڑ کر واچیہ ارتھ کے سمبندھی کی پرتیت ہوتی ہے اُسے جہتی لکشنا کہتے ہیں - مثلاً کسی

نے کہا۔ "گنگا میں گاؤں ہے"۔ گنگا واچیہ ارتھ ہے۔ اُس سے مراد جل کے پرواہ سے ہے۔ اس پرواہ میں گاؤں کا آباد ہونا غیر ممکن ہے اس لئے یہاں بالکل واچیہ ارتھ یعنی لفظی مطلب کو چھوڑ کر اُس سے جو اصلی مراد ہے اُس کو سمجھ لینا جہتی لکشنا کہلاتی ہے۔ جس نے یہ کہا کہ گنگا میں گاؤں ہے۔ اُس کا مطلب لفظی نہیں تھا بلکہ اُس کی مراد گنگا کے کنارے سے تھی۔ اور اس کنارے کا واچیہ ارتھ سے سمبندھ ہے۔ یہاں واچیہ ارتھ (لفظی معنی) بالکل چھوڑ دئے گئے۔ صرف سمبندھی کا گرہن کیا گیا۔ یہ جہتی لکشنا ہے +

اَجہتی لکشنا۔ جہاں واچیہ ارتھ سہت۔ واچیہ کے سمبندھی کا جو گیان ہوتا ہے۔ اُس کو اَجہتی لکشنا کہتے ہیں۔ جیسے کسی نے کہا "لال دوڑتا ہے" یہاں لال لفظ سے مُراد سُرخ ہے۔ سُرخ رنگ ہوتا ہے اُس کا دوڑنا غیر ممکن ہے۔ اس لئے لال لفظ کا واچیہ سُرخ رنگ کے سہت یہاں گھوڑے سے مطلب ہے۔ اس طرح واچیہ ارتھ سہت واچیہ کے سمبندھی کے گیان کا گرہن اَجہتی لکشنا کہلاتا ہے۔ یہاں واچیہ کا ذرا بھی تیاگ نہیں کیا گیا۔ بلکہ اُس کے سہت اُس کے گُنی گھوڑے کے گیان کا گرہن کیا گیا۔ یہ اَجہتی لکشنا ہے +

بھاگ تیاگ لکشنا۔ جہاں پد کے واچیہ ارتھ کے بیچ کا کوئی حصہ چھوڑ دیا جائے کوئی حصہ گرہن کیا جائے اُس کو بھاگ تیاگ لکشنا کہتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص نے کہیں دیودت نامی کسی آدمی کو دیکھا تھا۔ پھر اُس کو پھر کسی خاص مقام میں دیکھ کر کہے۔ "وہ یہ دیودت" وہ بعید ہے یہ قریب ہے۔ ایسے موقعوں پر وہ اور یہ متضاد لفظ دونوں کو تیاگ

کر کے صرف مطلب سے غرض رہتی ہے - اسی کو بھاگ تیاگ لکشنا کہتے ہیں +

اور "تتو مسی" - "تت - توم - اسی" - مہاواکیہ میں تت (وہ) - توم (تو) ان دونوں کو تیاگ کر کے صرف "اسی (ہے)" شبد کا گرہن کیا جاتا ہے اس وقت اس کا مطلب سمجھ میں آتا ہے +

تیرھویں فصل

مہاواکیوں میں لکشنا کا گرہن

گورو - مہاواکیہ چار ہیں +

(۱) "تتو مسی" یہ سام وید کے چھاندوگیہ اپنشد کا مہاواکیہ ہے +

(۲) "ایم آتما برہمہ" یہ اتھرون وید کے مانڈوکیہ اپنشد کا مہاواکیہ ہے +

(۳) "اہم برہم آسمی" یہ یجر وید کے برہدارنیک اپنشد کا مہاواکیہ ہے +

(۴) "پرگیانم آنندم برہمہ" یہ رگوید کے ایتریہ اپنشد کا مہاواکیہ ہے +

پہلے میں نے تجھ کو ایشور اور جیو کی بابت کئی مرتبہ سنا دیا ہے - اب پھر سناتا ہوں :-

(۱) مایا - اور

(۲) مایا میں آبھاس - اور

(۳) مایا کا ادھشٹان چیتن +

یہ تینوں ملکر ایشور کہلاتے ہیں جو سروشکتیمان ہے وہ ایشور "تت" پد کا واچیہ ہے - اور

(۱) اوِدیا اور
(۲) اوِدیا میں ابھاس - اور
(۳) اُس کا ادھشٹان چیتن +

یہ تینوں ملکر جیو کہلاتے ہیں جو الپ شکتی والا ہے اور یہ جیو "توم" پد کا واچیہ ہے - اِن دونوں میں سے ایشور میں سے ابھاس سہت مایا کرت سرو شکتی پنا کا واچیہ بھاگ کا تیاگ کرنا - اور چیتن بھاگ کے تت پد کا بھاگ تیاگ اور جیو میں سے اوِدیا اور اوِدیا کرت الپ شکتی پنا جو توم پد کا واچیہ بھاگ ہے - اُس کو چھوڑ کر چیتن بھاگ میں بھاگ تیاگ لکشنا کرکے جو چیتن لکش کی ایکتا تتو مسی مہاواکیہ سے ثابت ہوتی ہے - زیادہ سپشٹ ریتی میں یوں سمجھو +

چیتن ادھشٹان مایا مایا کا ابھاس	ایشور ہے

اور

چیتن ادھشٹان اوِدیا اوِدیا کا ابھاس	جیو ہے

ایشور میں سے مایا اور مایا کے ابھاس کے خیال کو چھوڑ دو - اور جیو میں سے اوِدیا اور اوِدیا کے ابھاس کے خیال کو چھوڑ دو - اور پھر سوچو - باقی کیا رہ گیا ہے . . . . - چیتن ادھشٹان جو دونوں میں ہیں اُن کی ایکتا ثابت ہوتی ہے - اسی طرح

دوسرے مہاواکیہ "ایم آتما برہمہ" ہیں
آتما پد کا جیو واچیہ ہے
برہمہ پد کا ایشور واچیہ ہے
پہلے کی طرح اس میں بھی دونوں کا بھاگ تیاگ کر کے چیتن کا بھاگ گرہن کرنا اور "ایم" یعنی برہمہ کو سب کا اپروکش آتما سمجھنا +
تیسرا مہاواکیہ "اہم برہمہ آسمی" ہیں +
اہم پد کا جیو واچ ہے
برہمہ پد کا ایشور واچیہ
دونوں پد کے چیتن بھاگ کے لکشنا سے ایکتا ہوتی ہے - اور
چوتھے مہاواکیہ "پرگیانم آنندم برہمہ" ہیں
پرگیان پد جیو کا واچیہ ہے
برہمہ پد کا ایشور واچیہ ہے
اس کا مطلب یہ ہے کہ برہمہ آتما جو لکش ہے وہ آنند گن والا نہیں بلکہ آنند روپ ہے ان تمام مہاواکیوں میں بھاگ تیاگ لکشنا ہے اور اس کی مدد سے لکش پد جو برہمہ ہے - اس کا بودھ ہوتا ہے - کیونکہ شدھ برہمہ کسی پد کا واچیہ نہیں وہ لکش ہے اور اس طرح جیو و ایشور کی ایکتا سدھ ہوتی ہے +
اس قدر اپدیش دینے کے بعد گورو چپ ہو گئے - اور کنشٹ ادھکاری کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا - اور برہم ورچس کا تیج پرگٹ ہو آیا - اس کو پتھارتھ کا بودھ ہو گیا - ہاں پتھارتھ کا بودھ ہو گیا +
چھٹویں شاکھا جو پڑھے - آنند ہردے بسائے + گورو سمرتھ کی دیا سے - ست پد تا ہی لکھائے

ساتویں شاکھا

متفرق سوالات

پہلی فصل

بھید وادیوں سے الگ رہنے کا اُپدیش - بھرچھو کی کتھا

گورو کا اُپدیش سُنکر اُتم - مدھیم - کنشٹ - تینوں بھائی کرتیہ کرتیہ ہوگئے اور اُپدیش پانے کے بعد یہ ارادہ کیا کہ کچھ دنوں دیش دیشانتر میں بھرمن کریں - مگر سادھو نے مُسکرا کر اُن کو کچھ دنوں کے لئے روک لیا - وہ وہاں ٹھہر گئے - اور ست سنگ کا لابھ اُٹھانے لگے +

ایک دن ایک چیلا سادھو کے سمیپ آیا - اور کہنے لگا - بھگون! میں نے ویدانت کا شرون کیا - اور ادویت بھاو کا انبھو بھی کرنے لگا - مگر میں دیکھتا ہوں - کہ کبھی کبھی پھر دویت بھاو کی پھُرنا ہو جاتی ہے +

گورو - اس کا سبب یہ ہے کہ تجھ کو بھید وادیوں کے ساتھ ملنے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے اور اُن کا سنسکار اپنا اثر پیدا کرتا ہے - یہ دشا اُن لوگوں کی ہوتی ہے - جنہوں نے اچھی طرح آتم پد کا ساکشاتکار نہیں کیا ہے - اگر اچھی طرح شرون - منن - ندھیاسن کرتے ہوئے پورن ریتی سے ساکشاتکار کرتے تو پھر بھید وادیوں [illegible]

اثر نہ ہوتا۔ اس سے بچنے کی سہل تدبیر یہ ہے کہ پھر ست سنگ کا لابھ اُٹھاکر شرون وغیرہ کرے اور درڑھ برہمہ آکار ورتی پیدا کرنے کے سادھن میں لگے۔ آپ ہی آپ کچھ دنوں پیچھے یہ وِگھن جاتا رہیگا +

چیلا۔ بھگون۔ جس وقت کسی کو ادّویت پد کی پھُرنا ہوئی۔ اور وہ یتھارتھ کا انبھو کرنے لگا۔ پھر اُس کو کیوں ایسا ہوتا ہے ؟ +

گورو۔ دویت وادیوں کے بھرم پیدا کرنے والی باتوں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ اور جہاں کسی طرح کی کمزوری ہوتی ہے وہاں کچھ نہ کچھ اثر ہونا ہی چاہیئے۔ اثر وہاں البتہ نہیں ہوتا۔ جہاں درڑھ ورتی کے ساتھ۔ آتم پد میں ستتھی ہو جاتی ہے۔ سُن۔ اِس وشے میں میں تجھ کو ایک کتھا سُناتا ہوں +

کسی راجہ کا منتری بڑا سیانا اور چتُر تھا۔ اُس کا نام بھرچھو تھا۔ راجہ اُس کو بہت پیار کرتا تھا۔ اور اُس سے رائے لئے ہوئے بغیر کوئی کام نہیں کرتا تھا۔ دوسرے وزیر اور مصاحب اُس کے رسوخ کو دیکھ کر دل ہی دل میں جلتے تھے۔ مگر اُس کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے تھے +

آخر کار یہ سب اُس کے برخلاف سازش کرنے لگے اور مل ملاکر دیش کے کسی حصہ میں بلوہ مچوا دیا۔ اور ساتھ ہی طرح طرح کے افواہ مشہور کرنے لگے۔ راجہ کو سخت پریشانی ہوئی۔ اُس نے منتریوں کی سبھا کی۔ اور اُن سے درخواست کی کہ وہ فوج لیکر وہاں پہنچیں اور بلوہ کو دور کریں۔ یہ سب، چونکہ مے جلے تھے۔ بولے۔ یہ کام کسی اچھے مُدبّر کے سپرد کرنا چاہیئے۔ جو دانائی سے اس طرح انتظام کرے کہ سانپ

مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹنے پائے - اور ضرورت کے وقت فوج سے بھی مدد لے سکے - بھرچھو سے زیادہ کوئی بھی ہم میں عقلمند نہیں ہے - راجہ بھرچھو کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا - بھرچھو بھی اس قدر جانے کا خواہشمند نہیں تھا - کیونکہ وہ اس بات سے ناواقف نہیں تھا کہ اس کے برخلاف سازش ہو رہی ہے - مگر جب راجہ نے اس کی طرف اشارہ کیا - اُس نے ایسے وقت میں پس و پیش کرنا بہتر نہیں سمجھا - کیونکہ لڑائی بھڑائی کے وقت کشتری کبھی پیٹھ نہیں دکھایا کرتے - وہ مہم کی طرف شوق سے روانہ ہُوا +

وزیروں نے بھرچھو کے ساتھ فوج میں ایسے آدمی دئے جو اُس سے نفرت کرتے تھے - اور دل سے چاہتے تھے کہ بھرچھو کسی طرح راجہ کی نظروں سے گر جائے +

بلوہ کی جگہ پہنچنے پر بھرچھو نے بڑی قابلیت سے کام کیا - کچھ تھوڑے سے آدمی ضائع ہوئے - بلوائی سب کے سب شانت ہو گئے جس وقت راجہ نے بھرچھو کے فتح کی خبر سُنی دل میں بڑا خوش ہوا مگر وزیر سخت پیچتاب میں آئے - فوج کے افسروں کو خط لکھا اور یہ مشہور کرا دیا کہ گو شاہی فوج فتحیاب تو ہو گئی - مگر بھرچھو وزیر کام آیا - اور دُشمنوں کے ساتھ سے جانبر نہ ہو سکا - راجہ کو اس خبر کے سُننے سے رنج ہُوا - مگر وہ کیا کر سکتا تھا - اور وزیروں نے موقع پاکر جھٹ پٹ ایسے آدمی کو راجہ کا وزیر بنا دیا جو اِس سازش کا سرغنہ تھا اور راجہ کے اِرد گرد اُسی کے آدمی رہنے لگے - اور جب اس طرح راجہ قابو میں آ گیا - اُنہوں نے بھرچھو کو خفیہ طور پر کہلا بھیجا کہ اب خیریت

اسی بات میں ہے کہ تم راج سے دور رہو - بھرچھو نے کوشش کی کہ اپنے آدمیوں کے ذریعہ تک رسائی پیدا کرے مگر ناکامیابی ہوئی اور جو آدمی اُس کے ساتھ آئے تھے آہستہ آہستہ ہٹ گئے - اور وہ اکیلا رہ گیا - ایک کے لئے دو بہت ہیں - اور جہاں سب کے سب مخالف ہوں - وہاں کوئی شاذ ہی آدمی نقصان سے بچ سکتا ہے - بھرچھو گو زندہ تھا - مگر اُس کی زندگی موت سے بدتر تھی - کیونکہ اب اُس کو اپنے گھر بار تک کے دیکھنے کی اُمید نہیں رہی - شہر میں پہرہ چوکی کا سخت انتظام تھا - نئی وزارت کے جاسوس تندھی سے کام کرتے تھے - آخر جب اُس نے دیکھا کہ اب کوئی داؤ نہیں چلتا - اُس کے دل میں ویراگ پیدا ہوا - اور وہ اس طرح اپنے من میں سوچنے لگا +

" زندگی چند روزہ ہے - کوئی کسی کا ساتھی نہیں ہے - ایک نہ ایک دن موت آجاتی ہے اور آدمی مر جاتا ہے - کسی نے کبھی کسی کا موت میں ساتھ نہیں دیا - دھن دولت - ستری - لڑکے بالے سب اپنے اپنے غرض کے ہیں - کسی کو کسی کے ساتھ سچی محبت نہیں "+

"سنسار کا سُکھ ناشمان ہے - اُس سے کبھی ترپتی نہیں ہوتی جتنا بھوگو اُتنی ہی ہوس بڑھتی جاتی ہے - شانتی نہیں ہوتی ایسے حالت میں اُس کا تیاگ ہی کرنا اچھا ہے - جو من کو شانت نہیں ہونے دیتا - اور جس میں ترپتا کرنے کی شکتی نہیں - بلکہ اپنی پیاس بڑھتی ہی جاتی ہے - اُس کی فکر میں رات دن غلطاں پیچاں رہنا فضول ہے " +

"سنسار کے سُکھ کے بھوگ میں بھی دُکھ۔ بیوگ میں دُکھ۔ اُس کے اکٹھا کرنے میں بھی دُکھ۔ دور کرنے میں بھی دُکھ۔ جتنا ملتا ہے اُتنی ہی اور ہوس بڑھتی ہے۔ پھر چور۔ حاکم۔ راجہ سمبندھی۔ سب کا ڈر رہتا ہے۔ کہ کہیں کوئی چھین نہ لیجائے۔ نوکر چاکر اُس کی حفاظت کے لئے رکھو۔ مضبوط مکان بنواؤ۔ جھوٹ سچ بولو۔ لوگوں کی خوشامد کیا کرو۔ غرضیکہ ایک چیز کے پریم سے ہزاروں قسم کے بندھن پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اُس کے چاہ میں مرنا فضول ہے"+

"منشیہ کو اور پرانیوں سے زیادہ سُکھ ہے۔ منشیوں میں سب سے زیادہ راجہ کو سُکھ ہے۔ راجا سے گندھرب۔ گندھرب سے دیوتا۔ دیوتاؤں سے اجان دیو۔ اجان دیوں سے کرم دیو۔ کرم دیوں سے اندر۔ اندر سے برھسپتی۔ برھسپتی سے پرجاپتی۔ پرجاپتی سے برہما کو درجہ بدرجہ سوگُنا سُکھ ملتا ہے۔ مگر یہ سب متھیا ہے کیونکہ آخر میں ان سب کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اور کرم کے جال میں پھنسا ہوا آدمی پریشان ہوتا ہے۔ اس لئے اس سُکھ کا خیال کرنا ہی عبث ہے"+

"ستری کا سنجوگ بیوگ دُکھ ہے۔ پُتر کا سنجوگ بیوگ دُکھ ہے۔ سمبندھیوں کا سنجوگ بیوگ دُکھ ہے۔ کوئی کسی کا نہیں۔ سب کا سمبندھ بھرم ماتر ہے۔ ست نہیں اَست ہے۔ اِس لئے پہلے ہی سے اِن سب کا تیاگ کر دینا چاہیئے"+

اِس طرح سوچ سمجھ کر بھرچھو نے سادھو کا بھیس اختیار کر لیا اور جنگل میں ایک کُٹی بنا کر رہنے لگا+

راجہ کو بھرچھو کے مرنے کا بڑا دُکھ ہُوا تھا۔ کچھ دنوں بعد اُس

کو خبر ملی کہ بھرچھو مرا نہیں - اب تک زندہ ہے - وزیروں کو خوف ہُوا
کہ کہیں اُن کی سازش کا بھانڈا نہ پھُوٹ جائے - سب نے ملکر یہ
خبر اُڑادی کہ بھرچھو مرکر بھُوت ہوگیا ہے اور جب کسی آدمی کو دیکھتا ہے
اُس کو ڈراتا ہے اور اُس کے پاس آتا ہے - اور یہ خبر راجہ کے کانوں
تک پہنچا دی +

ایک دن حُسن اتفاق سے راجہ جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے گیا
تھا - اُس کا گذر اُس جگہ ہوا - جہاں بھرچھو رہتا تھا - بھرچھو کو معلوم
ہوا کہ راجہ شکار کھیلنے آیا ہے - اور جب اُس نے اُس کو اکیلے دیکھا
اُس کو اُس سے ملنے کی اِچھیا ہوئی - راجہ اپنے ساتھیوں سے الگ
ہوکر ایک درخت کے تلے بیٹھا ہُوا تھا - بھرچھو تن میں بھبھوت رمائے
گلے میں مالا پہنے - ہاتھ میں ترسول لئے ہوئے راجہ کی طرف اُس سے
ملنے کو آیا - راجہ نے اُس کو دیکھا - کہنے والوں کی باتوں کا خیال تھا
اُس کو بھرم ہُوا کہ یہ بھرچھو نہیں ہے - اُس کا بھوت ہے - وہ جی
میں ڈرا - اور جھٹ پٹ گھوڑے پر سوار ہوکر شہر کی طرف بگٹٹ
بھاگا - بھرچھو ہکّا بکّا ہوگیا +

اے بیٹے ! اس طرح بھید وادیوں کے سنگت اور اُن کی بات
چیت کے سُننے سے من میں انیک پرکار کے سنشے اُتپن ہوتے ہیں
اور وہ سچائی کے سمیپ پہنچکر اور اُس کو کچھ ساکشاتکار کرکے بھی
بھرم میں آ جاتے ہیں - یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے - راجہ نے
بھرچھو کو آنکھوں سے بھی دیکھ لیا - پہچان بھی لیا - مگر بھید وادیوں
کا اثر اُس کے دل میں بنا رہا - اور وہ بھرچھو سے بات چیت تک نہ

کر سکا - اور نہ اُس سے مل سکا - اسی طرح بھید وادیوں کی صحبت اپنے آتما کے ساکشاتکار کرنے میں نقصان دینے والی ہوتی ہے +

مگر یہ بھرم اُن کو ہوتا ہے - جن کی وِرتی درڑھ نہیں ہے - اس لئے اِن کے لئے خاص کر سب سے ضروری بات یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے - وہ اِن کی صحبت سے پرہیز رکھیں اور صرف ابھید وادیوں سے ملیں - اُن کے ست سنگ سے جب وِرتی درڑھ ہو جائیگی - تب کسی پرکار کا بھئے نہ رہیگا +

فصل دوسری

پریم اور گیان ایک ہی چیز ہے

چیلا - بھگون! ہم لوگ اِس بات کو جاننا چاہتے ہیں کہ پریم اور گیان میں کیا بھید ہے - دونوں دو ہیں یا ایک ہی ہیں +

گورو - 'پریم' شبد سنسکرت لفظ 'پرِ' پری سے بنا ہے - جس کے معنی ہیں پیارا - اِس سے 'پریہ' لفظ بھی نکلا ہے - اس لئے پریم کا ارتھ پیار ہے - یہ پیار آنند کی حالت ہے - آنند کی حالت میں اپنی ستّا کا بھان ہوتا ہے اس لئے پریم ست ہے - پریم انبھو ہے اِس لئے پریم 'چت' ہے - آتما کا سروپ - ست - چت - آنند بتایا گیا - اُس کو ایک جگہ پہ 'ستی' 'بھاتی' 'پریہ' کہا گیا - اس لئے تم کو سمجھنا چاہئے کہ جس کو تم پریم کہتے ہو - وہی ست ہے اور وہی چت ہے اور وہ ہمارا اپنا آتما ہے اور ہماری اپنی ذات ہے +

یہ پریم ایکتو یعنی ایک ہونے کی حالت ہے۔ جہاں پریم پُھرتا ہے وہاں 'اتحاد' 'ادویت' اور 'ایکتو' پنے کی اوستھا آجاتی ہے اور وہاں اُس کے سوا 'آنند' اور 'چیتن' پنے کا بھی بھان ہوتا ہے۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ جو پریم ہے وہی 'آنند' ہے۔ وہی 'چت' ہے اور وہی 'ست' ہے۔ کیونکہ اگر اپنے ذات کی پُھرنا نہ ہو تو پھر پریم ہو ہی نہیں سکتا +

اب ذرا غور کرو۔ پریم آنند کی اوستھا کیسے ہے۔ ایک بوڑھے کو ایک بچے کا پریم ہے۔ جب اِن دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے کے ساتھ ملتی ہیں۔ اُن کے چت کی ورتی مل کر ایکتو بھاو کو پیدا کرتی ہے اور بوڑھا و بچہ دونوں ایک رُوپ کے ہو جاتے ہیں اُس وقت دونوں کو آنند آنے لگتا ہے۔ کیونکہ آنند دو میں نہیں۔ ایک میں ہے استری اور پُرش ایک ہوکر آنند بھوگتے ہیں۔ 'دو' میں یا 'دویت' بھاو میں دُکھ ہے۔ 'ایک' میں یا 'ادویت' بھاو میں سُکھ ہے +

بوڑھا بچّے کے ساتھ ملکر بڑھاپا کا متھیا اور کلپت خیال بھول جاتا ہے۔ بچّہ کی طرح مُسکراتا ہے بولتا ہے۔ ہاتھوں سے اشارہ کرتا ہے۔ کھیلتا ہے۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ دونوں کا اِس وقت ایک روپ ہے۔ ایک خیال ہے اور دلی۔ خیالی۔ اور عقلی نقطہ نگاہ سے دونوں ایک طبقہ میں آکر قائم ہو گئے ہیں اور اُن کے برتاؤ میں بھید واد نہیں ہے اور اس لئے دونوں سُکھی اور آنند ہو جاتے ہیں +

پریم میں یہ شکتی ہے کہ وہ متھیا علیحدگی کے خیال کو دور کر دیتی

ہے اور دو دل دم کے دم میں رل جاتے ہیں اور آنند بھوگنے لگتے ہیں
یہ صرف آدمیوں پر موقوف نہیں ہے آدمی اور جانور - جانور جانور - اور
آدمی اور کلپت جڑ وستو میں بھی پریم ہو سکتا ہے - ایک ننھا سا بالک
زہریلے سانپ کے ساتھ کھیلتا ہوا اُس کے پھن کو مُنہ میں رکھنے کا
خواہشمند رہتا ہے - اور ہاتھ سے پکڑ کر منہ کی طرف لے جاتا ہے سانپ
اُس کو نہیں ڈستا - کیونکہ اُن دونوں کے درمیان پریم ہے اور پریم نے
اُن میں ایکتو بھاو پیدا کر دیا ہے - اسی طرح ایک بچہ کو شیر یا بھیڑیا
کے ساتھ جب پریم ہوتا ہے تو وہاں بھی وہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے
پریم ہر قسم کی تمیز کو مٹا دیتا ہے جاندار اور جڑ کا پریم تم لڑکیوں اور اُن
کی گڑیا میں دیکھتے ہو - خواہ اور طرح سے بھی وہ ہوتا ہے الغرض جہاں
پریم ہوگا وہاں ایکتو پنا ضرور ہوگا - اور جہاں ایکتو پنا ہوگا - وہاں آنند
ہوگا - اس میں ذرا بھی سندیہہ نہیں ہے - یہ پریم کی بابت سمجھو +

اب گیان کیا ہے - اُس کا بھی حال سُنو - تمہارے سوال سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ تم نے گیان کو اپنی ذات سے علیحدہ سمجھ رکھا ہے
گیان دراصل آتما کا نام ہے - اور وہ پریم ہے - پریم سے الگ نہیں ہے
سوال کرتے وقت تم نے گیان کو بُدھی کا وِشے خواہ بُدھی کے نتیجہ
کو سمجھا تھا - اس میں کوئی شک نہیں کہ بُدھی تمیز کرانے کی شکتی
ہے - بُدھی ترگُن آتمک ہونے کی وجہ سے تمیز کرانے والی ہے مگر
گیان تمیز کی شکتی نہیں ہے نہ وہ ترگُن آتمک ہے - وہ اپنی ذات
ہے وہ چت ہے وہ ست ہے اور وہ آنند ہے +

اس طرح گیان کا اور پریم کا بروده نہیں ہے دونوں ایک ہی

ہیں - جہاں پریم ہوگا وہی گیان ہے جہاں گیان ہوگا وہی پریم ہے جس میں ایکتو ہے وہی پریم اور گیان ہے - جو دوئی اور دویت بھاو کو مٹاوے اُس کو تم چاہے گیان کہو یا پریم کہو - اس میں ذرا بھی فرق نہیں ہے فرق صرف وہاں پرتیت ہوتا ہے جہاں دل میں کسی خیال کو رکھ کر بات چیت کی جاتی ہے +

تیسری فصل

ایشور اور جیو میں تین اوستھاؤں کے درشٹی سے ابھید

چیلا - آپ نے اِن (اُتم - مدھیم - اور کنشٹ) کے سمجھانے کے وقت ایشور اور جیو کے بارہ میں چیتن بھاگ کا پرسپر ابھاو دکھلایا تھا - وہ تو سمجھ میں آگیا مگر جیو سوتا ہے جاگتا ہے - اور سُوشپتی کے اگیان اوستھا میں جاتا ہے - کیا ایشور میں بھی ان کا سمبھو ہے ؟ یہاں ایشور سے میری مراد محض چیتن بھاگ سے نہیں ہے - کیونکہ چیتن درشٹی سے تو ایشور اور جیو کا ابھید ہے - میرا سوال مایا - مایا میں چیتن کا ابھاس اور چیتن ادھشٹان - ان تینوں کے ملنے سے جو ایشور بنتا ہے اُس سے ہے - اور اُسی طرح میں - اودیا - اودیا میں چیتن کا بھاس - اور چیتن ادھشٹان کو جیو سمجھتا ہوں +

گورو - تم نے جو کچھ سوال کیا وہ میں نے سمجھ لیا - جو بات میں تم کو ذہن نشین کرانا چاہونگا - وہ صرف اتنی ہے کہ ایشور میں وِشم اور کرُور درشٹی نہیں ہے - جیو میں وِشم اور کرُور درشٹی ہے - کیونکہ ایشور

میں جو مایا ہے وہ شدھ ستوگنی ہے - اس لئے وہاں روپ پر پردہ نہیں
پڑتا - جیو میں جو اودیا ہے وہ مَلِن ستوگنی ہے اس لئے یہاں پردہ
پڑ جاتا ہے - ایشور سروگیہ ہے جیو الپگیہ ہے - اسی طرح اُن کے تمام
اوصاف ہیں - جس طرح ایشور اپنے برہمانڈ میں ویاپک ہے ویسے ہی
جیو بھی اپنے شریر روپی برہمانڈ میں ویاپک ہے - مگر ایشور اور جیو
کی ویاپکتا میں فرق ہے وہ مکمل ہے یہ ناقص ہے وہ سب میں ہے
یہ صرف ایک شریر میں پرنیت ہوتا ہے - اس کو تم ہمیشہ اپنے خیال
میں رکھنا +

اب تمہارا سوال یہ ہے کہ آیا جاگرت - سوپن - سوشپتی کی طرح ایشور
میں بھی تین اوستھائیں ہیں یا نہیں؟ اور مجھ کو اسی کا جواب دینا ہے -
میں اُس کا جواب 'ہاں' دیتا ہوں - یہ تین حالتیں ایشور میں ہیں مگر
اُن کا یہ نام وہاں نہیں ہے - اُن کے نام اور ہیں - ایشور میں یہ اوستھائیں
اُتپتی - ستھتی - اور پرلے کہلاتی ہیں - وراٹ - سوتر آتما - اور اویاکرت
اُس کے تین دیہہ ہیں - ست - رج - تم تین گن والی وستو ہے - جس
کی مدد سے وہ جگت کو رچتا ہے - ویشوانر - ہرنیہ گربھ - انتریامی - یہ تین
دیہہ کے ابھیمان سے اُس کے نام ہیں +

اسی طرح جیو کے بھی تین اوستھائیں جاگرت - سوپن - اور سُشوپتی
ہیں - کارن - سوکشم - ستھول اُس کے دیہہ ہیں - دیہہ کے ابھیمان سے
وشو - تیجس اور پراگیہ نام ہے - ستھول - سوکشم اور کارن بھوگ ہے +
یہ ایشور اور جیو کے سروپ میں باہمی مشابہت ہے +
یہ تین حالتیں جو ایشور اور جیو میں ہیں - متھیا ہیں - ان کے دور

کر دینے پھر جیو اور ایشور میں جو چیتن بھاگ ہے کوئی بھی بھید نہیں ہوتا - بلکہ وہ ہمیشہ ابھید ہے +

چوتھی فصل

بندھ اور موکش

چیلا - بندھ اور موکش کو آپ نے کلپت اور متھیا بتایا ہے اور ایسا ہی ہے - ذرا مہربانی کر کے اس کو اور واضح کر دیجئے +

گورو - بندھ نام قید - یا بندھن کا ہے - موکش نام چھٹکارا کا ہے - آتما میں نہ کہیں بندھ ہے نہ موکش ہے - جہاں موکش کا خیال ہوگا - وہاں بندھن کا خیال ضرور ہوگا - جہاں سردی ہوگی - وہاں گرمی کا بھی امکان ہوگا - یہ ساری حالتیں متھیا ہیں - آتما ان سے بالکل نیارا ہے - پرانی بھرم کے بس میں آکر یونہی شور مچایا کرتے ہیں - اگر ایک مرتبہ بھی وہ اپنے سروپ کو وچار لیں تو پھر اُن کے لئے نہ کہیں بندھ ہے نہ موکش ہے +

بندھ اور موکش دونوں من کی کلپنا ماتر ہیں - تم یہاں چٹائی پر بیٹھے ہو - چٹائی نے تم کو باندھ نہیں رکھا ہے - تم اس کو برتتے ہو - یہ دکھدائی نہیں معلوم ہوتی - جب جی میں آوے بیٹھو - جب جی میں آوے چلے جاؤ - تمہارے لئے نہ اس سے کچھ دکھ ہے نہ سکھ ہے - لیکن اگر تم اس چٹائی کو اپنی کہنے لگ جاؤ - اور اس کو اپنی سمجھنے لگو - تو یہ یونہی تمہارے بندھن کا کارن بن جائیگی - جہاں

کسی نے ہاتھ لگایا - تم کہوگے - دیکھو ہماری چٹائی نہ ٹوٹنے پاوے - جہاں کوئی اس کو اُٹھانے لگا - وہیں تم کو فکر پیدا ہوئی - چٹائی جیسے پہلے حالت میں تھی ویسے ہی اب ہے - اُس کے روپ میں ذرا بھی فرق نہیں آیا - تم بھی جیسے پہلے تھے اب بھی ویسے ہو - صرف میرا تیرا پنا کرنے سے چٹائی تمہارے باندھنے کے لئے پھانسی بن گئی اور تم اُس کے لئے ہائے ہائے کرنے لگے - اسی طرح اس جگت کے تمام پدارتھوں کا حال ہے - جس سے تم میرا تیرا پنا کرنے لگتے ہو - وہی بندھن کا کارن بن جاتا ہے اور جہاں اُس سے چت ہٹا لیتے ہو - کچھ نہیں ہوتا - اس سے صاف نظر آتا ہے کہ بندھن اور موکش صرف من کے کلپنا سے ہے اور وہ نرا بھرم ہے - بھرم سے زیادہ اُس کی حیثیت نہیں ہے اور اس بھرم کا دور کرنا تمہارا اپنا کام ہے - جہاں تم کو اپنے سروپ کا گیان ہو گیا - پھر آپ ہی آپ اس کی نورتی ہو جائیگی - بندھ اور موکش کی نسبت تم اِن دو باتوں کو یاد رکھو - ملین چت کا نام بندھ اور نِرمل چت کا نام موکش ہے - اور یہ دونوں ہی متھیا ہیں - کیونکہ آتما بندھ اور موکش دونوں سے وِلکشن ہے - جہاں اُس کا سروپ بھلسنے لگا - اُسی وقت وہ نِروان پد کو پراپت کر لیتا ہے +

لوگوں کا یہ کہنا کہ مرنے کے بعد موکش ملتی ہے غلط ہے - موکش اس شریر میں رہتے ہوئے ملتی ہے اور اُس کا ملنا کیسا؟ بندھن تو صرف فرضی - وہمی اور خیالی تھا - جہاں یہ دور ہوا - پھر نہ کہیں بندھ ہے نہ موکش ہے - آتما اپنے سروپ میں ستھت ہے - اور وہ آنند کی اوستھا ہے +

اس موکش کے بارہ میں لوگوں کی طرح طرح کی رائیں ہیں - اور وہ سب کی سب غلط ہیں - ان ہیں نام کے لئے بھی سچائی نہیں ہے - ایک کہتا ہے - موکش کرم کا پھل ہے اور اس لئے بہت دنوں کے لئے تو ہو سکتی ہے - مگر نت نہیں ہے دوسرا کہتا ہے وہ جڑ سمادھی کی سی حالت ہے - کسی کو کچھ کرنا دھرنا نہیں پڑتا - تیسرا کہتا ہے وہ لین ہونے کی اوستھا ہے - جیسے بوند سمندر میں جا کر مل گیا اور کہیں کچھ بھی نہیں - چوتھے چار پرکار کی موکش سالوک - سامیپ - سارُوپ - سایُج مانتے ہیں - پانچویں سورگ دھام کی پراپتی کو موکش کہتے ہیں - وغیرہ وغیرہ*

ان پر کچھ دیر کے لئے وچار کرو - جو شخص موکش کو کرم کا پھل مانتا ہے - اُس نے اصلیت پر غور نہیں کیا - سنسار کا بندھن محض اگیان سے ہے - اس کو سب کوئی مانتا ہے - جو سنسار سے بندھے ہوئے ہیں وہ اگیانی ہیں اور اگیان پنا کا علاج صرف گیان ہے - جہاں گیان آیا پھر وہ اگیانی نہیں رہے - جب اگیانی نہیں رہے تو پھر اُن میں بندھن کہاں رہا؟ آدمی صرف سروپ کے اگیان کی وجہ سے اگیانی ہوتا ہے - اور اُس اگیان سے ہی اُٹھاتا ہے - جیسے جس نے رسّی میں بھرم سے سانپ دیکھا - ڈر گیا - جب تک اُس کو بھرم ہے تب ہی تک اُس کو ڈر ہے - رسّی کا سروپ جانا نہیں کہ ڈر دور ہُوا نہیں - اسی طرح آتما کے گیان سے سنسار کے بھرم کا ناش ہو جاتا ہے اور پھر بندھن نہیں رہتا - نت موکش پراپت ہو جاتی ہے بلکہ اُس کے لئے بندھ اور موکش کا سوال ہی ہمیشہ کے واسطے ختم ہو جاتا

ہے - آتما میں کہیں بھی بندھ موکش نہیں ہے وہ بھرم ماتر ہے اور اس لئے گیان کے آنے کے ساتھ ہی وہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتا ہے +

جو لوگ جڑ سمادھی کی حالت موکش کو مان رہے ہیں اُن کی غلطی اُن کے کلام ہی سے ظاہر ہے اگر جڑ کی طرح رہنا ہی موکش ہے تو - پھر درخت - پتھر - پہاڑ - ان سب کو سدھ یوگی کہنا چاہئے - کیونکہ اِن سے زیادہ جڑ سمادھی اور کس کی ہو سکتی ہے - یہ بالکل غلطی پر ہیں اِنہوں نے آتما کے چِتّ سروپ اور پرکاش سروپ کا انبھو نہیں کیا - اس لئے ایسی فضول اور بے تُکی باتیں کہتے ہیں +

جو آتما کے وشے میں لین ہونے کو موکش سمجھ رہے ہیں - وہ جس میں آتما کو لین کرنا چاہتے ہیں اُس کو آتما سے پرتھک سمجھ رہے ہیں - آتما میں لین ہونے کا سوال ہی نہیں آتا - وہ پرکاش ہے اُس میں لین ہونا کیسا ؟ وہ دو نہیں ہے ایک ہے ایک تھا اور ایک ہی رہیگا اگر دو مانو تو لین ہونے پر بھی اُن کا اپنا اپنا سروپ تو رہیگا - پھر یہ لفظ ہی غلط ہو گیا - اور اِن دونوں میں سے ایک بھی ویاپک نہیں رہا - اور جب ویاپک نہیں رہے تو ناقص ہو گئے - کیونکہ محدود چیز ہمیشہ ناقص ہی ہوا کرتی ہے - حقیقت یہ ہے کہ آتما ایک ہے صرف بھرم کا پردہ دور ہٹا دینا ہے اور جہاں یہ کلپت بھرم گیا وہ اپنے پرکاش میں آپ چمکنے لگتا ہے اور اسی کا نام موکش ہے +

جو لوگ سامیپ - سالوک وغیرہ موکش مان رہے ہیں اُن کو اب تک پرماتما کے کسی بڑے منشیہ کے آکار پر ہونے کا بھرم ہے - وہ اِن کے سمجھ میں کسی لوک میں بستا ہے - اس کا کوئی روپ ہے اُس کے

نوکر چاکر ہیں - ان کی غلطی سب سے زیادہ قابل رحم ہے کیونکہ جب ایشور لوک باسی ہوا تو وہ محدود ہوگیا - جب اُس کا رُوپ ہوا تو رُوپ' نام' دونو ہی متھیا ہیں - وہ کبھی نِت نہیں ہو سکتے - جیسے سونے سے طرح طرح کے زیور بنتے ہیں اور اُن کا نام رُوپ ہوتا ہے اور پھر وہ بگڑ کر سونے میں رل جاتے ہیں ویسے ہی روپ والا بھی انت ٹھہریگا +

اس لئے ان میں سے کوئی بھی موکش نہیں ہے - موکش صرف بھرم کی نوِرتی کا نام ہے - اور کچھ نہیں اور وہ اسی شریر میں انبھو اور پراپت کیا جا سکتا ہے - پراپت تو وہ اب بھی ہے - بھرم کے سبب سے نہیں بھاستا +

پانچویں فصل

موکش (کتھا)

گورو - موکش تُم نے سُن لیا کہ کیا ہے؟ موہ کا نہ ہونا موکش ہے بھرم کا ابھاو موکش ہے - کام کرودھ لوبھ میں آسکت نہ ہونا موکش ہے پرکاش اور آتم پد میں ستھت ہونا موکش ہے - اور جس کو کام نہیں ویا پتا - جس میں موہ نہیں ہے - اُس کو تم مُکت کہہ سکتے ہو - وہ سنسار کا سارا کرم کرتا ہوا بھی اکرتک کہلاتا ہے - اور جیسے کنول پانی میں رہتا ہوا بھی اُس سے پرنھک رہتا ہے - اُسی طرح پراربدھ کے سنسکار کے انوسار کرم کرنے والا پرانی کرم سے الگ تھلگ رہتا ہے - یہ دشا اتنی کٹھن نہیں ہے جتنی سمجھی جاتی ہے - ابھیاس اور ویراگ سے آتم

چنتن اور آتم وچار سے جہاں اپنا سروپ سمجھ میں آ گیا - پھر کنول کے پتے کی طرح اُس کی بھی دشا ہو جاتی ہے +

کہتے ہیں ایک راجا تھا - جس کے لڑکے کا نام موہ جت تھا اُس نے موہ کو جیت لیا تھا - اور نہ صرف وہ - بلکہ اُس کے لڑکے سب لوگ ایسے ہی تھے - وہ راجکمار ایک دن شکار کھیلنے کے لئے جنگل میں گیا تھا - ہرن کے پیچھے گھوڑا چھوڑا - ہرن چھلانگیں مارتا ہوا دور نکل گیا - اور راجکمار اپنے ساتھیوں سے جُدا ہو گیا - جنگل میں ایک یوگی کا مٹھ ملا - راجکمار اُس کے پاس گیا اور اپنی راجدھانی کا راستہ پوچھنے لگا - یوگی نے پوچھا تو کون ہے جو ایسے سون سان جنگل میں آیا ہے؟ اس نے جوابدیا - میں موہ جت ہوں - راجہ کا لڑکا ہوں - یوگی نے کہا تو سچ مچ موہ جت ہے یا صرف تیرا نام ہی موہ جت ہے اس نے کہا میں سچا موہ جت ہوں اور میرا گھرانا ہی موہ جت ہے - کیونکہ جہاں کسی ایک ورتی کے پرانی رہتے ہیں وہاں اور لوگ بھی اسی ورتی کے ہو جاتے ہیں"

یوگی کو وشواس نہیں ہوا - راجا اور موہ جت کہلاوے - ایسا کبھی نہیں ہو سکتا - اُس نے کہا " اے پُتر! تو میرے مٹھ میں ٹھہر جا - میں تیرے گھر کی پریکشا کرونگا - دیکھوں سنساریوں میں موہ جت ہوتے ہیں یا نہیں " راجکمار ہنسا " بہت اچھا - آپ پریکشا کیجئے " اور وہ آسن بچھا کر وہاں بیٹھ گیا +

یوگی نے ناگ پھنی کے پھل سے راجکمار کے دو ایک کپڑوں کو رنگین کر لیا اور شہر میں آ کر پہلے راجکمار کے محل میں گیا - وہاں اس

کی لونڈی (داسی) ملی - جوگی نے اُس سے مخاطب ہوکر کہا "اے داسی! دیکھ یہ تیرے سوامی کا کپڑا ہے - شیر نے اپنے پنجہ سے اُس کو ہلاک کیا - اور وہ مارا ہوا پڑا ہے" داسی نے اُس کی طرف نگاہ کیا اور کہا "تو سادھو ہے یا لالچی بہروپ ہے تو نے جوگی کا لباس پہن رکھا ہے اور پھر شاہی محل میں خبر دینے آیا ہے - یہ تیرا کام نہیں تھا - تو نے جو راہ اختیار کی تھی اُس میں کسی کے مرتے جینے کا خیال تک نہیں آتا - جا اپنا کام کر - اپنے بانا کی بچیا کر - دیکھیں کوئی کسی کی داسی ہے نہ کوئی کسی کا سوامی ہے - سمندر میں بیڑا پڑا ہوا ہے - اُترنے والے اُتر رہے ہیں" ✤

جوگی شرمندہ ہو گیا - مگر چونکہ خاص ارادہ سے شہر میں آیا تھا - راجکمار کے محل میں جاکر اُس کی رانی کو رنگین لباس دکھایا - اور آنسو بھر کر کہنے لگا - شاہزادہ کو موت نے شیر کی صورت میں برباد کیا - رانی نے جواب دیا ✤

تپسی تپ کو چھوڑ کر - مت کر ہردے شوک
ہمرا اُن کا ہو لیا - اب لگ کا سنجوگ

جوگی نے پھر ماتا کا محل تلاش کیا - اور اُس کو وہی خبر سنائی - ماتا بولی :-

برکش[1] ایک ڈالی بہت - پنچھی اُترے آے
پرات کال کے ہوت ہی - ایک ایک اُڑ جاے

جوگی نے راجہ کو بھی وہی بات جتا کر سُنائی - اِس نے جواب دیا :-

[1] درخت

جوگی جوگ بُھلائے کر۔ کیوں تجھ کو ہے شوک
اِس سنسار سرائے سے۔ سب جاوینگے لوک

اور راجہ نے بھی جوگی کو اپنے دھرم کے تیاگ کرنے پر لعنت ملامت کی اور کہا۔ کُمار کے ساتھ میرے نوکر چاکر ہیں۔ وہ اپنا کرم کرینگے تجھ کو اس سے کیا پڑی تھی +
یہ بیچارہ شرمندہ ہو کر مٹھ کی طرف آیا۔ اور کمار سے کہنے لگا۔ میں کس سے ملتا۔ کس کا امتحان لیتا۔ راجہ کو ہیضہ ہو گیا وہ پرلوک کو سدھارا۔ اس لئے تو جلد شہر کی طرف چلا جا۔ مگر موہ جت کے چہرہ پر اس خبر سے شکن تک نہیں آئی۔ اور وہ کہنے لگا:۔

یک دن جگ کو تیاگ کر۔ سبھی چلیں گے لوگ
ہم نے پہلے تج دیا۔ ہرتھا موہ اور شوک
مارگ چلتے بہُو ملے۔ راہ چلنتو آئے
کو اُو کا ہو۔ کا ہے نہیں۔ دیکھا ٹھونک بجائے
سپنا یہ سنسار ہے۔ سپنا اِس کا کام
سمجھ بوجھ من مُورکھا۔ متھیا جگ ست نام
جگ متھیا۔ جگ بھرم سدا۔ جگ بندھیا کا پُوت
جوگی ہرتھا جگ بندھا۔ کیسا تُو اُو دُھوت

جوگی نے راجکمار کو نمسکار کیا اور کہا تو دھنیہ ہے۔ تیرے ماتا پتا سب دھنیہ ہیں۔ میں جوگی نہیں ہوں۔ تم سب لوگ جوگی ہو"+
اے بیٹے! اس کتھا سے تُو نے سمجھ لیا ہوگا کہ سنسار کا بندھن ... [illegible] ... جائیگا۔ نہ

کوئی بندھا ہے نہ کوئی موکش ہے - یہ یونہی ہے - اور آکاش میں پھول کی طرح بھاس رہا ہے +
تو پرار بدھ کا کام کر - کون منع کرتا ہے - صرف اپنے روپ کو سمجھ لے - اور تو آپ ہی جگت کے متھیا پنا کو انبھو کرنے لگیگا +

چھٹویں فصل

اوتار

چیلا - بھگون میں نے موکش کے روپ کو سمجھ لیا - سچ مچ - بندھ اور موکش سب من کا کھیل ہے اور کچھ بھی نہیں - اب آپ دیا کرکے یہ بتائیے کہ سنسار میں جو اوتار وشنو بھگوان کے ہوئے ہیں - اُن کو آپ کیا سمجھتے ہو - یہ اوتار کیسے ہوتے ہیں اور سب کیوں اوتار نہیں کہلاتے +

گورو - اوتار کے معنی ہیں اُترنے کے - اور اس سے یہ مراد لیجاتی ہے کہ کوئی خاص دیوتا اپنے منڈل سے اُتر کر پرتھوی پر آتا ہے - مگر چونکہ سنسار کے پالن پوشن اور استھتی کا کام وشنو سے مخصوص ہے - اس لئے اوتار سے زیادہ تر وشنو ہی سے مُراد لی جاتی ہے - یہ وشنو اوتار تعداد میں دس ہیں - کچھ - مچھ - وراہ - نرسنگھ - باون پرسرام - رام - کرشن - بُدھ اور کلکی +

جب اس کلیت سنسار میں کسی بدکار کا انیاچار ہونے لگتا ہے منشیہ ماتر یہ چاہتا ہے کہ وشنو بھگوان شریر دھارن کرکے سب کو دُکھ

سے موکش دے - پہلے یہ خیال چند آدمیوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے
پھر رفتہ رفتہ بہت آدمی اُس سے متاثر ہوتے ہیں اور آکاش منڈل اُن
کے خیالوں کے دھارے سے گونجنے لگتا ہے کیونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ
جہاں کوئی خیال کسی کے دل سے پیدا ہوا اُس کی طبیعت سے موافقت
رکھنے والے اُس کو نہ صرف اپنے ہمدردی سے مدد دیتے ہیں - بلکہ
دانستہ و نادانستہ اُس کے بڑھانے میں دل سے مددگار ہو جاتے ہیں -
اور جب بیشمار آدمیوں کے خیال کی دھار مضبوط ہو جاتی ہے وہ وشنو
لوک پر چڑھ کر ٹکر کھاتی ہے - یہ سنسار کلپنا ماتر ہے - جیسا تم سوچتے
ہو ویسا ہو جاتے ہو - جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہی ہوکر رہتا ہے - چونکہ
منشیہ چاہتا ہے کہ وشنو پرگٹ ہوکر سنسار کا بھار اُتاریں - اس لئے وشنو
کی شکتی منشیہ کے روپ میں اوتار لیتی ہے - اور سنسار کا بھار اُتار
دیتی ہے - اس اوتار کو تم اِس وجہ سے سادھارن نہیں کہہ سکتے کہ
وہ ان گنت آدمیوں کے سنکلپ ماتر سے نیچے اُترا ہے اور اُس میں زیادہ
شکتی ہے - سادھارن منشیہ یا جاندار ویسے نہیں ہو سکتے - اور اِسی
لئے اُس کی مہما کا گیت گایا جاتا ہے - یہ اوتار اِسی طرح اِس سنسار
میں ہُوا کرتے ہیں اور ہوتے رہیں گے - یہ بھی سارے جگت کی طرح
کلپنا ماتر ہیں - جو اِن کو پوجتے ہیں - اِن کے لوکوں کو جاتے ہیں - اور
سنسار سے بندھے ہوئے آواگون کے چکر سے دُکھی رہتے ہیں - اس
لئے جہاں تک ہو سکے - ان سب فرضی کلپناؤں سے چت کو ہٹا کر
صرف آتم پد میں ستھتی کرنی چاہئے +

اوتاروں کے متعلق تعلیم دینے والوں کا بھی اصل میں منشا یہ تھا

کہ پہلے دویت بھاو کو لیکر لوگ پھرادویت پد کی طرف مایل ہوں۔مگر تعلیم
کچھ ایسے پیرایہ میں دی گئی۔کہ اُس کا وہ نتیجہ نہیں ہُوا۔تم سمجھتے ہو
اس لئے تم کو اصل مطلب کی طرف رجوع ہوکر صرف آتم پد کے ساکشاتکار
کرنے کا عمل سوچنا چاہئے +

ساتویں فصل

دویت وادمیں ادّویت واد

چیلا۔ اور تو جو کچھ آپ نے فرمایا۔ وہ صحیح ہے۔مگر آخر میں یہ
کیا کہہ گئے۔کہ دویت پد سے ادّویت پد کی طرف چلیں۔ یہ کیسے ممکن
ہے ؟ +

گورو۔ سچائی تو صرف ادّویت واد ہے۔ دویت واد بھُول اور بھرم
ہے۔ سارے آچاریہ اس بات کو جانتے تھے اور جانتے ہیں۔صرف
ضرورت وقت کے لحاظ سے اُن کی تعلیم میں فرق آگیا ہے۔ ورنہ
سب نے بطرز دیگر ادویت وادھی کی تعلیم دی ہے۔اور ذرا سوچنے
سے تم کو اس کی سمجھ آسکتی ہے +

دُنیا میں جتنے مذہب ہیں۔وہ یا تو بھکتی کی تعلیم دیتے ہیں یا
کرم کی۔یا گیان کی۔کرم۔اُپاسنا۔گیان۔انہیں تینوں کے درمیان
سب کچھ آجاتا ہے۔ممکن ہے بہت سے مذہبوں نے نیاپن دکھانے
کے لئے انوکھے نام گڑھ لئے ہوں۔مگر ان کے علاوہ اُن کی تعلیم نہیں
ہوتی۔یہاں تک کہ جن کو ناستک کہا جاتا ہے۔وہ بھی انہیں کے زمرہ

یں آ جاتے ہیں +

گیان کی نسبت تو تم جانتے ہی ہو۔ وہ صرف ادویت پد کی طرف اُنگلی اُٹھاتا ہے۔ وہ بہ آواز بلند کہتا رہتا ہے۔ ہستی صرف ایک ہے ایک سے زیادہ نہیں ہے۔ جو کچھ نظر آتا ہے جو نظر نہیں آتا۔ وہ ایک سے زیادہ نہیں ہے۔ جزو کل کا خیال متھیا ہے۔ اصل و فروع کا سوال وہم محض ہے۔ ایک آتما ست۔ چت۔ آنند ہے۔ نہ وہ جنمتا ہے نہ مرتا ہے۔ نہ اُس کو کوئی صدمہ پہنچاتا ہے نہ وہ کسی کو صدمہ پہنچاتا ہے۔ اور صدمہ وہاں پہنچایا جائے۔ جہاں ایک سے دو ہوں۔ جہاں دو ہوتے ہیں وہاں ایک دوسرے کی سُنتا۔ ایک دوسرے کی سمجھتا اور ایک دوسرے کی پہچانتا ہے۔ جہاں ایک ہو۔ وہاں کون کس کی کہے کس کی سُنے۔ اور کس کو سمجھے۔ یہ جو کچھ بھاستا ہے اَست ہے کیونکہ تینوں کال میں نہ رہیگا۔ یہ جو کچھ تم دیکھتے ہو صرف درمیانی حالت ہے۔ اور وہ وہمی و خیالی ہے۔ سارا بیوہار سارا پرپنچ خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ سارا برھمانڈ خیالی ہے۔ ساری صورتیں خیالی ہیں آتما صرف ایک ہے اور اُسی ایک کو وِچارو۔ سمجھو۔ بوجھو اور اُسی میں سنتشٹ کرو۔ یہ چند مختصر لفظوں میں ویدانت وگیان کی تعلیم ہے۔ اب اُپاسنا والوں کی سنو +

اُپاسنا کرنے والے بھگت کہتے ہیں۔ بھگت اپنے بھگونت کا اسطرح دھیان کرے کہ اُس کے سوا اور کچھ نہ بھاسے۔ اُس کے سوا اور کسی کا خیال تک دل میں نہ رہنے پاوے۔ یہاں تک کہ اُس کی یاد میں اپنے کو اس طرح محو کردے کہ اپنا بھی خیال نہ رہے اور اپنی ہستی اُس کی

ہستی میں مل جائے - اور صرف بھگونت ہی رہ جائے - یہ بھکتی یوگ - اُپاسنا کانڈ - اور ایشور کے پوجا کا آدرش ہے - وہ بھی اپنا منزل مقصود وہی بتاتا ہے جو گیان بتاتا ہے - وہاں بھی لکش ایک ہی ہے دو نہیں ہیں - بھگونت کے ذات میں محویت کا تلاش کرنا ایک کی پرستش ہے اور وہ ایک دراصل اپنا آتم سروپ اور آتم پدھی ہے - دوسرا کوئی نہیں ہے - صرف سمجھ کا پھیر ہے تم دیکھو - بھگتی اور گیان کے آدرش میں کیا کچھ بھید بھی ہے ؟ - نہیں اگر بھگت - ساتھ ساتھ بھگونت کا بھی دھیان کرے اور اپنی ہستی کا بھی تصور کرتا رہے تو وہ دھیان ٹھیک نہ ہوگا - دھیان ایسا ہو کہ اپنے آپ کو بھول جائے اور بس اُسی کے تصور میں مگن ہو جائے - یہاں تک کہ دونوں بلکہ ایک ہو جائیں دو نہ رہیں - اگر یہ ادویت واد نہیں ہے تو کیا ہے - بھکتی مارگ والے گو اپنے آپ کو دویت وادی کہیں مگر وہ بھی اصل میں دویت وادی نہیں ہیں - اُن کا سدھانت ادویت پد کی طرف لے جاتا ہے - اسی طرح

کرم کانڈ والوں کا حال ہے - کرم کانڈ کرنے والے کئی طرح کے ہیں ان میں ناستکوں کا بھی شمول سمجھو - ان کا آدرش یہ ہے کہ کرم کرو - دوسروں کا اپکار کرو - اوروں کی بھلائی میں لگے رہو - تمہارا کرم - تمہارا اپکار - تمہاری بھلائی کا خیال اس طرح کا ہو کہ اُس میں اپنی ذاتی غرض کا سوال نہ آنے پاوے - نہ تم اس کرم کا اپنے لئے کچھ پھل چاہو - خیرات اس طرح کرو کہ اگر ایک ہاتھ سے دو تو دوسرا ہاتھ نہ جاننے پاوے - نہ اُس نیکی کو اپنی شہرت - نیکنامی اور ذاتی مفاد کا ذریعہ بناؤ - اس طرح سمجھ کر اپکار کرو کہ یہ سارے جگت کے پرانی تمہارے ہی اپنے ہیں

اور ان کا خیال رکھنا تمہارا پرم دھرم ہے - یہ کرم یوگ کرنے والوں کا سدّہانت ہے - نشکام کرم کرنا اس وقت تک نہیں ہوتا - جب تک انسان اپنی غرض اپنی ذات - اور اپنی ہستی کے خیال کو دل سے میٹ نہ دے - اس کا دل اتنا پھیل جائے کہ اُس میں سارے برہمانڈ کے لئے جگہ ہو - وہ سب کو متر کے نگاہ سے دیکھے - متر کے نگاہ سے اُن کے ساتھ پیش آوے - متر کے نگاہ سے اُن کے ساتھ سلوک کرے - اُن کی ذات کو اپنی ذات سمجھے - اب تم سوچو - کرم یوگ کا رُخ کدھر ہے - اور وہ کدھر لیجانا چاہتا ہے - سب کو اپنے میں اور اپنے میں سب کو دیکھنا یہی تو ویدانت کا سدّھانت ہے - سدّھانت ان سب کے ایک ہیں - کام کرنے کا ڈھنگ جدا ہے - دونو فرضی دوبھی خیال کو یکسر کام کرتے ہیں اور اُس کے سلسلہ میں سدہانت تک پہنچنے کی اُمید کرتے ہیں - ویدانت آزادی کے ساتھ - تمام توہمات کی جڑ کاٹ کر آتم پد کی طرف اشارہ کرتا ہے - اسی لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ ہر جگہ دویت واد میں بھی پردہ کے ساتھ ادویت پد کی تعلیم دی ہے - اور ابتدا میں اس پردہ کی ضرورت کہیں کہیں محسوس کی جاتی ہے - ہزار ہا جنموں سے دوئی کا خیال پیدا ہو رہا ہے - اُس کا تماشہ نظر آ رہا ہے - اس خیال کو کسی زبردست خیال سے مغلوب کرنا ہے اور پھر اُس زبردست خیال کو بھی ہمیشہ کے لئے ترک کرنا ہے - کیونکہ آتما کا روپ ان دونوں سے دلکش ہے +

ہاں ایک بات تم کو اور بتا دینا ہے - جیو سنسار میں تین طرح کے دیکھنے میں آتے ہیں - ایک موڑہ - دوسرے چنچل - تیسرے نرمل موڑہ تو اُن کو کہتے ہیں جو ایسی تنغافلی میں ہیں کہ وہ کچھ بھی سوچ

سمجھ نہیں سکتے۔ چنچل وہ ہیں جن کے چت کی ورتی ستھر نہیں رہتی۔ ہمیشہ
ڈانواڈول ہوتی رہتی ہے۔ اور اُن میں راگ دویش کی اُدھکتا ہے۔ اور
راگ دویش کی وجہ سے لڑنے جھگڑنے کے عادی رہتے ہیں۔ نرمل وہ
ہیں جن میں آلسیہ نہیں ہے۔ نہ من میں کثافت ولینتا ہے۔ مگر
اپنے روپ کا علم نہیں ہے +

اب جن میں ملینتا ہے۔ آلسیہ ہے۔ موڑھتا ہے۔ اُن کو کرم کرنے
کی تعلیم دیگئی تاکہ کسی طرح یہ نقص اُن کا دور ہو جائے اور نشکام
کرم کی ہدایت کرکے اُن کو سمجھایا گیا کہ پراُپکار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں
ہے۔ غرض یہ تھی کہ جہاں اُن کو کرم کرنیوالا بنایا جائے۔ ساتھ ہی
خیال کے مدد سے اُن کے دماغ میں آتما کے آدرش کو قائم کیا جائے۔
اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آتما ایک ہے یا دو ہے۔ اتنا
ہی ذہن نشین کر لینا کافی ہے کہ اُپکار کرتے وقت اپنا ذاتی نفع کا تصور
دل میں نہ رہے۔ اور سب کو اپنے ہی ایسا سمجھے۔ بات وہی ہوئی۔ ناک
چاہے اس طرح پکڑو۔ چاہے اُس طرح پکڑو۔ ویدانت کا بھی تو یہ منشا
نہیں ہے کہ تم خواہ مخواہ آتما کو ایک کہتے رہو۔ اُس کا بھی تو سدھانت یہی
ہے کہ سب تمہارا ہی روپ ہے۔ اور جب سب تمہارا ہی روپ ہُوا تو
پھر نتیجہ کیا نکلا۔ پھر ایک اَدوتیہ آتما کے سوا کیا رہ گیا۔ یہ کرم یوگیوں
کی تعلیم ہے۔ جہاں کرم یوگی ایشور وادی ہوتے ہیں وہاں اُن کو یہ سکھشا
ہے کہ کرم کرو۔ ایشور کے نام پر کرو۔ ایشور کے ارپن کرکے کرو۔ اور اُس
کے پھل کی اِچھیا نہ رکھو۔ اور جہاں کرم یوگی نریشور وادی ہیں وہاں
کی گئی ہے کہ نشکام کرتے ہوئے سب کے ساتھ پریم سے

پیش آؤ - اور سب کو اپنی طرح سمجھو - آلسیہ کرم سے ہٹتا ہے ✤

جن کا من چنچل ہے اُن کو بھگوت دھیان کی تعلیم دی گئی - چنچلتا کا بِرودھی دھیان ہے - من اگر وکشپت ہے تو اُس کا علاج ہی یہ ہے کہ اُس کو کسی کے تصور کرنے کا خیال دلایا جائے وہ کیا ہے - ذرا اُس کی تعریف سُنو " بھگوان ! تو سروویاپک - سرو بھوت انتر آتما - سرو شکتیمان اجنما - اننت ہے - سب تیرے ہی روپ ہیں تو سب کے گھٹ گھٹ میں ودیامان ہے - تو ہی سب کچھ ہے " اب سوچو - جب ایشور ہی سب کچھ ہے تو کیا ہم اُس سے علیحدہ ہیں - جب ایشور ہی سروویاپک ہُوا تو پھر ہم کہاں رہے - جب سب اُسی کی شکتی ہے تو پھر ہماری تمہاری شکتی کی گنجائش کہاں ہے - اگر یہ ادویت پد نہیں ہے تو کیا ہے - اس دھیان سے اُپاسنا سے تصور سے - من ایکاگر ہوتا ہے - من کے ایکاگر ہونے سے انتہ کرن میں آتما کا عکس پڑنے لگتا ہے - اپنا روپ بھاسنا ہے اور تب لوگ کہتے ہیں جو من میں نظر آتا ہے وہ کہیں بھی نظر نہیں آتا - بھئی ! تمہارے سوا اور ہے کیا ! جو تم کو اور جگہ نظر آتا - جہاں اپنی اور اپنے ذات کی خبر پڑنے لگی - اُسی وقت سے بھگت بھی ادویت پد میں ستھر ہونے لگتا ہے ✤

تیسرے جیو جو نرمل سوبھاؤ والے ہیں اُن کے دل میں نہ میل ہے نہ چنچلتا ہے صرف اگیان ہے وہ نہیں سمجھتے - برہم ہے یا نہیں - وہ نہیں جانتے برہم ہم ہیں یا ہم سے جُدا ہے - اگر اُن کو اتنی سمجھ آ جائے کہ برہم ہے تو اس کو پروکش گیان کہیں گے - پروکش وہ ہے گیان کو کہتے ہیں - اور اگر اُن کو اتنی سمجھ آ جائے کہ " ہم ہی برہم ہیں " - اور برہم

ہم سے جدا نہیں ہے تو یہ اپردکش گیان کہلاتا ہے اپردکش نزدیک کو کہتے ہیں - ایسے جیووں کے لئے صرف مہاواکیہ کا شرون - منن - اور ندھیاسن ہی کافی ہے - ان کو زیادہ جھمیلے میں ڈالنا فضول ہے ‡

یہ کرم - اُپاسنا - اور گیان کا منزل مقصود ہے - تینوں ایک ہی طرف لے جاتے ہیں - اور مَل - وکشیپ - آورن کو دور کرکے - ایک ہی آتم پد میں استھر کرنے کا سادھن سکھاتے ہیں - یہ دویت میں ادویت پد کے ہونے کا راز ہے ‡

ان تینوں باتوں کا تعلق تین گُنوں سے ہے - جو مَلین ہیں - اُن میں تموگُن زیادہ ہے کیونکہ تموگُن ہی اندھکار اور آشنیہ ہے - یہ کرم کرنے سے جائیگا - جو وکشیپت ہیں اُن میں رجوگُن زیادہ ہے کیونکہ رجوگُن ہی سے راگ دویش اور چنچلتا کی اُتپتی ہوتی ہے - یہ اُپاسنا کرنے سے دور ہوگی - ستوگُن صرف آورن ماتر ہے اور چونکہ جیو میں مَلِن ستوگن ہوتا ہے جیو میں جہالت نام اندھکار پیدا ہوتا ہے وہ گیان سے دور ہوگا ‡ آتما میں نہ کہیں رج ہے نہ ست ہے نہ تم ہے - نہ اُس میں مَل ہے نہ وکشیپ ہے نہ آورن ہے - وہ ان سب کے پرے ہے ‡

فصل آٹھویں

متھیا پنہا

چیلا - پوجیہ! آپ کی کرپا سے میں نے بہت کچھ انبھو کر لیا - اب متھیا پنے کی بابت جو ویدانت میں بار بار آتا ہے - مجھ سننا چاہتا ہوں

گورو - سُنو - ایک چیز نظر تو آتی ہے - مگر جب اُس کے آدہار کو دیکھا جاتا ہے تو وہ پھر نہیں رہتی - اسی کو متھیا کہتے ہیں - رات کو کھاٹ پر لیٹے ہوئے چاند کو دیکھ رہے ہیں - کسی وجہ سے چاند ایک کے عوض دو - تین - دکھائی دینے لگا - مگر جس وقت غور کی نگاہ سے دیکھا - دو تین چاند کی جگہ صرف ایک ہی چاند ہے - یہ دو تین پنا متھیا ہے - کیونکہ اصل میں نہیں ہے - اور جب اُس کے آدہار یعنی چاند کو دیکھتے ہیں تو پھر غائب ہو جاتا ہے - اسی طرح رسی میں سانپ - سیپ میں چاندی مروتھل میں جل پرتیت ہوتا ہے - مگر اصل میں نہیں ہے - آدھار یا اَدھشٹان کے بہ نظر غور دیکھنے سے دور ہو جاتا ہے - اسی لئے جو چیز کہ وقت پر نظر آوے - اپنے ادھشٹان سے مختلف ہو - اور ادھشٹان کے گیان کے ہوتے ہی دور ہو جائے - اُس کو متھیا کہتے ہیں - اس کے سوا متھیا شبد کا اور کوئی ارتھ نہیں ہے - جو چیز اصل میں نہ ہو - ہستی نہ رکھتی ہو - مگر بھاستی ہو - اور پھر گیان ہو جانے سے نہ رہتی ہو اُسی کو متھیا بولتے ہیں - اِسی طرح

یہ جگت ہے - برہم کی ہستی کے آدہار پر اس کی ہستی ہے - یہ بھاستا ہے - لیکن برہم کے گیان کے ہوتے ہی دور ہو جاتا ہے - جب تک برہم کا گیان نہیں ہے تب تک جگت ہے - گیان ہوا نہیں کہ جگت مٹا نہیں - تم آپ گیان سروپ ہو - تمہاری ہستی ہی اس جگت کا ادھشٹان ہے - اپنا روپ بھولے ہوئے ہو - تم کو خبر نہیں کہ ہم ہی گیان سروپ ہیں - اِس بھول کو - اِس بھرم کو - اس اپنے سروپ کے بیخبری کو اگیان کہتے ہیں اور یہ اگیان سنسار کا تماشہ دکھاتا ہے

چیلا - ہم نے بھلا کہاں اس جگت کو رچا ہے ؟ ہم کیسے اس کے آدہار ہو سکتے ہیں +

گورو - تم نہ ہوتے تو یہ جگت ہوتا کیسے ؟ اور کس کو بھاسنا ؟ کون اِس پر وِچار کرتا ؟ - یہ تو بہت سہل بات ہے - ایک نادان شخص ڈوبتے وقت کہہ رہا تھا - میں ڈوبا تو جگت ڈوبا - اور وہ واقعی سچ کہہ رہا تھا - اگر تم آنکھ بند کرلو تو پھر کیا تم کو دکھائی دیگا - تمہارے چت کی پھُرنا ہی جگت کا کارن ہے - جیسے میں نے ابھی تم کو چاند کے مثال سے بطرز دیگر سمجھایا تھا +

کسی نے ایک بچے سے کہا - آئینہ میں بچہ ہے - وہ آئینہ کو ہاتھ میں لیکر دیکھنے لگا - سچ مچ بچہ نظر آگیا - شیشہ کو ہاتھ سے دھر دیا - بچہ غائب لڑکے نے سوچا - آئینہ ذرا سا ہے اُس میں بچہ کیسے آیا - وہ اُس کو دیکھنے لگا - اپنے ہی چہرہ کا عکس نظر پڑا - وہ سمجھا - اس میں بچہ ضرور ہے اور وہ اُس کے ساتھ بچپن کی حرکتیں کرنے لگا - اُس کے کسی بزرگ نے کہا - آئینہ میں بچہ نہیں ہے - یہ صرف تیرا وہم ہے - بچہ بولا - واہ تم بیعقل ہو - اور شیشہ ہاتھ میں لیکر کہنے لگا - یہ دیکھو - بچہ ہے یہ آنکھیں بناتا ہے - یہ زبان نکالتا ہے - ہنس رہا ہے - دانت دکھا رہا ہے - جاؤ تمہاری بات ہم نہیں مانتے - وہ بزرگ بولا - جب تم شیشہ میں دیکھتے ہو - تب ہی بچہ دکھائی دیتا ہے - تم نہ دیکھو تو بچہ اُس میں کبھی نہ رہے - گویا تم آپ اپنے طور پر اُس میں ایک بچہ ڈال دیتے ہو - شیشہ میں نہ جھانکو اور پھر بچہ نظر آجائے تب میں جانوں -

بالکل اسی طرح اس جگت کا حال ہے - تم اپنی چت کی پھُرنا

سے اُس کو زندگی دیتے ہو - اگر اُس کو نہ سوچو - تو پھر جگت رہتا کہاں ہے
بچہ نے شیشہ سے مُنہ پھیر لیا - اب آئینہ میں بچہ نہیں ہے - بجنسہٖ اسی
طرح تم اس جگت کو پھُراتے رہتے ہو - تمہارا خیال ہی جگت کی پیدائش
کا باعث ہے - بارات جا رہی ہے - باجے بج رہے ہیں - ہاتھی - گھوڑے
پالکی - نالکی - جلوس سب کچھ ہے - تم کسی خیال میں محو ہو - بارات چلی
گئی - تم کو اُس کا علم بھی نہیں ہوا - تمہاری آنکھیں کھُلی تھیں - کان
کھُلے تھے - جسم موجود تھا - مگر بارات تم کو نہیں دکھائی دی - بارات کو تم
صرف اُس وقت دیکھتے ہو جب اپنے چت کی ورتی اُس میں دیتے ہو تب
اُس کا بھان ہوتا ہے ورنہ اصل میں وہ کیا ہے ؟ کچھ بھی نہیں - متھیا
ہی متھیا ہے +

چیلا - میں کیسے اس کو مانوں - جب میں پرتیکش جگت کے بیوہار کے
تمام سامان دیکھتا ہوں - تو اُس کو کیسے متھیا کہوں +

گورو - تم اُس آئینہ والے لڑکے سے مشابہ ہو جو اپنے عکس کو
پرتیکش بچہ سمجھ رہا ہے +

چیلا - تو کیا اس کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں ؟ +

گورو - کیوں نہیں - تم اپنی ستا کو ذرا اُس سے علیحدہ کرو - پھر وہ
کہاں رہتا ہے - خواب دیکھ رہے ہو - سب کچھ تماشے ہو رہے ہیں - آنکھ
کھُلی - کہیں کچھ نہیں - سب کچھ غائب - کیونکہ خواب کا گمان محض تمہارے
ہی وجہ سے تھا - ورنہ اصل میں اُس کی کیا حیثیت تھی - خواب کا ماضی
مضارع سب کچھ تمہارے ذہن میں رہتا ہے - خواب کے وقت ایسا معلوم
ہوتا ہے - گویا یہ ہزاروں لاکھوں - کروڑوں - اور بےشمار برسوں کا ہے

ماں - باپ - بھائی - بند - چرند - پرند سب موجود - اُس وقت اگر کوئی
کہے کہ یہ متھیا ہے اور محض تمہارے خیالی طاقت کے آدھار پر ہے
تو تم کبھی نہ مانو گے - مگر ذرا آنکھ کھُلنے دو - پھر کیا کچھ رہتا ہے خواب
کی حالت میں اگر تم محض اپنے خیال سے اس طرح کے تماشے پیدا
کرنا چاہو - تو خود کر سکتے ہو - ویسے ہی یہ جاگرت بھی ہے - جب تک
دیکھنے والا ہے تب ہی تک یہ درشیہ (نظارہ) ہے - دیکھنے والا نہ ہے
اور اُس وقت بھی یہ پرتیت ہو - تب ہم جانیں - مگر تم سوچ سکتے
ہو کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا - اسی وجہ سے اس جگت کو درشٹی سرشٹی
کہتے ہیں - اس کو تم چاہے اناوی کہو چاہے اننت کہو - مگر اِس کی یہ
حیثیت ہے - کسی طرف کسی طرح - کسی صورت سے تم غور کرو - سب
کچھ تمہارے اپنے ہی خیال کا تماشا ہے - اس کے سوا اور کچھ نہیں
درخت کے ٹھونٹھ میں جس نے بھُوت پیدا کیا اور اُس کے خوف
سے وہ بیمار ہُوا وہ انسان کا اپنا ہی خیال تو تھا - کوئی اور چیز تو
نہیں تھی +

اپنے اُرجھے اُرجھیاں - دیکھے سب سنسار
اپنے سُرجھے سُرجھیاں - یہ گورو گیان بچار

ہر جگہ تمہاری ہی مایا ہے - تم نے کہا آسمان زمین بن جائیں اور وہ
بن گئے - تم کہو - آسمان - زمین نہ رہیں - اور وہ ابھی غائب ہو جائیں +
چیلا - اگر یہ بات ہوتی تو میرے کہنے سے چاند سورج اور سورج
چاند ہو جاتے ؟ +
گورو - تم خود ہی ایسا سوچ رہے ہو - اس لئے ایسا نہیں ہوتا

تمھارے سنکلپ میں تو چاند کا سورج اور سورج کا چاند ہونا ناممکنات سے ہے - پھر ایسا کیوں ہونے لگا - جو خیال دل میں ٹھنا ہے وہی تو پھُر رہا ہے - کوئی دوسری بات تو نہیں ہے - ہوتا وہی ہے جو خیال کیا گیا ہے - ریشم کیوں نرم ہے ؟ کیونکہ تم نے اُس کے نرم ہونے کی نسبت خیال کیا تھا - عورت کے منہ پر مونچھ کیوں نہیں ہوتے ؟ کیونکہ تم نے ایسا سوچا تھا - شیر کی کھال پر دھبے کیوں ہوتے ہیں - محض تمھارے سنکلپ سے - اگر تم توجہ نہ دیتے تو ایسا کبھی نہ ہوتا تم نے کہا میں ایک سے انیک ہو جاؤں - اور تم بیشمار روپ میں نظر آنے لگے اور اُس کے سلسلہ میں سب کچھ ہو گیا - کوئی بادشاہ ہے کوئی رعیت ہے کوئی کچھ ہے کوئی کچھ ہے - یہ انیک روپ پنا - یہ دو چار دس - ہزار کروڑ پنا - سنسار ہے - متھیا ہے - بھاستا ہے - مگر اصل میں کچھ نہیں جہاں اپنے روپ کا گیان ہوا - سب رسّی کے سانپ کی طرح غائب ہو جائیں گے ٭

نویں فصل

قصہ کا خاتمہ

کچھ دنوں اُتّم - مدّھیم - کنشٹ - تینوں نے گورو کا ست سنگ کیا اور جب کرتیہ کرتیہ ہو گئے - وہاں سے روانہ ہوئے - اُتّم نامی شخص نے تھوڑے ہی دن بعد آتم آنند انبھو کرکے اس شریر کو تیاگ دیا - مدّھیم کمہار کے چکر کی طرح گھڑے بن جانے کے بعد پراربدھ کرم

کے انوسار کچھ دنوں تیرتھوں میں بھرمن کرتا رہا - اور پھر ایک ستھان میں بیٹھ کر اپنے گورو کی طرح ادھکاریوں کو اُپدیش دینے لگا- ایسا کہا ہوا ہے جیسے کُمہار جب گھڑے بنا لیتا ہے کچھ دیر کے لئے اُس کا چکر پہلے سنسکار کی وجہ سے چکر لگاتا رہتا ہے - اور پھر وقت پہ کھڑا ہو جاتا ہے- اُسی طرح جن گیانیوں کو گیان تو ہو گیا - مگر پراربدھ کرم ابھی باقی ہیں اُن کا بھوگنا ضروری ہے - اُن کے بھوگنے کے نمت اُس کو کچھ دن شریر رکھنا پڑتا ہے - اس لئے مدھیم کچھ عرصہ تک کسی نرمل اور رمنیک ستھان میں رہ کر گیان اُپدیش کرتا رہا - اور جب پراربدھ بھوگ لئے مُکت پد کا بھاگی ہوا +

کنشٹ نے سنسار کے بیوہار کا تیاگ نہیں کیا - وہ ست کو سمجھ کر پانی کے کنول کی طرح نرلیپ رہ کر جیون پرنیت کاروبار کرتا رہا - لوگ اُس کو بیوہاری اور کاروباری سمجھتے تھے - مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ جو کچھ کرم کرتا تھا - تماہیں ستھت رہ کر کرتا تھا - اور نشکام کرم کی وجہ سے اُس کو کرموں کے سُکھ دُکھ کا پھل پراپت نہیں ہوا - پراربدھ کٹ گئے - اور اس طرح آسانی کے ساتھ زندگی سپھل کر کے وہ بھی اپنے روپ میں لین ہُوا +

سپتم شاکھا جو پڑھیں - سوچ سمجھ سُوچار
گورو دیال کی دیا سے لہیں گیان پدسار
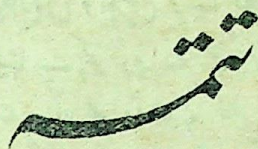
آئیڈیل اور عمل و شغل

منزل مقصود کی طرف چلے - آہستہ آہستہ منزلیں طے کرتے ہوئے ہر دو طرف سے نظارے دیکھتے ہوئے چل نکلے - کہیں دریا ملا کہیں جنگل - کہیں کہیں کشتیاں دیکھیں کہیں زنگل - گنگا بہہ رہی ہے مور ناچ رہے ہیں - ہنس اُڑ رہے ہیں - ہمالیہ کا دامن پھول اور کانٹوں سے بھرا ہے - کہیں سڑکیں کشادہ ہیں کہیں پگڈنڈی تنگ و تاریک ہے کہیں آسمان سے باتیں کرتے ہوئے عالیشان درخت کھڑے ہیں کہیں گھاس تک کا نام و نشان نہیں اگر ایک جگہ بڑا شہر آباد ہے تو دوسری جگہ شہر خموشاں بن رہی ہے - انسان نہ حیوان - لق و دق میدان - کہیں خوشنما اور خوبصورت باغوں سے ہوکر گذرے - کہیں ببول اور کٹیلے درخت ملے - کسی وقت خوشبو سے دماغ معطر ہوگیا - کبھی کانٹوں سے پاؤں چھلنی ہوگئے - یہ شریے اور پریے مارگ کے تماشے ہیں - کبھی سواری نصیب ہوئی - کبھی پا پیادہ پاؤں گھسیٹ رہے ہیں - دیویاں پتری یاں - دونوں سے کام لیا - نہ کسی سے رغبت نہ کسی سے نفرت - نہ کسی کی مذمت نہ کسی کی تعریف - کرم کرنے کا وقت آیا - کرم کیا - گیان کی کتھا کہنے سننے کا موقع پہنچا - جو کچھ جی میں آیا کہہ سُنایا - نہ گرہن نہ تیاگ - نہ بندش نہ آزادی - مسافر اس طرح سارے مرحلے طے کرتا ہُوا منزل مقصود پر پہنچا

مگر جب وہاں رسائی نصیب ہوئی دیکھتے ہیں کہ جہاں سے چلے تھے - وہاں ہی ہیں - ٹس سے مس تک نہیں ہوئی - تیلی کے بیل کی طرح جہاں کے تہاں ہی ہیں اور کہنے کو پچاس کوس طے کر آئے - غضب تو ہو گیا - کیا آنکھوں میں پردہ پڑ گیا تھا - یا کسی بازیگر شعبدہ باز کے قوت خیال نے نظر بند کر رکھی تھی - ہوالاول ہوالآخر - نہ ابتدا نہ انتہا جو جیسا تھا ویسا ہی ہے ذرا بھی تبدیلی نہیں - مگر کیا کوئی شخص اس بات کو کبھی مانیگا؟ کوئی ماننے والا نہیں - مانے کون! جب کوئی دوسرا ہو تو مانے - کسی سے کہنا سننا لاحول! زبان بند کرو - یہ کہنے سننے کا مضمون ہی نہیں ہے +

جب لٹکے تھے جو کچھ ہاتھ میں آیا - پکڑ کر اپنی طرف سمیٹ لیا - سانپ بچھو - کنکھجورا - الاے - بلاے سب منہ میں ڈالنے کے شائق - ذرا کوئی چیز ہاتھ میں آنے دو - پھر کیا ہے - آیا منہ میں غڑپ - کڑوا ہو یا میٹھا سب برابر - پاپ تمیز کہاں تھی - سب آؤ - میرے منہ میں سما جاؤ - اپنے سے الگ نہ رہنے دونگا - بڑا پیٹ لیکر آیا ہوں کہ جو سامنے آوے فوراً نگل جاؤں سمندر بھی ہو تو اگست رشی کی طرح دیکھتے دیکھتے پی جاؤں - آنکھ کھلی - دنیا کا تماشہ دیکھا - جس کو دیکھا اس کی گود میں جا دھمکے - جی میں آیا - اس کے گالوں کو تھپتھپا دیا - اور بوسہ لیکر مسکرانے لگا - آؤ - مجھ کو بوسہ دے جاؤ - میرا بوسہ لے جاؤ - مجھ کو کھلاؤ - مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ - ورنہ میں رونے لگونگا - واہ رے بچے! یہ اندھیر! کیا تیرے رونے سے دنیا ڈر جائیگی؟ - کیوں نہیں - مگر جانے دو - رونے کا ذکر چھوڑو - ہنسی خوشی کی بات کرو - آؤ گلے مل لو سجن پھر ہم کہاں پھر تم کہاں - چوڑھا - چمار کسی کا بچہ ہو - فوراً گلے میں باہیں پڑ گئیں - پیار کی باتیں ہونے لگیں یہاں

چھوٹائی بڑائی کیسی - سب اپنے ہی روپ ہیں اپنے ہی سے ہیں - مگر ایک بات ہے جس جگہ انانیت کا دھیان جما ہے وہاں جما ہے - کھاؤنگا تو میں ہی کھاؤنگا - پیونگا تو میں ہی پیونگا - میں سب کا سب لے لونگا - چاہے میری مٹھی میں سمائے یا نہ سمائے یہ دوسری بات ہے - اس کے بعد دوسرا زمانہ آیا - پڑھا لکھا - جوان ہوئے میرا تیرا اپنا کرنے لگے - بیاہ ہوا گھر دلہن آئی - باپ نے کر دی میری سگائی - لڑکے بالے دھن دولت - جات پات عزت اور حرمت - سب کا جھگڑا سر پہ لیا سب کو بھی چٹ اپنا دیا - کوئی کہتا ہے بیٹا پیارا - کوئی کہتا ہے آنکھ کا تارا - کسی کا پُرش کسی کا بھائی - کسی سے یاری اور آشنائی - حاکم ہو کہیں حکم چلایا کہیں اُجاڑا کہیں بسایا - لکھا پڑھا - اُپدیش سنایا - جگ میں اپنا ڈنکا بجایا - میں ہوں ایک بندھا پر سب سے - کھونٹے کے بل بندر ناچے - سب بیوہار جگت کا میلا جگ ہیں میں نے لیا بسیرا - اپنے جگت کو آپ بنایا - روئے ہنسے ہنسایا رلایا میرا ستّا سب میں دیا پا - سب میں دیکھو میرا آپا +

میں نے زندگی شروع کی - پہلے ایک تھا اب کتنے ہو گئے - پہلے اپنا گھر تھا - اب دوسروں کا گھر بھی میرا ہوا - ان سب کے ساتھ میرا پڑوسی کا ناطہ ہو گیا - اور سارا جگت میرا ناطہ دار اور رشتہ دار بن گیا - "متر سیہ چکشوشا سمیکشا مہے" - سب میرے متر اور سنبندھی ہیں - تم کہو گے - کیا یہ وہی لڑکا ہے - جو پہلے اپنے سوا اور کسی کو نہیں جانتا تھا - ہاں جی یہ وہ ہے - اور اب بھی وہ کس کو جانتا ہے - اب بھی اپنے سوا اُس کو کسی کا علم نہیں - اُس کی گفتگو نہ سُنو - سنسا میں ہوں - پرانی میرے روپ ہیں - سب کے لئے میرے دل میں ہمدردی ہے میں اپنی ستا سے سب کو دیکھتا ہوں - بات وہی ہے جو پہلے تھی - جس نے [illegible]

ہوا۔ زندگی خود غرضی کیساتھ شروع کی اب بھی وہی خود غرضی ہے پہلے کہتا تھا۔ میں انسان ہوں میں لڑکا ہوں اب وہ کہتا ہے اہم برہمہ آسمی ۔ ہوالاخر ہوالاخر ۔ یہ کہنا سُننا سب بھرم تھا ۔ بھرم گیا نہ "میں رہ گیا" نہ "اہم برہمہ اسمی" رہ گیا ۔ ودیت بھاو کا خیال دل میں پیدا کیا ۔ تماشا دیکھ لیا ۔ خیال سمیٹتے ہی تماشا کا انت ہو گیا ۔ چراغ گُل پگڑی غائب ۔ خواب دیکھ رہا ہوں ۔ آہاہاہا ۔ کیا عالیشان مکان ہے ۔ کیسے پریاں ناچتی ہیں کیسے فوارے چھوٹ رہے ہیں ۔ میں کبھی بھیک مانگتا ہوں ۔ کبھی راجہ بنا ہوں ۔ خیال کیا نہیں کہ چیز سامنے آ موجود ہوتی تھیں ہاتھی گھوڑے پالکی سب حاضر ۔ نقیب آواز دیتا ہے ۔ روبرو رہے جہاں پناہ سلامت ۔ بھاٹ سنتی گاتے ہیں ۔ سُکھ دُکھ رنج و عذاب سب کچھ ہے ۔ مرنا جینا لڑنا بھڑنا کونسی بات ہے جو نہیں ہوتی ۔ مگر آنکھ کھل گئی ۔ جیسے خواب کے پہلے تھے اب بھی وہی حالت ہے ۔ ہم میں تبدیلی کب آئی تھی ؟ ہم راجا پرجا کب ہے تھے ؟ کیا یہ سب رچنا جھوٹی تھی ؟ نہیں نہ یہ جھوٹ تھی نہ سچ تھی جھوٹ اور سچ سے وِلکشن انرو چنی تھی ۔ ہوالاول ہوالآخر +

سمندر شانت ہے ۔ اُس کے سطح چکنی نظر آتی ہے ۔ ایک پیسہ ڈالدو ۔ وہ نیچے پانی کے تہہ میں صاف صاف نظر آویگا ۔ مگر دم کے دم میں لہریں اُٹھیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں ۔ کناروں کے پتھروں سے ٹکرائیں ۔ واہ واہ سمندر کی مچھلیاں کس طرح پانی کے ہنڈولوں میں جھول رہی ہیں ۔ مچھلی اوپر اُٹھی بگلے نے لپک لیا ۔ ایک ایک لہر میں ہزار ہزار لہر ۔ کس کو گننے کی طاقت ہے آؤ ۔ طاقت ہو تو اِن کا شمار کرو ۔ جوار بھاٹا کیسے خوبصورتی سے آتے ہیں بس کچھ دیکھنے ہی میں مزہ ہے ۔ تھوڑی دیر بعد لہروں کا اُٹھنا بند ۔ پھر سمندر کا سمندر رہا ۔ کیا سمندر میں سچ مچ تبدیلی تھی ۔ میں جواب کیا دوں ۔ خود

تم سوچ وچار کر نتیجہ پر پہنچو - حقیقت یہ ہے ہوالاول ہوالآخر +

چُپ چاپ بیٹھے ہیں - ایک خیال آگیا بُرا یا بھلا - اگر بُرا ہے تو آنکھیں لال ہوگئیں - زور سے سانس نکلنے لگی - ہونٹ ہلنے لگے - معلوم ہوتا ہے دل ہی دل میں کسی پر غصہ ہے - اگر خیال بھلا ہے تو باچھیں کھلی ہیں - ہونٹوں پر مُسکراہٹ ہے - آنکھیں خوشی سے چمک رہی ہیں - کیوں - ہاں - کیسے خوش ہو - معلوم ہوتا ہے - شادی کروگے - بال بچے ہونگے - گھر بار بساؤگے زندگی کا سُکھ لُوٹوگے - کیوں صحیح ہے نا - مگر تھوڑی دیر میں خیالات غائب

اب پھر چُپ چاپ ہیں - ہوالاول - ہوالآخر +

اصلیت کو سمجھو - دور نہ جاؤ - یہ اصلیت تم ہی ہو - تم ہی اصلیت ہو - تم ایک ہو - دو تین چار نہیں ہو - سب تمہارا تماشہ ہے - تماشہ کو اپنے سے علیحدہ کوئی نادان بازیگر سمجھیگا - جو کچھ ہو رہا ہے اُسی کے خیال کا تار پود ہے اُسی میں ہے - مکڑی کے جال کی طرح وہ اپنے دل سے خیال کی دھاروں کو نکالکر سب کی آنکھوں پر پٹی باندھ رہا ہے - وہ اور کا اور دیکھتے ہیں +

کیا تم نے اِس اصلیت کو سمجھ لیا - اگر سمجھ لیا - تو تم کو وچار کلپدرم کا پھل مل گیا - آسودہ ہوکر کھالو - روحانی تندرستی نصیب ہوگی - اور اگر نہیں تو کچھ دنوں کے لئے اور صبر کرو - تمہارے لئے برہمہ "وچار کلپدرم" کا درخت لگایا جائیگا - کون جانے اُس کا پھل تم کو زیادہ میٹھا پرتیت ہو +

اے میرا اَدّیت والا آتما! خیالی طور پر کچھ عرصہ کے لئے میں تجھ سے جدا ہوتا ہوں - اور خصت +

سنت دیا سنگر میا - بابا آد اناو + گت مت کیتے ناپے - سُرت بھئی بسماد

ست پرش رادھاسوامی دیالی

وچار کلپدرم سماپت

دستور العمل

۱۔ سرسوتی بھنڈار کی اشاعت کی غرض ہندوؤں کے درمیان مذہبی و علاقی لٹریچر پیدا کرنا ہے +

۲۔ اس کی قیمت سالانہ للعہ ہے جو محنت و خرچ کے لحاظ سے بہت کم ہے +

۳۔ جو صاحب مستقل خریدار نہ بنیں گے۔ اور کوئی کتاب علیحدہ خریدنا چاہیں گے اُن کو وہ اُس قیمت پر ملیگی جو پُشت کتاب پر لکھی رہیگی +

۴۔ رسالہ ساوھو (اُردو) تین روپے۔ تتوورشی (ہندی) تین روپے۔ مارتنڈ (اُردو) دس آنے۔ لکشمی بھنڈار (ہندی) عہ۔ اور پنجابی سورما (گورمکھی) عہ کے خریداروں کے ساتھ خاص قسم کی رعایت ملحوظ رہیگی۔ جو وقتاً فوقتاً اُن کے نام تیں مشتہر ہوتے رہیں گے +

۵۔ رسالہ ہر خریدار کے پاس صرف پیشگی قیمت آ جانے پر بھیجا جاویگا اور رسالہ کے ہر نمبرار کے وی۔ پی کے ذریعہ بھیجے جاوینگے۔ تاکہ راہ میں کھونے کا خوف نہ رہے

۶۔ بیشتر کتابیں ایک ہی جلد میں نکالی جائینگی۔ اگر زیادہ ضخیم ہوئیں تو مجبوراً دو جلدوں میں چھاپی جاوینگی۔ جن صاحبوں کو مجلد کتاب منگوانی ہو وہ اپنی رائے سے مطلع کر سکتے ہیں۔ اُن کے لئے صرف برائے نام قیمت لاگت کے حساب سے لیجایا کریگی +

۷۔ آیندہ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو +

گوری شنکر لال اختر
منیجر سرسوتی بھنڈار لاہور

دھنونتری اوشدھالیہ لاہور کی نایاب مجرب دوائیں

عرق روح افزا۔ یہ عرق واقعی نہایت مفید شے ہے۔ اس سے سر کا درد۔ آ[illegible]
سیسی۔ زکام۔ مرگی۔ کان کا درد۔ دانت کا درد۔ کھانسی خشک و تر۔ قبض کہنہ
کا متلانا۔ کھٹی ڈکاریں بار بار آنا۔ تلی کا درد۔ کمر کا درد۔ پُشت کا درد۔ دستوں کا جا[illegible]
ہونا۔ بدبوے دہن۔ بدبوے بینی۔ نکسیر۔ ورم زبان۔ یہ سب بیماریاں آناً فاناً میں [illegible]
رہتی ہیں۔ ہر مرض میں برتیں اور جادو کا سا اثر دیکھیں۔ قیمت فی شیشی عہ ر

عرق الطحال۔ اس کے چند روز کے استعمال سے پُرانی سے پُرانی تلی جاتی ر[illegible]
اور کسی قسم کے لیپ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ صرف اس کا داخلی استعمال ہی اس
موذی مرض کو جڑ سے کھو دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل دو روپے

تریاق الصداع۔ اس کے چند روز کے استعمال سے پُرانے سے پُرانا دردِ سر بالکل
جاتا رہتا ہے۔ ذہن اور حافظہ کو بھی طاقت بخشتا ہے قیمت فی بوتل عہ ر

سفوف احتباس طمث۔ حیض کا بند ہونا۔ یہی نہیں کہ خون حیض جار[illegible]
ہو بلکہ اسمیں حیض کا درد یا تنگی سے آنا بھی شامل ہے اس کے استعمال سے بہت
فائدہ ہوتا ہے اور حیض کا درد و تنگی سے آنا بالکل موقوف ہو جاتا ہے قیمت فی بکس [illegible]

دوائی بواسیر۔ یہ موذی مرض بڑا پلید ہے ہم نے اس کے لئے بڑی مجرب اور لاجواب
دوا تیار کی ہے جس کے چند روز کے استعمال سے خونی و بادی دونوں قسم کی بواسیر دور ہو
جاتی ہے اور اگر بعد صحت اور چند روز تک اس کا استعمال کیا جاوے تو پھر بیماری
دوبارہ نہیں ہوتا۔ قیمت فی بکس عہر۔

مینیجر دھنونتری اوشدھالیہ لاہور (ملحق دفتر سادھو) چنگڑ محلہ